



# سکونِ قلب

از قلم: نورین ظفر

سکونِ قلب

از قلم : نورین ظفر

مکمل ناول

مما۔ ممما۔ ممما نائلہ کو آواز دیتے وہ چہکتے ہوئے روم سے نکلی  
کیا ہوا زائشہ جو کچن سے نکل رہی تھی اس کو دیکھتے پوچھا  
زائشہ آپنی کیا بتاؤں آپ کو اس نے زائشہ کو بازوؤں سے پکڑ کر گول گول گھومنا شروع کر دیا

-----

نانو۔ ممما۔ بڑی مممانی۔ چھوٹی مممانی۔۔ جلدی آئیں سب وہ صوفے پر جا کر بیٹھ گئی اور سب کو ایک بار  
پھر سے بلانا شروع کر دیا۔۔۔

کیا ہوا بچہ سب ٹھیک ہے نہ بڑی مممانی (طاہرہ بیگم) نے اس کے پاس آتے پیار سے پوچھا۔۔۔۔  
یس۔۔ اس نے خوشی سے سر کو اثبات میں زور سے ہلاتے کہا  
ہم سب کو کیوں بلایا تم نے اب فاریہ نے پوچھا

اوہ۔۔۔ ہو فاری صبر کرو بس نانو آجائیں فاریہ اس سے عمر میں بڑی تھی لیکن دونوں کافی اچھی  
دوست تھی اسلیے وہ فاریہ کو آپنی نہیں، فاری بولتی تھی۔



ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

**Email : [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)**

میرے پاس ایک گڈ نیوز ہے آپ سب کے لیے جب سب لوگ آگئے تو اس نے صوفے سے کھڑے ہوتے کہا۔۔۔۔۔سب اس کو بغور دیکھ رہے تھے جو اس وقت بلیک گھٹنوں تک آتی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس تھی بالوں کو ڈھیلے سے جوڑے باندھا ہوا تھا اور نیلی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھی۔۔۔۔۔

آج تمہارا رزلٹ آنا تھا ایف۔ ایس۔ سی۔ کا زائشہ نے جیسے کچھ یاد آنے پر ماتھے کو ہاتھ سے چھوتے ہوئے کہا

مما میں اے پلس گریڈ کے ساتھ پورے کالج میں ٹاپ کیا ہے

بہت بہت مبارک ہو چھوٹی ممانی نے اس کا ماتھا چومتے کہا۔۔۔۔۔

سب نے اس کو مبارک باد دی

جی ممّا کہتے ہوئے۔۔۔ وہ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

امی میں ہاسپٹل جا رہی ہوں نانکہ بیگم نے بیگ اٹھاتے کہا

،دونوں ممانی کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

## خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION





دوسرا بیٹا معاذ عالم جن کی شادی رخسانہ کی چھوٹی بہن طاہرہ سے ہوئی تھی ان کے تین بچے تھے  
- بڑی بیٹی صدف جس کی شادی طاہرہ کے بھتیجے سے ہوئی تھی وہ اب امریکہ میں اپنے شوہر کے  
ساتھ مقیم تھی بیٹا ارسل معاذ جو اپنے تایا اور بابا کے ساتھ اب آفس جاتا تھا۔۔۔۔۔۔  
چھوٹی بیٹی زائشہ جو تعلیم مکمل کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔

محمد عالم کی سب سے چھوٹی بیٹی نانکہ جس کی شادی انہوں نے اپنے بھائی کے بیٹے سے کی تھی شادی کے دو سال بعد شوہر کے انتقال کی وجہ سے وہ میکے آگئی تھی اپنی کچھ ماہ کی بیٹی کے ساتھ

-----نانکہ ڈاکٹر تھی تو اس کو ایک ہاسپٹل میں جاب مل گئی-----

**Whatsapp : 03335586927**



واعلیکم اسلام دادو کی جان کیسے ہو انہوں نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔  
میں بالکل ٹھیک اللہ پاک کا شکر ہے آپ بتائیں گھر والے کیسے ہیں سب وہ لیپ ٹاپ بند کرتے اب  
کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

سب ٹھیک ہیں ایقان کیا تمہیں اپنی دادو کی یاد نہیں آتی ہے اب کی بار ان لہجے میں مایوسی  
تھی۔۔۔۔۔

اس نے گہری کالی آنکھیں زور سے میچ کر کھولی ایک لمبا سرد سانس خارج کرتے ہوئے بولا، دادو آپ  
کو لگتا ہے کیا کہ ایقان آپ کو یاد نہیں کرتا ہو گا۔ اس نے الٹا ان سے ہی شکوہ کر ڈالا۔۔۔۔۔  
تو واپس کیوں نہیں آ جاتے ایک بار آ کر مل جاؤ۔۔۔۔۔ کتنا عرصہ ہو گیا ہے تمہیں دیکھے ہوئے  
۔۔۔ دادو نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا

دادو آپ کو سب پتہ ہے آپ پھر بھی ایسا بولتی ہیں اور آپ سے پچھلے سال ہی ملا ہوں جب آپ  
اور بابا امریکہ آئے تھے اس نے بے بسی سے کہا

"ایقان"

دادو نے جیسے تڑپ کر کہا ہو

"دادو آپ یہ سب باتیں چھوڑیں آپ بتائیں آنی (طاہرہ) کیسی ہیں"

"ٹھیک ہے بہت یاد کرتی ہے تمہیں اپنی بیٹی کی وجہ سے تمہیں کھو دیا اس نے"

دادو انجانے میں اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ چکی تھیں جس کا ان کو بعد میں احساس ہوا

-----

"اللہ حافظ دادو اپنا خیال رکھیے گا"

کہتے ہوئے اس نے کھٹاک سے فون بند کر دیا۔-----

نسیمہ بیگم کو اپنے کہے گئے الفاظ پر افسوس ہو رہا تھا کی انہوں نے ایسا کیوں کہا جبکہ وہ اچھے سے جانتی ہیں کہ وہ کیوں نہیں واپس آنا چاہتا۔-----

آنی یہ ہمارے ساتھ رہے گی اب ایقان نے اس بچی کو دیکھتے ہوئے کہا جو اس کو دیکھتے ہوئے ہنس رہی تھی

صبح نور اس وقت ایک سال کی تھی جب اس کے باپ دانش علی کا انتقال ہو گیا تو نائلہ مائیکے آگئی

-----

ہاں بیٹا یہ یہں رہیں گی رخسانہ بیگم نے صبح کو پیار کرتے ہوئے ایقان کو دیکھ کر کہا۔-----

پھپھو اسے میں رکھ لوں اس نے ننھی سی گڑیا کو گود میں اٹھاتے ہوئے کہا۔----- جس کی نیلی آنکھیں چمک رہی تھی۔-----

آپ اس کو رکھنا چاہتے ہیں سعید احمد نے بیٹے سے پوچھا جو اس گڑیا کو اٹھا کر بہت خوش ہو رہا

تھا۔-----

\_\_\_\_\_

نہیں۔۔۔ ایقان جلدی سے بولا۔۔۔ یہ میری بہنا نہیں ہے۔۔۔

اچھا تو پھر میرے بیٹے کو کیوں چاہیے یہ۔۔۔۔۔ سعید صاحب نے صبح کی طرف اشارہ کیا جس کو  
رخسانہ بیگم اب دلیہ کھلا رہی تھی۔۔۔۔۔

بابا میں اسے اپنے پاس رکھوں گا یہ گڑیا ہے اس کی آنکھیں دیکھیں ڈول جیسی ہیں اور یہ ہے بھی کتنی پیاری۔۔۔۔۔ اس نے بچی کو پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ایک جھٹکے سے وہ بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گیا سائیڈ ٹیبل سے بٹوہ اٹھاتے ہوئے تصویر دیکھی پھر پانی پیاب اس کو نیند نہیں آتی تھی اس کے ساتھ یہ مسئلہ تھا اگر ایک بار آنکھ کھل گئی تو وہ دوبارہ نہیں سوتا تھا۔۔۔ یا اس کو نیند ہی نہیں آتی تھی کہنا مشکل تھا۔۔۔۔

اس نے فون اٹھا کر کسی کا نمبر ڈائل کیا اور دوسری بیل پر فون اٹھا لیا گیا  
میرے گھر آؤ کہتے ساتھ اس نے فون بند کر دیا۔۔۔۔۔

اسلام وعلیم بھائی آپ نے اس ٹائم بلایا سب خیر ہے نہ۔۔۔۔ اس لڑکے نے آگے بڑھتے ہاتھ ملاتے کچھ فکر مندی سے پوچھا۔۔۔۔

الیکس نے اس کی طرف دیکھتے آئی برو کو اوپر اٹھایا جیسے پوچھ رہا کیا  
 بھائی اس بار ہوٹل PRESIDENT PALACE میں وہ ڈیل کر رہا ہے اس کی یہ دیل سب سے  
 بڑی ڈیل ہو گی۔۔۔۔

ہنسی ہے۔۔۔۔۔ وہ استہزاء ہنس اس کے فیس کی سائیڈ سمائل جس کا مطلب کہ وہ یہ ڈیل اور پاشا کا  
سربیا پر حکومت کرنے کا خواب چور چور کرے گا۔۔۔۔۔

----- president palace اس نے وہ لفظ دہرایا

کب ہے ڈیل-----  
بھائی کل بارہ بجے



بھائی آپ

اس نے عمر کے سوال پر سائیڈ سمائل کی۔

-----

ارے۔ ارے کیا ہو گیا صبح نے جلدی سے آکر مشنل کو پکڑ لیا

کیا زائشہ تم نے اتنی چھوٹی بچی کو مارا شرم نہیں آتی تبھی دادو لاونج میں انٹر ہوئی

جی۔ جی نانو یہ دیکھیں کتنا رو رہی ہے۔۔۔۔۔ صبح نے پنچی نسیمہ بیگم کی گود میں ڈالی اور خد نو دو گیارہ ہو گئی پیچھے سے نسیمہ بیگم نے زائشہ کی اچھے سے کلاس لی وہ جو پہلے ہی پنچی کے رونے کی وجہ سے پریشان تھی۔۔ دادو سے عزت افزائی کروا کر دل ہی دل میں صبح کو صلواتیں سن رہی تھی

\_\_\_\_\_

گھر کے سب بڑے لاؤنج میں بیٹھ کر فاریہ اور ارسل کی رخصتی پر بات کر رہے تھے جبکہ صبح لاؤنج کے دروازے کے ساتھ لگی یہ سننے کا انتظار کر رہی تھی کہ کب شادی کی تاریخ تہ ہو اور وہ

فاریہ کو چڑائے پھر کچھ یاد آنے پر وہاں سے ہٹ گئی اور اپنے کمرے کی طرف رخ کر کے دوڑ لگائی۔

کیا ہو گیا ہے کیوں پنڈی ایکسپریس بنی جا رہی ہو  
وہ جو بھاگ کر جا رہی تھی اچانک سے فاریہ سے ٹکرائی اور گرتے گرتے بچی۔۔۔۔۔ خد ہی نیچے جا کر  
دیکھ لو کہتے ہوئے وہ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔ جب کہ فاریہ نا سمجھی سے  
کندھے اچکاتے نیچے آئی ہال پہلے تو کوئی نظر نہیں آیا پھر لاؤنج سے کچھ آوازیں آرہی تھی اس طرف  
بڑھ گئی۔۔ بات سن کر اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا  
بھائی صاحب تو طے ہوا پندرہ دن بعد فاریہ کی رخصتی جب وہ نیچے آئی تو اپنے تایا کی آواز سنی دل  
جیسے مٹھی میں آگیا ہو۔۔۔۔۔

ہاں جی بنوں رانی من میں لڈو پھوٹ رہے ہیں نا۔۔۔۔ وہ جو اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھی  
--- صبح نے پیچھے سے اس کے کندھے پر دھمکا رسید کرتے کہا تو فاریہ آگ بگولہ ہو کر اس کے  
پیچھے دوڑی۔۔ اب سین یہ تھا صبح آگے تھی اور فاریہ اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی اس کو مارنے  
کے لیے لیکن ہر بار کی طرح وہ اس بار بھی اس کے ہاتھ سے بچ کر طاہرہ بیگم کی آغوش میں آئی  
تھی۔۔۔۔ اور ان کے سامنے فاریہ کچھ بول جائے ہو ہی نہیں سکتا آخر کار اس کی ہونے والی ساس  
تھی اس کے سامنے فاریہ کچھ بولے ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔۔

\*\*\*

وہ نہ تو کوئی سیاسی لیڈر تھا نہ ہی وہ کسی کی بارات تھی۔۔۔ وہ کسی بربادی کی آمد تھی۔۔۔ ہاں بربادی جو کہ آج پاشا کی ہونی تھی الیکس کے ہاتھوں الیکس نے پورے سربیا پر حکومت جما رکھی تھی اس کے لیے یہ کوئی نئی بات نہ تھی کسی چھوٹے موٹے گینگ کا اس کے خلاف جانا یہ سب معمول تھا اس لیے ان سب چیزوں کی عادت تھی اسکو لیکن جو اب ہوا تھا وہ خلاف توقع تھا پاشا نے خد عمر کو کال کر کہا تھا کہ president palace میں ڈیل کر رہا ہے اور اگر الیکس سچ میں بہت بڑا ڈان سمجھتا ہے خد کو تو اس ڈیل کو روک کے دیکھائے، اگر نہ روک سکے گا تو سربیا پاشا کا، الیکس کو پاشا کو اپنا باس ماننا پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ بات جتنی حیران کن تھی۔۔۔۔۔ الیکس کے لیے اتنی ہی دلچسپ تھی یہ پہلی بار ہوا تھا کہ الیکس کو کسی نے سامنے سے آکر کھلے عام چیلنج کیا تھا۔۔۔۔۔ جس کو الیکس نے پورے دل سے قبول کیا تھا۔۔۔۔۔ آخر وہ ایک بہت دشمن ثابت ہوتا تھا۔۔۔۔۔

وہ گاڑی سے نکل کر ہوٹل کے انٹریس پر جا کر رکا کالی آنکھوں کو ڈارک گلاسز سے چھپا رکھا تھا  
چہرے کے نقوش ایسے تھے کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ وہ کیا سوچ رہا ہے نقوش سنجیدہ  
تھے۔۔۔۔ ادھر ادھر نظر دوڑائی۔۔۔۔

بھائی وہ آگے بڑھ رہا تھا جب ایک شناسا آواز پر ہلکا سا رخ موڑا پکارنے والا اب اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا تھا جس پر سیفی نے لبوں پر زبان پھیری الیکس کے سامنے کھڑے ہونے کا مطلب اپنی موت کو خود دعوت دینے کے مترادف تھا جب کہ یہ نہ صرف سامنے کھڑا تھا بلکہ بھائی بھی بول رہا تھا

الیکس کی دنیا میں "رشتے مطلب کمزوری، آپ کی کمزوری دوسرے کی طاقت ہوتی ہے" الیکس رشتے نہیں بناتے تھا۔۔۔۔

سیفی نے دل ہی دل میں اس لڑکے کے مرنے سے پہلے ہی فاتح پڑھ لی۔۔۔۔  
اس نے چشمہ اتارتے ہوئے آبرو کو اٹھاتے ہوئے دیکھا تو ہوش میں واپس آیا۔۔۔۔ جس پر اس نے سائیڈ سائل کرتے چشمہ واپس لگا لیا تھا۔۔۔۔

سوری مسٹر اس مائی مس ٹیک کہتے وہ سائیڈ پر ہو گیا۔۔۔۔

مطلب کے وہ الیکس کو انفارم کر گیا تھا کہ کام ہو گیا ہے

الیکس نے سیفی کو ایک طرف جانے کا اشارہ کیا تو سیفی گارڈز کے ساتھ اس طرف بڑھ گیا۔۔۔۔ جبکہ وہ سائیڈ سائل کرتا ایک طرف ہال میں رکھے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر آرام سے بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

کچھ ہی پلوں میں ہوٹل کی فضا گولیوں سے گونج اٹھی سب لوگ افرا تفری میں باہر کی طرف بھاگنے لگے سب کو اپنی جان بچانے کی فکر ہو رہی تھی۔۔۔۔



سر یہ ساری انفارمیشن جو ڈیلرز پاشا کے ساتھ ڈیل کرنے آئے تھے ان کی ڈیٹیلز ہیں وہ سنجیدہ چہرہ لیے یہ سب دیکھ رہا تھا جب ویٹریس کے ڈریس میں ایک لڑکی نے مینیو کارڈ اس کے سامنے رکھتے کہا اس نے کچھ نہیں کہا تو وہ لڑکی واپس چلی گئی۔

سوری بھائی غلطی سے مس ٹیک ہو گئی آپ کو بھائی بول دیا سب کے سامنے عمر نے اس کے سامنے آتے سنجیدگی سے کہا جبکہ آنکھوں میں شرارت صاف جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔

اب وہ چشمہ اتار چکا تھا اس نے ایک نظر مینیو کارڈ کو دیکھا اور دوسری نظر عمر کو جس نے مطلب سمجھتے فوراً سے وہ کارڈ اٹھایا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

میں کافی پینے آؤں گا عمر نے باہر جاتے ہانک لگائی تو اس کے چہرے پر کچھ پل کے لیے ایک مسکراہٹ نمودار ہوئی

ایسی مسکراہٹ جو کسی کو بھی اپنے سحر میں مبتلا کر دے وہ ایک مکمل مسکراہٹ تھی جو اس کے لبوں پر آئی تھی لیکن کچھ پل کے لیے۔۔۔۔۔

باس پاشا ڈر کے بھاگ گیا باقی سب سو گئے گہری نیند (الیکس کی دنیا میں گہری نیند سلانا مطلب موت تھا) سیفی نے پہلی بات افسوس سے جبکہ دوسری بات جوش سے کہی

اب گہری نیند اوہ! موت کی وادی میں پہنچ گئے تھے۔۔۔۔

پاشا کو اب الیکس کے قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا

بھونکنا آسان ہوتا ہے لیکن سامنا کرنا مشکل ہوتا ہے

پاشا کو لگا تھا وہ یہ سب کر کے سربیا کو الیکس سے لے لے گا۔۔۔۔ نہیں، بالکل نہیں، اب الیکس کے قہر سے ڈر کر وہ بھاگ گیا تھا

جب اس کو پتہ چلا کہ الیکس اس کے بلانے پر آگیا ہے، پاشا میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ الیکس کا سامنا کرے۔

[illegible]

اب پاشا کو مکمل برباد ہونے سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا سوائے خدا کی ذات کے۔۔۔  
الیکس نے اس کا نام و نشان تک صفحہ ہستی سے مٹا کے رکھ دینا تھا۔۔۔۔۔

اماں جی آپ کو کیا لگتا ہے وہ (ایقان) آئے گا رخسانہ بیگم نے اپنی ساس (نسیمہ بیگم) سے پوچھا

مجھے نہیں لگتا نسیمہ بیگم نے ایک گہری سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔

آپ نے اس کو بتایا کیا کہ فاریہ کی شادی ہے رخسانہ بیگم نے ان کی چہرے کو دیکھتے کہا  
نہیں۔ میری اس سے بات نہیں ہوئی ہے۔۔۔ اور نہ ہی مجھے لگتا ہے وہ آئے گا، دس سالوں میں نہیں  
آیا تو اب کیسے آئے گا۔ ابان کی شادی میں کتنی منٹیں کی تھیں تب بھی نہیں آیا تو اب کیوں آئے گا  
نسیمہ بیگم کی آواز روندھی سی ہوگئی آنکھوں میں نمی تیرے لگی جس کو انہوں نے دوپٹے کے کونے  
سے جلدی صاف کیا کیونکہ سامنے ان سب کی لاڈو رانی آ رہی تھی۔۔۔۔

ممائی آپ کو بڑی ممائی بلا ہیں صبح نور نے آکر پیغام دیا اور وہیں نانو کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔۔  
شاپنگ کب سے شروع کرنی ہے آپ نے نانو پیار کرتے پوچھا۔۔۔

کل سے جائیں گے نانو ارسل بھائی شام میں آجائیں گے تو ان کو بولوں گی۔۔۔  
ٹھیک ہے میری لاڈو رانی نے کیا کیا لینا ہے۔۔۔۔ بڑی ممائی بھی وہیں آگئی کیونکہ چھوٹی ممائی ابھی  
تک وہیں تھیں۔

میں فراک لہنگا اور دو، تین سوٹ لوں گی بس اس نے احسان کرنے والے انداز میں بس بولا اور اپنی  
نیلی آنکھوں کی بڑی بڑی پلکوں کو دو تین بار جھپکا

اوں۔ اوں۔ اوں۔ اوں وہ ننھی سی 4 سال کی بچی روتے ہوئے گھر میں داخل ہوئی اپنے چھوٹے چھوٹے  
ہاتھوں سے آنکھوں کو رگڑ رہی تھی سکول یونیفارم پہنے بیگ اٹھائے وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

"کی ہوا ڈول رو کیوں رہی ہو) اس لڑکے نے آگے بڑھ کر اس کو اٹھاتے ہو کہا جس نے اب رونا بند کر دیا تھا لیکن رونے کی وجہ سے آنکھیں اور ناک اب بھی سرخ تھے

"وہ آکاش نے مجھے وین سے اترتے ہوئے دھکا دیا" کہتے ہوئے اس نے اپنی شرٹ کا بازو اوپر کر کے دیکھایا جہاں کچھ خراشیں تھیں۔۔۔۔۔

"بیگ اتارو" اس نے اس بچی کا بیگ اتارا اس کو وہیں باہر جھولے پر بیٹھا کر اندر چلا گیا چند منٹ بعد واپسی پر اس کے ہاتھ میں فرسٹ ایڈ کٹ تھی۔۔

"ادھر لاؤ" اس نے اس کا بازو سیدھا کرتے ہوئے کہا

"نہیں مجھے درد ہو گا اس سے جلن ہوتی ہے" اس نے اینٹی سیپٹک دیکھتے کہا۔

"نہیں ہو گا درد میرا بازو پکڑ لو دوسرے ہاتھ سے" اس نے اپنا بازو اس کے تھوڑا سا آگے کیا اور وہیں جھولے پر بیٹھ کر اینٹی سیپٹک لگا کر اس کو لے کر باہر نکل گیا

"ایقان یہ کیا حرکت کی ہے تم نے" سعید صاحب نے غصے سے بیٹے کو کہا جو کے اس وقت سب کے سامنے لاؤنج میں ایک ملزم کی طرح نیلی آنکھوں والی معصوم گڑیا کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا۔

"بابا اس نے ڈول کو دھکا دیا تھا وین سے یہ دیکھیں اس کو چوٹ بھی لگی ہے" اس نے بچی کا بازو آگے کیا جو اس وقت سیلو لیس اورنج فراک میں اس کا ہاتھ پکڑے کھڑی تھی۔۔



"تو پھر بھی اس کا ہاتھ توڑنے کی کیا تک بنتی ہے" سعید صاحب نے بات کی تو جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا

آکاش کے والد سعید صاحب کو کافی عرصے سے جانتے تھے اس لیے کوئی بھی ایکشن لینے کی بجائے انہوں نے سعید صاحب کو ہی بتانا بہتر سمجھا کہ ان کے بیٹے نے آکاش کا بازو توڑ دیا ہے۔۔۔

"ڈیڈا اس نے پہلے دھکا دیا تھا" وہ جو کب سے چپ چاپ کھڑی تھی اب بولی "چپ رہو" ہاتھ پر گرفت سخت کرتے ہوئے اس نے جھک کر کہا تو اس نے فوراً سے اثبات میں سر ہلاتے منہ پر انگلی رکھ لی۔۔۔۔

"ایقان یہ لاسٹ وارنگ ہے اب کسی کو کچھ کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا کبھی کسی کے پیچھے کتا لگا دیتے ہو، کسی کا سر پھاڑ دیتے ہو، کسی کو گٹر میں گرا دیتے ہو، اور آج تو حد ہو گئی اس کے گھر جا کر بازو توڑ آئے ہو" سعید صاحب غصے میں کہتے ہوئے لاؤنج سے نکل گئے۔۔

ادھر آؤ طاہرہ بیگم نے ایقان کو بلایا تو وہ چپ چاپ ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا "کیوں کرتے ہو یہ سب" طاہرہ نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"اس نے میری ڈول کو ہرٹ کیا تھا اس کو چوٹ لگ گئی" اس نے نیلی آنکھوں والی گڑیا جیسی بچی کو دیکھتے کہا پھر طاہرہ بیگم دیکھنے لگا۔۔۔۔

وہ سر جھٹک کر اٹھ گئی اور کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔ سب لوگ ایقان کے لیے پریشان تھے جس کا صبح کے لئے پاگل پن روز باروز بڑھتا جا رہا تھا صبح کے معاملے میں وہ کسی کی نہیں سنتا تھا، نہ اپنے باپ کی، نہ صبح کی ماں کی بس جو اپنی مرضی ہوتی وہ ہی کرتا تھا

آپ نے اس کا بازو کیوں توڑا ہم اس کے ڈیڈا کو اس کی کمپلین بھی کر سکتے تھے .... "

وہ دونوں ہاتھوں ٹھوڑی کے نیچے ٹکائے بیڈ پر الٹا لیٹے اس سے پوچھ رہی تھی۔

"اس نے آپ کو مارا تھا نہ اور میری ڈول کو کوئی ہرٹ کرے میں یہ برداشت نہیں کر سکتا"

وہ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھا پڑھ رہا تھا سر اٹھا کر اس کو جواب دیا اور پھر پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔۔۔

"مجھے نیند آرہی ہے میں یہیں سو جاؤں"

اس نے ایک بار پھر سے اس کو مخاطب کیا

"سو جاؤ پھر میں فارغ ہو کر آپ کو پھپھو کے روم چھوڑ آؤں گا"

اس نے ویسے ہی مصروف انداز میں کہا

"میں آپ کے پاس نہیں سو سکتی کیا؟"

اس نے معصومیت سے پوچھا

"نہیں" ایک لفظی جواب

"کیوں" اس نے آنکھیں پٹیٹاتے پوچھا

"کیونکہ مجھے اکیلے سونے کی عادت ہے"

اس نے جیسے بات ختم کر دی۔۔۔ اس کے معصوم سوالوں سے بچنا بہت مشکل تھا جو صرف ایقان سے ہی پوچھتی تھی۔۔ باقی سب کے ساتھ اس کی زیادہ بنتی نہیں تھی یا ایقان بننے ہی نہیں دیتا تھا کہنا مشکل ہے

"ایک بات پوچھوں؟۔۔۔۔"

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد وہ پھر سے بولی  
"جی"

اس نے کتابیں سمیٹ دیں اور اب سارا دھیان اس کی طرف تھا۔۔  
"میں آپ کو بھائی کیوں نہیں کہہ سکتی، ابان بھائی اور ارسل بھائی کو بھائی بولتی ہوں"  
وہ چھوٹی سی گڑیا اپنی عقل کا زیادہ استعمال کرتی تھی اور یہ سب وہ ایقان عالم سے سیکھ رہی تھی  
"کیونکہ میں آپ کا بھائی نہیں ہوں"

"اوہ میں بھول گئی، we are friends"

اس نے ماتھے کو ہاتھ لگاتے کہا جیسے بہت بڑی بات یاد آئی ہو  
"چلو آؤ اب آپ کو آپ کے روم میں چھوڑ آؤں"  
اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کہا اور اس کو کمرے میں چھوڑنے چلا گیا

وہ آئے گھر ہمارے قدرت خدا کی  
کبھی ہم ان کو دیکھتے کبھی اپنے گھر کو

عمر نے اپنی ٹوٹی پھوٹی شاعری میں شعر بولا

"جی آیاں نوں" عمر نے اس کو دیکھتے ہوئے ایک بار پھر سے بولا

"آپ میرے غریب خانے میں کیسے سربیا کا ڈان الیکس وہ بھی میرے اس چھوٹے سے گھر میں " عمر

نے حیرانی ظاہر کرتے ہوئے کہا تو اس نے پاس پڑا واس اٹھا کر پھینکا جو عمر کے جھکنے کی وجہ سے

دیوار میں لگا

"اوہ بھائی کیا ہو گیا" عمر نے ہڑبڑا کر پوچھا

"میں نے کہا تھا الیکس ہاؤس آجانا اور تم ادھر بیٹھ کر آرام سے مووی دیکھ رہے ہو " اس نے غصے

سے کہا اور اشارہ صوفے کی طرف کیا جہاں پر پاپ کارن پڑے تھے اور لیپ ٹاپ پر انگلش مووی

چل رہی تھی۔

"سوری بھائی اوہ باس بھول گیا" اس نے زبان دانتوں تلے دبا کر کہا

وہ چلتا ہوا صوفے پر آ کر بیٹھ گیا

"کیا لیں گے آپ چائے کافی، جوس" عمر نے اچھے مہمان نواز کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے کہا

"پاشا کا کچھ پتہ چلا " الیکس نے عمر کی بات کو سرے سے انکسور کیا اور کام کی بات

"نہیں بھائی ابھی تک تو نہیں لیکن جلد پتہ چل جائے گا" عمر نے ہچکچاتے ہوئے کہا

"اوکے" کہتے ہوئے وہ اٹھا لیپ ٹاپ اٹھا کر عمر کے پاؤں کے اوپر زور سے مارا تو وہ درد سے بلبلا اٹھا

اور لیپ ٹاپ چکنا چور ہو گیا۔۔۔

یہ الیکس کا سٹائل تھا کوئی اس کے کام کو پست پشت ڈال کر اپنا کام کرے تو وہ ایسا ہی کرتا تھا



"بھائی" عمر اس سے پہلے اور کچھ کہتا اس کے تنے ہوئے چہرے کو دیکھ کر چپ ہو گیا  
 "تمہیں بھائی سمجھتا ہوں تو یہ مت سمجھنا ہر بار بچ جاؤ گے تم اچھے سے جانتے ہو الیکس کے لیے  
 رشتے مطلب کمزوری اور ہماری کمزوری دوسرے کی طاقت ہوتی ہے" اس نے آنکھوں میں سخت  
 مہری اور سرد لہجے میں عمر کو دیکھتے کہا۔۔۔

(عمر سے وہ 6 سال پہلے ملا تھا جب ایک گینگ کو ختم کرنے کے بعد وہ اس جگہ سے نکل رہے تھے  
 جب ایک لڑکے نے آکر اس کا ہاتھ پکڑا کر کہا بھائی مجھے اپنے ساتھ رکھ لیں اس وقت عمر 16 سال  
 کا تھا وہ غیر قانونی طور سے سربیا لایا گیا تھا اور اس کو ان سب میں ملوث کیا گیا تھا۔  
 الیکس اس کو اپنے ساتھ لے آیا اس کے گھر والوں کا پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ یتیم ہے الیکس نے اس کو  
 اس برائی سے بچانے کا سوچا، عمر کو تعلیم دلوائی اس لیے عمر اس کو بھائی بولتا تھا اس سب کا کسی کو  
 بھی نہیں پتہ تھا دو سال پہلے ان کو وردا ملی تھی جس کو زبردستی کال گرل بنایا جا رہا تھا الیکس نے عین  
 وقت پر بچا کر اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا  
 عمر اور وردا مل کر انفارمیشن نکالا کرتے تھے۔۔۔)

سوری بھائی سمجھ گیا نیکسٹ ایسا نہیں ہو گا میں کبھی بھی پبلک میں آپ کو بھائی نہیں بولوں گا عمر کو  
 اپنی غلطی کا پتہ اب چل چکا تھا۔۔۔

بھائی وردا پر حملہ ہوا ہے ہوٹل سے نکلتے ہوئے کسی کو شک ہو گیا عمر نے کچھ دیر بعد گلا کنکھارتے  
 ہوئے کہا

ہمممم الیکس نے کہا اور کوٹ کو ٹھیک کرتے گھر سے باہر نکل گیا

نانو ایک بات پوچھوں " وہ اس وقت نانو کے کمرے میں ان کی گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی تھی  
 "ہاں لاڈو رانی پوچھو " نانو نے اس کے بالوں کو ماتھے سے پیچھے کرتے کہا  
 "کیا وہ فاریہ کی شادی پہ آئیں گے " وہ ایک دم اٹھ کر نانو کے سامنے بیٹھ گئی  
 "کون " نانو نے نہ سمجھی سے کہا جبکہ وہ سمجھ چکی تھی اس کا اشارہ کس طرف ہے  
 "نانو" اس نے چڑ کر کہا آپ کو پتہ ہے میں کس کی بات کر رہی ہو۔  
 "لاڈو پتہ نہیں وہ اپنی مرضی کا مالک ہے " نانو نے اس کے ہاتھ پکڑ کر پیار سے۔۔۔ وہ مایوس سی شکل  
 بنا کر ایک بار پھر نانو کی گود میں سر رکھ گئی۔  
 نانو نے ایک لمبا سانس کھینچا۔۔۔

اسلام و علیکم بابا کیسے ہیں آپ اس نے کافی کا کپ لبوں سے اتارتے ہوئے کہا وہ اس وقت اپنے فلیٹ  
 کی بالکنی میں کھڑا نیچے سڑک کو دیکھ رہا تھا جہاں چاروں طرف مخروطی چھتوں والے گھر تھے اور  
 سڑک پر معمول کی ٹریفک تھی۔۔۔  
 میں ٹھیک ہوں صاحب زادے تم سناؤ کیا حال ہے سعید صاحب نے دوستانہ لہجے میں کہا  
 الحمد للہ بابا۔۔۔

تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے سعید صاحب نے کسی بھی تمہید کے بغیر کہا  
 جی بابا حکم کریں اس نے بالکنی سے ہٹتے کہا اور اندر لاؤنج میں آکر بیٹھ گیا۔

ارسل اور فاریہ کی 12 دن بعد شادی ہے سب چاہتے ہیں تم آؤ۔۔۔  
 بابا آپ کو میرا جواب پتہ ہے پھر بھی۔۔۔ اس نے بات اُدھوری چھوڑ دی  
 ایقان دس سال ہو گئے ہیں کیا تمہیں۔ ہم سب کی یاد نہیں آتی ہے  
 بابا پلیز مجھے فورس نہیں کریں اس نے بے بسی سے کہا۔۔۔  
 بیٹے کی شکل دیکھ کر سعید صاحب نے بھی کچھ کہنے سے گریز کیا اتنے میں صبح نور کمرے میں داخل  
 ہو گئی

اسلام وعلیکم ڈیڈا آپ کی چائے اس نے چہکتے ہوئے کہا  
 اس کی نظر لیپ ٹاپ پر گئی مطلب کہ ایقان کی کال اس سے پہلے وہ دیکھتی دوسری طرف سے کال  
 اینڈ ہو چکی تھی

ایقان۔ نے اس کی آواز سن لی تھی وہ کمزور نہیں پڑ سکتا تھا اس لیے اس سے پہلے صبح نور دیکھتی  
 بات کرتی اس نے کال کاٹ دی۔۔۔

اس نے فون کی گیلری سے تصویریں نکالیں جہاں اس کی اور صبح کی تصویریں تھیں وہ چھوٹی سی  
 بچی 8 سال کی تھی جب وہ امریکہ آیا تھا پھر امریکہ سے سربیا اب دس سال ہو گئے تھے اس کو  
 پاکستان سے آئے ایک فیملی فوٹو میں اس کی نظر ایک طرف کھڑے نفوس پر پڑی تو اس نے جلدی  
 سے فون بند کر دوسری طرف رکھ دیا۔۔ گردن صوفے کی پشت پر گرا کر آنکھیں بند کر لیں

---

آپ آج لیٹ کیوں آئے ہیں میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی تھی۔

وہ گھر میں داخل ہوا سامنے اپنی چھوٹی سی 7 سال کی گڑیا کو دیکھا جو غصے سے بھری پڑی تھی

میں دوستوں کے ساتھ باہر گیا تھا "

اس نے پیار سے اس کے گال کھینچتے ہوئے کہا اور ہاتھ پکڑ کر اندر کی طرف بڑھ گیا وہ ویسے ہی منہ

پھلے ساتھ چلنے لگی

"اس کو کیا ہوا"

نائلہ نے بیٹی کا پھولا ہوا منہ دیکھا اور حیران رہ گئیں کہ وہ ایقان کے ساتھ ہے پھر بھی منہ ایسے

جبکہ ایقان کے ساتھ وہ ہمیشہ خوش رہتی تھی۔

"کچھ نہیں پھپھو میں دوستوں کے ساتھ باہر گیا تھا اس کو بتایا نہیں تو ناراض ہے "

ایقان نے ہلکے پھلکے انداز میں کہتے اس کو صوفے پر بیٹھایا

"لو جی اب لاڈو رانی کو غصہ بھی آتا ہے "

فاریہ جو اس سے پانچ سال بڑی تھی جھٹ سے بولی لیکن ایقان کو دیکھتے چپ ہو گئی جس نے اس کو

گھوری سے نوازا تھا

"ہٹلر" وہ منہ میں بڑبڑاتی وہاں سے چلی گئی۔۔

"ایم سوری ڈول " اس نے منت بھرے لہجے میں کہا

"نہیں۔۔۔۔۔ آپ ایسے کرتے ہیں۔۔۔۔۔ آپ کو پتہ ہے۔۔۔۔۔ میں بھوکی ہوں۔۔۔۔۔

آپکی وجہ سے آپ کو میرا۔۔۔۔۔ بالکل خیال نہیں۔۔۔۔۔"



اس نے رک رک کر جملہ مکمل کیا جیسے سوچ رہی ہو کیا بولنا ہے  
اس کی بات سن کر ایقان کا دماغ بھک کو گیا مطلب شام کے 6 بجنے والے تھے اور وہ بھوکی تھی  
ایقان نے جلدی سے رخسانہ چچی کو کھانا لانے کا کہا جو فوراً لے آئیں اس کو آپ ہاتھ سے کھانا کھلانے  
لگا۔

ڈول ایک بات یاد رکھنا کچھ بھی ہو جائے آپ کھانا ٹائم پہ کھائیں گی "  
اس نے انگلی اٹھا کر کہا۔ تو اس نے سر اثبات میں ہلا دیا  
ایقان۔ آپ کی چائے زائشہ نے آکر چائے اس تھما دی جو اس وقت سبز پرنٹڈ سوٹ میں تھی صاف  
شفاف نکھرا نکھرا چہرہ آنکھوں میں کاجل چہرے پر دیدازیب مسکراہٹ سجائے اس نے ایقان کو  
چائے پکڑائی

زائشہ اس سے ایک سال چھوٹی تھی دونوں کافی اچھے سے جانتے تھے ایک دوسرے کو۔۔۔  
ایقان۔ میری بات سنو وہ جو زائشہ کو دیکھ رہا تھا صبح نور کے پکارنے پر اس کے طرف ہوا اور زائشہ  
چلی گئی۔۔۔

"آپ پہلے بولو مجھے بتا کے جاؤ گے کہاں جا رہے ہیں آپ اور میرے ساتھ رہو گے ہمیشہ "  
اس نے اپنا ننھا سا ہاتھ آگے بڑھایا تو ایقان نے بھی اس کے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھ دیا  
کہتے ہیں نہ ہمارے وعدے پلین سب دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں کیونکہ وہی ہوتا ہے جو اللہ  
چاہتا ہے ان دونوں کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا جو آگے چل کے ہونے والا تھا کیسے ایک  
جھٹکے سے سب کچھ بدل جانا تھا



"کدھر چلی سواری لاڈو رانی"

"آپی مجھے ایک کام ہے ابھی آتی ہوں"

[illegible]

ان سب سوالوں کے جواب نہ اس کے پاس تھے نہ کسی اور پاس۔۔۔۔۔۔۔۔  
جب بھی ایقان کی کال آتی اس کو دیکھ کر بات ختم کر دیتے تھے کبھی اس کی بات نہیں کروائی اور نہ  
ایقان نے کہا کہ اس کو صبح نور سے بات کرنی ہے  
وہ پوچھنا چاہتی تھی کیا وہ اس کو بھول گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا ایقان کو صبح نور اپنی ڈول کی یاد نہیں  
آتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ جو اس کو دھکا دینے والا کا گھر جا کر بازو توڑ آیا تھا۔۔۔۔۔۔ کیا وہ اس کو بھول گیا  
ہے۔۔۔ کیا ایقان عالم صبح نور کو بھول گیا۔۔۔

\_\_\_\_\_



**Whatsapp : 03335586927**



میں "نیند" کہوں تو سو جائے  
میں کاغذ پر تیرے "ہونٹ" لکھوں  
تیرے "ہونٹوں" پر مسکان آئے  
میں "دل" لکھوں تو دل تھامے  
میں "گم" لکھوں دل کھو جائے  
تیرے "ہاتھ" بناؤں پنسل سے  
پھر "ہاتھ" پہ تیرے ہاتھ رکھوں  
کچھ "الٹا سیدھا" فرض کروں  
کچھ "سیدھا الٹا" ہو جائے  
میں "آہ" لکھوں تو ہائے کرے  
بے چین لکھوں "بے چین" ہو تو  
پھر میں بے چین کا "ب" کاٹوں  
تجھے "چین" زرا سا ہو جائے  
ابھی "ع" لکھوں تو سوچے مجھے  
پھر "ش" لکھوں تیری نیند اڑے  
جب "ق" لکھوں تجھے کچھ کچھ ہو  
میں "عشق" لکھوں تجھے ہو جائے

جو "لفظ" کہوں وہ ہو جائے

ارے آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئی، ساڑھ جو کمرے میں آئی تھی اس کو بلانے اسے ویسے دیکھا تو حیرت سے بولی

"میں آپ کی مدد کروں میں تو تیار ہوں"

سائرہ نے خد کا جائزہ کا لیتے ہوئے کہا

"نہیں میں ہو جاتی ہوں تیار خد سے"

اس نے کہا اور کپڑے اٹھا کر واشروم کی جانب بڑھ گئی

وہ چیخ کر کے آئی تو سائرہ ادھر ہی بیٹھی ہوئی تھی چلیں میں آپ کو تیار کر دیتی ہوں اس نے صبح نور کا ہاتھ پکڑ کر ڈریسنگ کے سامنے بیٹھا دیا۔۔۔

کانوں میں ہلکی سی جیولری لائٹ سامیک اپ نیچرل پنک لپسٹک کے ساتھ وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ پنک فراک کے ساتھ گولڈن دوپٹہ جس کو اچھے سے سیٹ کیا ہوا تھا اس کی چمکتی نیلی آنکھیں اس کو اور خوبصورت بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

ڈیپ ریڈ لہنگا نفاست سے کیے گئے میک اپ اور ہیوی جیولری میں وہ تیار ہوئی ارسل کی دھڑکنوں کو مشتعل کر رہی تھی بلیک شیروانی میں ساتھ بیٹھے نفوس کی قربت سے فاریہ کے لیے پلکیں اٹھانا تک محال ہو رکھا تھا وہ جو اس کا محرم تھا آج پورے حق سے وہ اس کی دسترس میں ہونے جا رہی تھی

ارسل بھائی پورے بیس ہزار لوں کی ارسل کے کمرے دروزے کے سامنے وہ کھڑی ارسل سے متالہ کر رہی تھی

لاڈو رانی بیس ہزار بہت زیادہ ہیں کیا کرو گی اتنے پیسوں کا بھائی وہ میرا مسئلہ ہے آپ پیسے نکالیں اس نے جلدی سے کہا اچھا دس ہزار پر سن کرتے ہیں ارسل نے جیب میں ہاتھ ڈالتے کہا نہیں۔ بیس ہزار سے ایک روپیہ کم نہیں اس نے اٹل لہجے میں کہا کی ہو گیا ہے بچے کو کیوں ادھر روک کے رکھا ہوا ہے طاہرہ بیگم جو ادھر سے گزر رہی تھی لڑکیوں کے درمیان گھرے ارسل کو دیکھا تو اس کی طرف آگئی۔۔۔

ممائی دیکھیں نہ ارسل بھائی نیگ نہیں دے رہے اس نے اب ممائی کا سہارا لیتے ہوئے کہا ارسل دو بہن کو نیگ کیوں نہیں۔ دے رہے طاہرہ بیگم نے بیٹے کو گھورتے ہوئے کہا امی یہ بیس ہزار مانگ رہی ہے لاڈو رانی اور میں ایتقان نہیں ہوں جو دے دوں گا ارسل انجانے میں اس کا دل دکھا گیا تھا۔۔

شکریہ اس نے بے دل سے مسکراتے ہوئے کہا اور سب کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

**Whatsapp : 03335586927**



دادو، آئی، بابا کے لاکھ کہنے پر بھی وہ واپس نہ گیا پاکستان نہ ہی ان تینوں کے علاوہ کسی سے رابطہ رکھا۔ ہر سال وہ عید پر پوری فیملی کے گفٹس اور ایک میل بھیج دیتا تھا لیکن کبھی اپنے آنے کا نہیں بتایا وہ کب لوٹ کر آئے گا۔

کب سب اس کو دوبارہ دیکھیں گے

کب وہ آکر سب کے ساتھ لان میں شام کی چائے پیئے گا  
کب وہ آکر کہے گا ڈول ای۔ سوری میں دوبارہ اتنی لیٹ نہیں آؤں گا  
کوئی نہیں جانتا اب تو اس کے لوٹ کر آنے کی امید بھی ختم ہوتی جا رہی تھی۔ کہیں نہ کہیں سب یہ مان چکے تھے کہ شاید وہ اب کبھی لوٹ کر نہ آئے گا ایک شخص کے علاوہ وہ تھی صبح نور جس کا کہنا تھا وہ آئے گا ضرور آئے گا میرے سوالوں کے جواب دینے آئے گا اس کو میرے سوالوں کے جواب دینے ہیں

کیوں وہ مجھے بغیر بتائے گیا۔

کیوں بات نہیں کرتا مجھ سے

اور یہ اس کی امید تھی جس کو کوئی نہیں توڑ سکتا تھا

اس کی اسی امید سے سب کو لگتا تھا وہ آجائے گا

اگر صبح نور اس کو کہے تو آجائے گا، یہ تب ممکن ہوتا جب صبح نور کی اس سے بات ہوتی، پچھلے دس سالوں سے جب سے وہ گیا تھا ایک بار بھی اس کی صبح نور سے بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جو یہ کرنے کی کوشش کرتے تھے ان کی آنکھیں نکال لی جاتی تھیں۔۔۔۔۔ یہ الیکس کی دنیا اور الیکس کے رول تھے جو سب کو فالو کرنے ہوتے تھے نہ کرنے والوں کو الیکس دنیا میں رہنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیفی کی بات سن کر الیکس نے سائیڈ سماءل کی بس اور پھر سے اپنی راکنگ چیئر ہلانے لگا کوئی اور ہوتا تو ضرور الیکس کی اس حرکت پر حیران ہوتا لیکن سیفی کو اس اب کی عادت تھی الیکس کی سائیڈ سماءل مطلب کسی کا برا وقت شروع ہو چکا، اب یہ برو وقت پاشا کا تھا۔

"آ جاؤ" نائلہ نے دروازہ نوک کیا، نسیمہ بیگم کی اجازت ملتے وہ کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔

نائیلہ اس وقت سب خیریت نسیمہ بیگم نے گھڑی کو دیکھا جو رات کے 11 بجا رہی تھی ان کو تشویش ہوئی

جی امی۔۔۔۔۔ مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی  
 نانکھ نے ایک گہرا سانس لیتے ہو بات کا آغاز کیا

"کیسی بات" نسیم بیگم کی حیرانی اب اور بڑھ گئی

"امی صبح نور کے بارے میں" نائلہ نے ماں کے چہرے کو بغور دیکھتے کہا جہاں حیرت، پریشانی کے گہرے سائے تھے

"لاڈو رانی کے بارے میں کیا بات کرنی ہے۔۔۔ اور ایسی کونسی بات تمہیں پریشان کر رہی تھی کہ تم رات کے اس وقت بات کرنے آئی ہو"

"امی میری بات اب آرام سے سنیے گا اور سمجھنے کی کوشش بھی کرنا میں کچھ غلط نہیں کر رہی بس آپ سب کی رضا مندی چاہتی ہوں" نائلہ نے نسیم بیگم کو ہاتھ پکڑ کر نرمی سے اپنی بات کہی۔۔۔۔۔۔۔۔

"نائلہ جو بھی بات ہے صاف صاف کرو ایسے پہیلیاں نہ پوچھاؤ" نسیم بیگم نے دو ٹوک بات کی

"امی میں نے صبح کے لیے رشتہ دیکھا اور میں اس کی شادی کرنا چاہتی ہوں" نائلہ نے اپنی بات مکمل کی، نسیم بیگم کے تو جیسے قدموں تلے زمین نکل گئی

"نائلہ ہوش میں ہو تم کیا کہہ رہی ہو" نسیم بیگم نے خفگی سے بیٹی کو کہا

"امی ایسی بھی میں نے کوئی انوکھی بات تو کی نہیں ہے آپ ایسے غصے ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ایک نہ ایک دن شادی تو کرنی ہے اس کی نہ تو ابھی کیوں نہیں ابھی کیا مسئلہ ہے" نائلہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا

"ہاں شادی کرنی ہے اس کی لیکن اتنی جلدی بھی کیا ابھی عمر ہی کیا ہے اس کی اٹھارہ کی ہوئی چند ماہ ہی ہوئے اسے تم اس کی شادی تک پہنچ گئی ہو" نانوک غصہ اب بھی ویسے ہی تھا اور لہجہ اب تیز ہو گیا تھا

"دیکھیں امی میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں بن باپ کی بچی آپ کب تک اس گھر بیٹھا کر رکھیں گی بالغ ہو گئی ہے وہ اور اچھے رشتے بار بار نہیں ملتے آپ میری بات کو سمجھنے کی کوشش تو کریں امی" نائلہ نے اب کی بار لہجہ منت تھی، بے بسی تھی، لاچاری، بیٹی کے مستقبل کی فکر جو ہر ماں کو ہوتی ہے

"میں سمجھ رہی ہوں تمہاری بات لیکن نائلہ وہ ابھی نہیں مانے گی" نانو نے نائلہ کو سمجھانے کی کوشش کی

"اس لیے آپ کو بولا ہے امی آپ بھائی سے بات کریں اور اس کو منائیں" نائلہ نے ماں کے ہاتھ پکڑ کر منت بھرے لہجے میں کہا تو نانو آہ بھر کر رہ گئی کہ ان کی بیٹی پر اب کسی بات کا اثر نہیں ہو نائلہ کچھ دیر بعد چلی گئی۔۔۔۔

"نائلہ یہ ہیں تحسین ملک اور تحسین یہ ہیں میری ساتھی ڈاکٹر جن کی بیٹی کے بارے میں آپ سے بات ہوئی تھی" نائلہ کی ساتھی ڈاکٹر عمارانے اس ک تعارف ایک ہشاش بشاش خاتون سے کروایا جو کہ کافی مہذب گھرانے کی معلوم ہو رہی تھی



نائلہ یہ ہی ہیں وہ جن کو میں نے صبح نور کی تصویر دیکھائی تھی اس نے اب نائلہ کو ایک بار پھر مخاطب کیا۔۔۔

نائلہ کو جب عمارا نے یہ سب بتایا تو نائلہ نے کہا کہ وہ پہلے گھر میں بات کرے گی پھر کچھ آگے کا سوچے گی اور اب دو دن بعد عمارا اس عورت سے نائلہ کو ملوا رہی تھی جن کو صبح نور پسند آگئی تھی۔۔۔۔۔

عمارا وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں نے ابھی صبح اور بھائی سے بات نہیں کی امی بھی ابھی تیار نہیں ہے اس عورت کے جانے کے بعد نائلہ نے عمارا کو بتایا

"نائلہ ان کا ایک ہی بیٹا ہے جو آؤٹ آف کنٹری رہتا ہے شادی کے بعد صبح چاہے تو اس کے ساتھ چلی جائے یا پاکستان رہے، ایسے رشتے بار بار نہیں ملتے ہیں، صبح کی زندگی سنور جائے گی، عمارا ہم نے اس کو سمجھایا۔۔۔۔۔

میں نے سونم چلو میں بھائی سے بات کرتی ہوں پھر بتاتی ہوں نائلہ نے بیگ اٹھاتے ہوئے کہا اس کی ڈیوٹی کا ٹائم ختم ہو چکا تھا

اچھے سے سوچ کر جواب دینا عمارا نے اس کے ساتھ کھڑے ہوتے کہا

نسیم بیگم، نائلہ، سعید احمد، معاذ عالم بیٹھے کسی موضوع پر بات کر رہے تھے جب صبح نوک کر کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مما ڈیڈا مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ کیا میں بات کر سکتی ہوں اس نے سب کا دیکھا تو اندازہ ہوا کہ وہ غلط ٹائم پر آگئی تھی لیکن اب گئی تو سوچا کہ بات کر کے ہی جاتی ہوں۔۔۔۔

جی بیٹا بولیں سعید احمد نے شفقت سے اس اپنے پاس آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ڈیڈا مجھے ایڈمیشن لینا ہے یونی میں اس نے سعید کے ساتھ بیٹھتے اپنی بات کہی

بس اتنی سی بات سعید احمد نے شفقت سے اپنے ساتھ لگاتے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا

جی ڈیڈا اس نے مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا

لیکن بھائی۔۔۔۔ نائلہ اس سے پہلے کچھ بولتی نانوں نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر خاموش ہونے کا اشارہ کیا تو وہ خاموش ہو گئی

لیکن کیا ممّا۔۔۔۔ صبح نور نے اچانک ممّا کا خاموش ہونا نوٹ کیا تو پوچھا۔

کچھ نہیں میں کہہ رہی تھی کہ ایک سال سکپ کر لو تم یا ایک سمسٹر لیٹ کر لو کچھ ریٹ۔۔۔۔ نائلہ

نے بڑے عجیب سے انداز کہا جیسے وہ ٹٹول رہی ہو صبح نور کو یا اپنی بات کے لیے الفاظ چن رہی ہو۔۔۔۔

نہیں ممّا سال سکپ سے تو بہت پیچھے رہ جاؤں گی اس نے فوراً سے کہا

بیٹا آپ آرام کریں ہم کل بات کریں آپ کو ایڈمیشن لینا ہے نابس تو سمجھیں آپ کا ایڈمیشن ہو گیا

سعید احمد نے کہا تو وہ فوراً سے اپنے کمرے میں چلی گئی

نائلہ میری بات سنو ہم اس کی شادی زبردستی تو نہیں کروا سکتے ہیں نہ اور اگر وہ پڑھنا چاہتی ہے تو اس میں برائی ہی کیا ہے معاذ عالم جو اس سب میں چپ تھے پہلی دفعہ کچھ بولے تھے لیکن معاذ بھائی نائلہ نے بیچارگی سے اس سے پہلے کچھ بولتی نانوں نے بات کاٹتے ہوئے کہا میں کل لاڈو سے بات کروں گی دونوں موضوع پر پھر جو مجھے لگا وہ بتا دوں گی اب مجھے آرام کرنا ہے "نانو نے صاف صاف ان کو اپنے کمرے سے جانے کا کہا تو نائلہ چائے کے کپ اٹھاتی نکل گئی پیچھے معاذ اور سعید احمد بھی چلے گئے۔۔۔ پیچھے نانو چھت کو غیر مرئی نقطے کو دیکھتے گہری سوچوں میں کھو گئے۔

[illegible]

چلو اب یہ پیو اس ايقان نے سیرپ کا چچج اس کے سامنے کیا  
میں نہیں پیوں گی یہ کڑوا ہے اس نے منہ بسورا



ڈول پی لو دیکھو میں بھی پیوں گا

"پکا" صبح نے اس کو دیکھتے پوچھا

ہاں پکا اب پیو اس نے صبح کو سیرپ پلایا اور پھر ایک چچ خد

بارش تھم چکی تھی ایک سرد ہوا کے جھونکے سے وہ ہوش میں آئی پلکیں جھپکیں تو دو موتی ٹوٹ کر

رخسار پر بہہ گئے ایک سرد سانس خارج کرتی وہ اٹھی اور نیچے آگئی

یہ لو فاریہ نے اس کے نیچے آتے ہی سوپ اس کی طرف بڑھایا تو پھکی سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ کر

اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی فاریہ کو کچھ عجیب لگا اس سے پہلے وہ اس کے پیچھے جاتی ارسل گھر میں

داخل ہوتا نظر آیا وہ اس کی طرف بڑھ گئی-----

\*\*\*\*\*

،،، کبھی چاند بن \_\_\_\_\_ کسی رات میں \_\_\_\_\_

کبھی نظر آ \_\_\_\_\_ کسی بات میں \_\_\_\_\_

کبھی ساتھ ساتھ \_\_\_\_\_ یوں ہم چلیں \_\_\_\_\_

تیرا ہاتھ ہو \_\_\_\_\_ میرے ہاتھ میں \_\_\_\_\_

میں کسی کی \_\_\_\_\_ بات بھی جب کروں \_\_\_\_\_

تیری بات ہو \_\_\_\_\_ میری بات میں \_\_\_\_\_

اُس سے ڈھونڈتا \_\_\_\_\_ ہوں میں رات دن \_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_

"فاری میرے ساتھ کیوں؟۔۔۔۔۔کک۔۔کیا وہ مجھے بھجھ۔۔بھول گئے ہیں۔۔ان کو مم۔۔میری یاد نہیں آتی۔۔وہ ہمیشہ کہتے تھے۔۔ڈڈ۔۔ڈول میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔۔۔وہ کیوں چلے گئے مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔۔میں مر جاؤں گی فاری۔۔میں مر جاؤں گی۔۔تم کچھ کرو خدا کے واسطے کچھ کرو۔۔۔۔۔مم۔۔میں ہاتھ جوڑتی ہوں تمہارے سامنے وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑتے بولی۔۔۔۔۔ان کو بولو ابی۔ایک بار۔۔بس۔۔ایک بار۔۔آجائیں۔۔۔۔۔میں نہیں رہ سکتی ان کے



فارہ نے اس کو گلے لگایا یہ ہوئی نہ ہماری لاڈو رانی والی بات چل اب فریش ہو کے آجا نیچے۔۔۔۔۔۔ کہتے وہ کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔۔

----- کہتے اس نے دو انگلیوں کے اشارے سے سیفی کو جانے کا اشارہ کیا تو وہ سر کو خم کرتے باہر نکل گیا اتنے سالوں سے اس کے ساتھ رہنے کے باوجود بھی سیفی کو اس سے خوف محسوس ہوتا تھا کب، کیسے اس کا دماغ گھوم جائے اور سامنے والے کی بولتی بند کر دے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تھا



جس سے خوف محسوس ہو۔۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ وہ اس سے بھی زیادہ خطرناک تھی۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

وہ چاروں ہونکوں کی طرح اس کو دیکھ رہے تھے جو سیاہ پینٹ کے ساتھ سفید شرٹ پہنے کالی آنکھوں میں سرد مہری لیے ان کے سامنے کھڑا تھا اس کی آنکھوں میں ان کو اپنی موت نظر آ رہی تھی

الیکس کی دنیا میں معافی نہیں۔۔۔۔۔ اور جو الیکس کے آگے آتا ہے الیکس اس کو دنیا سے ہٹا دیتا ہے۔۔ اس نے اس آدمی کے مردہ جسم کو ٹھوکر ماری اور کھڑا ہو گیا باقی تین اپنے ساتھی کا حال دیکھ

[illegible]

\*\*\*\*\*

\* \* \* \* \*

لاڈوکدھر ہے نسیمہ بیگم نے ناشتے کی ٹیبل پر اس کی کمی محسوس کی تو پوچھا جب سے اس کا رزلٹ آیا تھا وہ گھر تھی اور سب کے ساتھ ہی ناشتہ کرتی تھی۔۔۔

"دادو وہ کل بارش میں بھیگ گئی تھی اس کی تھوڑی طبیعت خراب ہے آرام کر رہی ہے جب اٹھے گی تو میں ناشتہ کروا دوں گی" فاریہ نے ان کو بتایا تو نسیمہ بیگم سر اثبات میں ہلاتے ہوئے ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فاریہ زرا کمرے میں آؤ کام ہے ارسل نے ناشتہ کے بعد ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

جاؤ بیٹا تمہارے شوہر نے بلایا ہے نانو نے اس کو ویسے کھڑے دیکھا تو بولی۔۔۔۔۔  
جج۔۔۔۔۔ جی دادو وہ کہتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*"\*\*\*\*\*

کمرے کا دروازہ کھول کر داخل ہوئی تو کمرہ خالی تھا ارسل اس نے حیران ہوتے ارسل کو آواز لگائی وہ تھوڑا سا آگے بڑھی تو کسی نے اس کو پیچھے سے پکڑا ڈر کے مارے اس کی چیخ نکلی جس کو مقابل نے روک دیا اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
ارسل نے اس کا رخ اپنی طرف تو ارسل کو دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی شکر ہے آپ ہیں میں تو ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔

اچھا تمہیں کیا لگا کوئی بھوت ہے ارسل نے اس کے بال کے پیچھے اڑیستے ہوئے کہا تو وہ کچھ پیچھے کو ہٹنے لگی لیکن ارسل نے اپنی طرف کھینچ کر اس کی یہ کوشش ناکام کر دی۔۔۔۔۔  
آپ نے مجھے کیوں بلایا تھا کوئی کام تھا آپ کو کیا فاریہ نے نظریں جھکائے پوچھا۔۔۔۔۔



ادھر دیکھو ارسل نے اس کو خود میں بھینچتے ہوئے کہا تو اس نے فوراً نظروں کا رخ ارسل کے چہرے کی طرف کیا۔۔۔۔

کیا ضروری ہے کہ میں تمہیں صرف کام کے اپنے پاس بلاؤں اس نے کہتے اپنی ناک اس کی ناک سے رگڑی۔۔

بولو اس کو خاموش پا کر ایک دفعہ سے مخاطب کیا۔

نہیں۔۔ اس نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا

فاریہ میری طرف دیکھ کر بات کرو

مجھ سے نہیں دیکھا جاتا ہے اس نے گھبراتے ہوئے کہا وہ اب تک ارسل کی گرفت میں تھی وہ اس کو اپنے ساتھ لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔

کیوں؟ ارسل نے ہنسی چھپاتے بظاہر سنجیدگی سے پوچھا

مجھے نہیں پتہ اس کے اتنا قریب، اس کی گرفت میں وہ کنفیوز ہو رہی تھی

اچھا جی ارسل نے کہتے لب اس کے گال اور پھر لبوں پر رکھ دیئے اور اس کو اپنی محبت کا ثبوت دیا

۔۔۔۔۔

وہ تو سٹپٹا گئی ارسل نے کچھ دیر بعد اس کے لبوں کو آزادی بخشی تو وہ لمبے لمبے سانس لیتی اس کے ساتھ لگ گئی۔۔۔۔

میری پیاری بیوی آج رات تیار رہنا یہ تو ابھی شروعات ہے آپ کو اپنی محبتوں سے روشناس کروانا ہے اس کے کان کے پاس سرگوشی کرتے کان کی لو کو لبوں سے چھوتے، اس کی پیشانی پر محبت کی مہر

ثابت کرتے اس سے تھوڑا پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔ فاریہ کے چہرے پر پھیلی لالی کو دیکھ وہ دل سے مسکرایا  
ایک بار پھر سے اپنے ساتھ لگایا اور اللہ حافظ بول کر نکل گیا۔۔۔۔۔

فاریہ تو ابھی تک اس کے انداز کو سوچ سوچ کر شرماتے تھی اس کے گال سرخ تھے فاریہ کو اس  
کا لمس ابھی تک محسوس ہو رہا تھا پھر شرماتے ہوئے دونوں ہاتھوں میں چہرا چھپا کر صوفے پر بیٹھ گئی

★★★★★★

"نانو" اس نے تھوڑا سا سر اندر نکال کر دروازے سے نانو کو پکارا  
"آ جاؤ لاڈو" نانو نے محبت سے اس کو دیکھتے کہا اور بیڈ پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

نانو آپ سے ایک بات کرنی ہے "نانو کے ساتھ بیٹھتے اس نے کچھ جھجھکتے کہا  
ہاں لاڈو رانی بولو نانو نے اس کو ساتھ لگاتے شفقت سے کہا

"مجھے یونی میں ایڈمیشن لینا ہے"۔ اس نے کہا  
بس اتنی سی بات "

"جی" اس نے نانو کے ساتھ خوشی سے لگتے کہا  
نانو میں پھر کل چلی جاؤں یونیورسٹی دیکھنے

ٹھیک ہے چلی جانا لیکن فاریہ کے ساتھ جانا اکیلی کیسے جاؤ گی نانو نے فکر مندی سے کہا  
نانو اب میں بڑی ہو گئی ہوں اور ویسے بھی پڑھنے بھی تو اکیلی ہی جانا ہے میں نے لیکن آپ ٹینشن نہ  
لو میں فاری کے ساتھ ہی جاؤں گی اسے یونی کے بارے میں کچھ آئیڈیا ہے۔ اب میں چلتی ہوں آپ  
آرام کریں

ٹھیک ہے تم بھی جا کر فاریہ کو بتا دو اور آرام کرو۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

نائلہ ہاسپٹل سے جلدی آگئی تھی آج کیونکہ اسے سعید احمد اور اپنی ماں سے صبح نور کے رشتے کے بارے میں بات کرنی تھی لڑکے والے عمار کو بار بار کہہ رہے تھے کہ لڑکی والوں کا کیا جواب ہے ، نائلہ نے اس سے کہا تھا کہ وہ لڑکے والوں سے تھوڑا ٹائم مانگے میں گھر جلدی ہی سب سے بات کر کے بتاتی ہوں۔۔۔ اب لاؤنج میں سب بڑے بیٹھے اس بات پر غور کر رہے تھے۔۔۔

نائلہ آپ کو نہیں لگتا آپ بہت جلدی کر رہیں ہیں میرا مطلب ابھی وہ بس اٹھارہ سال کی ہی ہے اور آپ اس کی شادی کا فیصلہ کر رہی ہیں بڑی ممانی نے اپنی بات سامنے رکھی بھابھی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں لیکن بن باپ کی بچی ہے میں جلد سے جلد اس فریضے سے آزاد کرنا چاہتی ہوں خود کو

نائلہ میری بات کا برا نہیں ماننا لیکن تم فریضہ نہیں بوجھ سمجھ رہی ہوں اس کو اٹھارہ سال میں ہی شادی سعید صاحب کچھ برہم ہو کر بولے بھائی میں آپ کی بات سمجھ رہی ہوں آپ لوگ میری سیچویشن سمجھنے کی کوشش کریں پلیز بات کو سمجھیں

ٹھیک ہے کب آ رہے ہیں وہ لوگ نانو کچھ سوچ کر بولی لیکن اماں جی رخسانہ بیگم کچھ کہتی اس سے پہلے نائلہ بول پڑی کل بلا لیتے ہیں ان لوگوں کو کافی جلدی ہے اور پھر صبح کے ڈاکو منٹس بننے میں بھی ٹائم لگے گا کیا مطلب کون سے ڈاکو منٹس اسد عالم جو کب سے چپ تھے اب بولے





وَالْعَلَيْكُمْ السَّلَام۔۔ سب نے یک زبان جواب دیا

**Whatsapp : 03335586927**

اب وہ عورت اس سے کچھ سوال کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"بیٹا آپ کو کیا کیا پسند ہے؟..."

"جی مجھے کچھ خاص نہیں سب ہی اچھا لگتا ہے اللہ پاک کی عطا کردہ کسی بھی نعمت کو برا کہہ کر ناشکری نہیں کرنی چاہیے۔۔۔۔۔"

"ماشاء اللہ بہت اچھی سوچ ہے آپ کی۔۔۔۔۔ اور آپ کیا کرتی ہیں مطلب آپ کی hobby وغیرہ۔۔۔۔۔"

"hobby تو کچھ نہیں لیکن مجھے گارڈنگ کا بہت شوق ہے"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے عبید کو بھی گارڈنگ کرنا بہت پسند ہے کیوں عبید".....

اس عورت نے اپنے بیٹے کو مخاطب کیا تو اس نے ہلکا سا مسکرانے پر اکتفا کیا۔۔۔۔۔

پھر وہ عورت کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہی نانوں نے فاریہ کو بولا کہ صبح کو کمرے میں لے جاؤ تو وہ دونوں منظر سے ہٹ گئی۔۔۔۔۔ اب لاؤنج میں صرف بڑے موجود تھے اور مہمان۔۔۔۔۔

"ہمیں تو بچی بہت پسند آئی ہے باقی آپ لوگوں عبید سے مل ہی چکے ہیں ہمیں آپ سے اچھے تعلقات کی امید ہے جلد ہی ہمیں اپنی رائے سے آگاہ کیجئے گا۔۔۔۔۔ اگر پھر بھی آپ کو کچھ پوچھنا، یا جانچنا، پرکھنا ہو تو آپ ہمارے سرکل کے لوگوں سے بھی پوچھ سکتی ہیں" اس نے خوش دلی سے کہا "ارے کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ مسز ملک ہمیں پورا یقین ہے آپ پر لیکن بیٹی کا معاملہ ہے ہم آپ کو سوچ کر جواب دیں گے" طاہرہ بیگم نے کہا تو وہ کچھ مطمئن سا ہوئی۔۔۔۔۔

"سعید تمہیں وہ لوگ کیسے لگے؟".....نانو نے سعید احمد کو دیکھتے پوچھا

سعید احمد نے بات ختم کر کے ایک نظر ماں اور بہن کو دیکھا جو کہ دونوں کافی مطمئن تھیں۔۔۔۔۔

[illegible]

\* \* \* \* \*

کھانا کھانے کے بعد وہ کمرے میں آگئی تھی اب بیڈ پر لیٹی وہ چھت کو گھور رہی تھی آج جو مہمان آئے ان کے بارے میں سوچ رہی تھی اس آنٹی کا اتنے پیار سے ملنا اور پھر اس کے بارے میں اتنا سب پوچھنا،----- یہ نہیں تھا کہ اس کی ماما کے مہمان پہلی دفعہ آئے تھے پہلے بھی کافی فرینڈز آتی تھی لیکن ان میں سے کوئی بھی نا اسطرح سے پیش آئی تھی نا ہی کسی نے اتنے سوال کیے تھے کبھی اس سے----- ان سب خیالوں کو ذہن سے جھٹکتے وہ اب یونی کے بارے میں سوچ رہی تھی جس یونی ورسٹی میں آج وہ گئی تھی وہ اس کو کافی پسند آئی تھی ماحول، پڑھائی اور سب سے بڑھ کر گھر سے زیادہ دور بھی نہیں تھی اس لیے وہ مطمئن تھی کل صبح ماما اور ڈیڈا کو بتانے کا سوچا----- ابھی وہ لائٹ آف کرنے کے لیے اٹھی تھی کہ دروازے پر نوک ہو-----

"آجائیں".....

اس نے کہا اس ٹائم اس کے کمرے میں زیادہ تر "بانو" ہی آتی تھی جو ان کی ملازمہ تھی وہ اکثر اس ٹائم جگ میں پانی چیک کرنے آتی تھی-----

"بیٹا ہم نے آپ کو ڈسرب تو نہیں کیا نا؟".....

سعید احمد نے داخل ہوتے پوچھا

"نہیں ڈیڈا آئیں نہ کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتے"----- اس نے ادب اور محبت سے کہا

"نہیں بیٹا وہ ہمیں اور آپ کی ماما کو آپ سے بات کرنی تھی اس لیے سوچا خود آجاتے ہیں آپ کے پاس"----- کہتے وہ ایک صوفے پر بیٹھ گئے۔۔۔ اتنے میں نانو اور نانکہ بیگم بھی کمرے میں داخل ہوئیں نانو بیڈ پر بیٹھ گئی جبکہ نانکہ بیگم سنگل صوفے پر بیٹھ گئی-----



"لاڈو رانی ادھر آؤ میرے پاس".....

نانو نے اس پیار سے اپنے پاس بلایا جو اس سب کو ایک ساتھ اپنے کمرے میں دیکھ کر حیران ہو رہی تھی آخری بار وہ سب ایک ساتھ اس کے کمرے میں تب آئے تھے جب ایقان کے جانے کے بعد وہ بیمار ہوئی تھی اور ایسی کون سی ضروری بات تھی جس کے لیے ان سب کو اس کے کمرے میں آنا پڑا جبکہ جب بھی کوئی کام یا کوئی بات ہوتی تو وہ لوگ اسے بلا لیا کرتے تھے۔۔۔۔۔ ابھی وہ اپنی سوچوں میں گم تھی کہ نانو کی آواز پر چونکی اور ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔۔۔۔۔

"جج۔۔۔۔۔ جی" وہ نانو کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

نانو پہلے بیٹی کی طرف دیکھا جو آنکھوں سے ان کو بولنے کا کہہ رہی تھی، گلا کھنکارتے ہوئے نانو نے بات کا آغاز کیا

"لاڈو رانی جو بات ہم کرنے والے ہیں ہم چاہتے ہیں آپ اس کا سوچ سمجھ کر جواب دو۔۔۔۔۔ کسی قسم کا بوجھ نہیں آپ پر آپ کا جو بھی فیصلہ ہو گا ہمیں منظور ہو گا"

نانو نے نرمی سے بات شروع کی ساتھ ہی ساتھ نگاہیں صبح کے چہرے پر ٹکائیں، جہاں پریشانی کے آثار نمایاں تھے

"نانو۔۔۔۔۔ ماما آپ لوگوں نے جو بات کرنی ہے کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں"

صبح نے مسکراتے ہوئے کہا تو نانو کو کچھ حوصلہ ہوا

"بیٹا آپ کی ماما اور ہم سب باقی گھر والوں نے آپ کے لیے رشتہ دیکھا ہے جو مہمان آئے تھے وہاں آپ کو دیکھنے آئے تھے

اس لیے ہم اب آپ کی رضامندی چاہتے ہیں"

نانو بنا کسی تمہید کے سیدھی بات بتا دی شاید یہی صحیح تھا اکثر تمہید باندھنے اور پہلیاں بوجھانے سے بات کہتے کچھ ہیں اور سامنے والا اس کا کچھ اور ہی مطلب نکال لیتا ہے

"ن۔۔ نانو اتنی جلدی کیا ہے اور ای۔ ایقان وہ۔۔۔۔۔ کیا ان کو پتہ ہے"

صبح نے اٹکتے ہوئے بات کی گلے میں جیسے پھندھا سا اٹک گیا تھا وہ جو ناجانے کتنے سالوں سے ایقان کے سپنے سجا رہی تھی جب سے ہوش سنبھالا تھا دل نے ایک ہی شخص کی چاہ کی تھی جو اس کا دوست، محافظ بن کر رہتا تھا اس کے ساتھ، کیا اب ایک ہی جھٹکے میں سب بدل جائے گا؟ صبح ہمیشہ کے لیے ایقان سے دور ہو جائے گی ہمیشہ کے لیے؟۔۔۔۔۔

دور ہنہ دور قسمت کی چڑیا اس بات پر استہزاء ہنسی تھی وہ تو کب سے اس سے دور چلا گیا دس سال پہلے ہی وہ جاچکا تھا اور شاید اب کبھی واپس نہ آتا۔۔۔۔۔

"صبح ہم نے تمہاری مرضی پوچھی ہے ایقان کی نہیں اور میں تمہاری ماں ہوں میرا حق ہے تم پر اس لیے سوچ کر جواب دینا"

نائلہ کو بیٹی کی بات ناگوار گزری یا شاید وہ بیٹی کو اس سچ کی تکلیف سے بچانا چاہتی جو سچ دس سال سے اس چھپایا جا رہا تھا کہتے ہاں نا کہ کچھ چیزوں کے بارے میں ہمارا لا علم ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔۔۔

زندگی کی کچھ حقیقتیں اس قدر بھیانک ہوتی ہیں ان کا دفن رہنا ہی ٹھیک ہوتا ہے اگر وہ سامنے آ جائیں تو ماضی کے کالے اوراق کی سیاہی مستقبل کے کورے کاغذوں کو بھی خراب کر دیتی ہے ان پر بھی ماضی کے سائے لہرانے شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

"مما میں دو دن تک آپ کو بتا دوں گی"

صبح نے سپاٹ چہرے کے ساتھ جواب دیا۔۔۔ اور نانو کے پاس اٹھتی بیڈ پر سیدھی لیٹ گئی مطلب اب وہ اور بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔  
"بیٹا سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا"

سعید صاحب نے جاتے ہوئے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے کہا

★★

وہ صدیوں کی مسافت پر کھڑا تھا

میں پل بھر میں اس کو پانا چاہتی تھی

وہ خوابوں کے نگر کا شہزادہ تھا

میں تعبیر اسے کرنا چاہتی تھی

وہ جھومتی ہواؤں جیسا تھا

میں تھام کے اس کو چلنا چاہتی تھی

وہ بکھری خوشبو جیسا تھا

میں اس کو سمیٹنا چاہتی تھی

وہ شامل تھا کچھڑنے والوں میں

میں اس کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی تھی

(نورین ظفر)

★★★★★★★★★★★★

ساری رات وہ خاموش آنسو بہاتی رہی سر میں درد ہو رہا تھا ایک سرد آہ بھرتے ہوئے وہ اٹھی اور واشروم چلی گئی کچھ ٹائم بعد وضو کر کے آئی جائے نماز بچھا کر فجر کی نماز کے لیے ادا کی۔۔۔۔۔ دعا کرتے ہوئے اس کے لب کپکپا رہے تھے اس کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا مانگے اللہ سے اب تو شاید کچھ مانگنے کو بچا نہیں تھا، وہ جس کے لوٹ آنے کی دعائیں مانگتی تھی وہ لوٹ آئے جس سے وہ محبت کرتی تھی۔۔۔۔۔ کیا اس کی دعاؤں میں تاثیر نہیں تھی؟ کیا وہ شخص جس کو وہ مانگتی تھی نہیں آئے گا؟

"اے اللہ پاک تو رحیم و کریم ہے مجھ پر۔۔۔ اپنا رحم عطا فرما۔ مجھے صبر دے اللہ پاک مجھے آپ کی ذات پاک پر یقین ہے میرے دل کو سکون دے دیں۔۔۔۔۔"

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

اے اللہ پاک مجھے صبر عطا فرما"



★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

رخسانہ بیگم نے پوچھا  
"کہا کہے گی وہ؟"

Ebook

# Chilman k paar

"تمہاری آنکھوں میں تو یہ بھی نہیں لکھا تھا کہ یلماز سانگل  
اپنی محبت کو دھوکہ دے کر قتل کرنے کا باعث بنے گا مگر  
کر دیا تم نے اپنے ہاتھوں سے اپنی محبت کا خون اب تم  
جتنی چاہے تاویلیں دے لو سب بے معنی ہے

AIMAN RAZA

"تم مجھے کانچ کی طرح توڑ چکے ہو اور یہی اٹک حقیقت ہے۔۔  
شادی اس سے کر کے محبت کے دعوے تم مجھ سے کرتے رہے"

اس خوبصورت ناول کو ریڈ کرنے کے لئے اس پوسٹ کے کمنٹ باکس  
میں کمنٹ کریں یا نیچے دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

Whatsapp: 03335586927

نانو نے بھی سامنے سے سوال کیا

"اماں جی مطلب مان گئی صبح؟"

اب کی بار طاہرہ بیگم نے پوچھا

"آہ۔۔۔۔۔ دعا کرو مان جائے۔۔۔۔۔!!"

نانو نے ایک سرد سانس خارج کرتے کہا

"اسلام علیکم!"

اس سے پہلے وہ کوئی اور بات ایک مانوس آواز پر پلٹ کر دیکھا اس کی آواز سن کر جو مسکراہٹ چہرے پر آئی تھی اس کو دیکھتے غائب ہو گئی تھی اور اس کی جگہ پریشانی نے لے لی تھی سعید آگے بڑھ کر اس کے پاس آئے

"کیا ہوا بیٹا آپ ٹھیک ہیں؟۔۔۔ مجھے آپ کی طبیعت خراب لگ رہی ہے۔۔۔۔۔!!"

"ڈیڈا میں ٹھیک ہوں بس سرد رہے تھوڑا سا"

اس نے بمشکل مسکراہٹ چہرے پر لاتے کہا۔۔

"بانو لاڈو کے لیے ناشتہ بناؤ"

طاہرہ بیگم نے اونچی آواز میں وہیں سے بانو کو کہا

ایک ہی رات میں وہ صدیوں کی بیمار لگ رہی تھی سرخ آنکھیں رت جگے اور رونے کی چغلی کھا رہی تھی جس سے محبت ہو چاہے وہ میلوں دور ہی کیوں نہ ہو دل کے پاس کے ہوتا ہے صبح نے ہمیشہ



"محبت کبھی ختم نہیں ہوتی ہمیشہ بڑھتی ہے درد بن کر یا سکون بن کر"

اس نے نانو کی گود میں سر رکھ اور صوفے پر لیٹ گئی نانو پیار سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی سعید احمد کسی کام سے باہر چلے گئے طاہر اور رخسانہ بیگم کچن میں چلی گئی۔۔۔۔۔

"پریشان ہو؟"

نانو نے انگلیاں چلاتے پوچھا  
"نہیں۔۔۔۔۔ لیکن مجھے سمجھ۔۔۔۔۔ نہیں آ رہا کچھ بھی"

اس نے ویسے ہی سر رکھے رک کر کہا  
"کیا سمجھ نہیں آ رہا؟"

"نانو ایک بات پوچھوں؟"

اس نے کھوئے کھوئے انداز میں سوال کیا

"ہاں میری جان پوچھو"

نانو اس کے سر پر پیار کرتے پوچھا  
"ک۔۔ کیا وہ آئیں گ۔۔ گے؟"



اس نے اٹکتے ہوئے نم لہجے میں بات مکمل کی یہ وہ ہی جانتی تھی یہ لفظ کس قدر کرب اور بے بسی سے اس نے ادا کیے تھے کتنی تکلیف ہو رہی تھی دل میں ٹھیس اٹھی تھی

"آپ-----کیا چاہتی ہیں؟"

نانو جواب کی بجائے سامنے سے سوال کیا

"کچھ بھی نہیں"

اس نے سر اٹھا کر چہرے پر مسکراہٹ سجائے نانو کو دیکھا جیسے وہ جانتی نہیں کہ یہ مصنوعی مسکراہٹ ہے نانو کو پتہ تھا کہ وہ کس قدر ایقان سے اٹیچڈ تھی ہر بات اس سے شنیر کرتی تھی اب بھی وہ سمجھ رہی تھی کہ اس موقع پر ایقان کی کمی محسوس کر رہی ہو گی۔۔۔۔۔۔ وہ یہ نہیں جانتی تھی وہ اس سے محبت کرتی ہے اس لیے دل بے چین ہو رہا تھا

"اٹھو اب ناشتہ کر لو"

طاہرہ بیگم نے مسکراتے ہوئے اس کے سامنے ٹیبل پر ناشتہ رکھا۔۔۔ اس نے اٹھ کر ناشتہ کیا ناشتے کے بعد وہ میڈیسن لے کر اپنے کمرے میں آ گی میڈیسن کھانے کے بعد وہ آرام کرنے کا سوچ کر لیٹ گئی جانے کب اس کی آنکھ لگی اور وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی۔۔۔ کبھی کبھی ہماری تکلیف اس قدر ہوتی ہے کہ چند پل کہ نیند ہی ہمارا مکمل سکون ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

★★★★★★★★

اکتوبر کے اوائل دن تھے سربیا میں موسم کافی سرد ہو رہا تھا رات کے 1 بجے کا وقت تھا کمرے میں ایک نائٹ بلب کی روشنی تھی بھاری پردے کھڑکیوں پر گرے ہوئے تھی کھڑکی کھلی ہونے کے

باوجود بھی روشنی اندر نہیں آسکتی تھی کمرے کا ماحول خواب ناک تھا ایسے میں ایک وجود بنا شرٹ کے اے۔ سی اون کیے سو رہا تھا۔۔۔۔۔ جیسے وہ پتھر کا ہو یا اس کو سرد گرم سے کوئی فرق نہ پڑتا ہو اس کی نیند میں خلل موبائل پر ہوتی مسلسل کال کی رنگ ٹون نے ڈالا ہاتھ بڑھا کر اس نے فون اٹھایا بنا نمبر دیکھے کان سے لگایا جیسے جانتا ہو کہ اس ٹائم کون ہو گا اس کو فون کرنے والا۔۔۔۔۔

"ہاں بولو"

مقابل کو کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بغیر سیدھا پوچھا سامنے کچھ سننے کا بعد اس کی رگیں تن گئیں آنکھوں میں سرخی اتر آئی  
"اوکے"

کہتے ہوئے اس نے فون وہیں پر رکھا ڈریسنگ سے کپڑے لے کر وہ واشروم گھس گیا

★★

کچھ دیر بعد وہ تیار ہو کر نیچے لاؤنج میں صوفے پر بیٹھا تھا اعصاب اب بھی تنے ہوئے تھے  
"س۔ سر وہ ایک س۔۔ سات سال کی ب۔۔۔ بچی"

"کب ہوا یہ؟"

سیفی کی بات کاٹتے ہوئے اس نے لفظوں پر زور ڈالتے ہوئے پوچھا  
"کل صبح"

سیفی نے ڈرتے ہوئے کہا مقابل کا کیا پتہ سیفی کی گردن دھڑ سے الگ کر دیتا اور سیفی ابھی مرنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ اس نے ابھی شادی کرنی تھی اس لیے سیفی ضرورت سے زیادہ کبھی نہیں بولتا تھا اس کے سامنے بالکل ضرورت سے کم ہی بولتا تھا۔۔۔ بھلے ہی وہ شروع سے اس کے ساتھ تھا لیکن الیکس

"جب تمہارے اندر سے میرا ڈر ختم ہو جائے گا۔۔ اور ایسا کبھی نہیں ہو سکتا"

سیفی نے اتر کر گاڑی کا دروازہ کھولتے کہا

وہ بغیر کچھ بولے اتر کر اندر کی طرف بڑھ گیا عمارت میں داخل ہوتے دروازہ کھولا تو چرچراہٹ کی آواز آئی وہ راہداری سے ہوتے ہوئے اندر جا رہے تھے جب سیڑھیوں سے اوپر آوازیں آ رہی تھیں الیکس آگے تھا جبکہ سیفی اس کے پیچھے چوکنا ہو کر چل رہا تھا سیڑھیاں چڑھ کر وہ لوگ اوپر آئے تو

دائیں طرف سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں الیکس نے آگے بڑھ کر ایک کمرے کے باہر کھڑے ہو کر آوازیں سنیں۔۔۔۔۔۔

"یار کیا نازک مال تھی وہ"

ایک آدمی نشے کے اثر میں بول رہا تھا

"یس یو آر رائیٹ بٹ شی واز آ بے بی گرل دیٹس وائے شی ڈائیڈ"

دوسرے آدمی نے افسوس سے کہا

ان کی باتیں سن کر الیکس کا خون کھول کر رہ گیا وہ ایک ہی جھٹکے سے اندر داخل ہوا تو وہ دونوں الارٹ ہو گئے ان میں سے ایک الیکس کی طرف بڑھا

"ہئے ہو آر یو اینڈ وٹ آر یو ڈونگ ہیئر؟".....

اس آدمی نے الیکس کے پاس آتے کہا الیکس نے بامشکل خود کو کنٹرول کرتے مسکرا کر دیکھا جب کہ آنکھوں میں سرد پن اور سفاکیت واضح تھی۔۔۔۔

"میرے پاس تمہارے کام کی چیز ہے"۔۔۔۔۔!!

اس نے دوسرے آدمی کی طرف دیکھتے کہا جس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی اور آنکھوں سے حوس نمایاں ہو رہی تھی وہ کتنے بڑے درندے تھے جن کو کسی کو مار کر کسی کی زندگی برباد کر کے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا جو ایک کو مار کر اپنا نیا شکار ڈھونڈتے تھے وہ انسانوں کے روپ میں بھیڑے تھے، سفاکیت کی آخری حدوں پر کھڑے تھے ان کے وجود ان کی بیچ سوچ اور آنکھوں میں بھری غلاظت کی چیخ چیخ کر گواہی دے رہے تھے۔۔۔



"کیا۔۔۔ ہے تمہارے پاس۔۔۔!!"

اس آدمی نے نشے میں لڑکھڑاتے ہوئے پوچھا۔ تو اب کی بار الیکس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ در آئی جو ہمیشہ کسی کی بربادی کے وقت آتی تھی۔۔۔ الیکس کو پتہ ہوتا تھا کہ کس کی کیا کمزوری ہے "آپ کی کمزوری دوسرے کی طاقت ہوتی ہے" الیکس کے مطابق۔۔۔۔۔

"اس کے لیے تمہیں اپنے ساتھی کو مارنا ہو گا"۔۔۔۔!!

الیکس نے بڑے سکون سے بات کہی تھی جیسے وہ اس آدمی کو بول رہا ہو ایک گلاس پانی لے کر آؤ اس کے لیے کسی کی جان لینا اتنی بڑی بات نہیں تھی۔۔۔۔ اگر تھی بھی تو کم سے کم ان درندوں کی تو نہیں تھی وہ چاہتا تو ایک ہی جھٹکے میں ان دونوں کو ان کا گناہ بتا کر ان زندگی تمام کر چکا ہوتا لیکن وہ ایسا نہیں کرتا یہ اس کے رول کے خلاف تھا وہ الیکس تھا۔۔۔۔ جو اپنے دشمنوں کو ہمیشہ خوش کر کے مارتا تھا اور اب بھی وہی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اس آدمی نے ایک بار اپنے ساتھی کی طرف دیکھا جو اب مکمل نشے میں دھت پڑا تھا اس درندے، حیوان صفت نے بنا کوئی تاخیر کے اپنے ساتھی کو موت کے گھاٹ اتار دیا صرف اس وجہ سے اس کو اس کی حوس پوری کرنے کے لیے نیا شکار مل رہا ہے اور اس شکار کی شرط یہ ہے۔۔۔۔ اس آدمی نے خوشی سے الیکس کی طرف دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ اب میرا شکار۔۔۔۔۔ بس یہ خوشی یہ ہی تو چاہیے تھی الیکس کو وہ خوشی ہی دیکھنا چاہتا تھا اپنے دشمنوں کے چہرے پھر اس نے ایک سیکنڈ سے پہلے اپنی گن نکالی اور ساری گولیاں اس کے جسم میں پیوست کر دیں اس آدمی کا بے جان وجود دھڑام سے نیچے گرا۔۔۔۔۔

"ان کی آخری رسومات نہیں کرنی۔۔۔۔۔ کہیں پھینک دو ان کو"

وہ حقارت بھری نظر ان کے مردہ وجود پر ڈال کر باہر نکل گیا پیچھے سیفی نے کسی کا نمبر ملا کر کچھ کہا اور خود بھی لاش کو ٹھوکر مارتا باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

"امی آپ نے اس بات کی کیا کچھ کہا اس نے۔۔۔۔۔؟"

نائلہ نے ہاسپٹل سے آکر ماں سے پوچھا ان کو لگتا تھا کہ اگر ایک بار اچھا رشتہ ہاتھ سے چلا گیا تو شاید دوبارہ نہیں ملے گا

"نہیں اس کی طبیعت کچھ خراب ہے تم جا کر خود دیکھ لو اور پوچھ بھی لینا"

نسیم بیگم نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا ان کو بھی بیٹی کی حد درجہ جلد بازی نہیں بھا رہی تھی اوپر سے کوئی چھان بین تک نہیں کرنے دی تھی یہ کہہ کر کہ اس کی دوست نے رشتہ ڈھونڈا ہے تو اچھا ہی ہو گا اب اگر چھان بین کریں گے تو عمار کیا سمجھے گی مجھے اس ہر یقین نہیں ہے

★★★★★★★★★★★★★★★★

نائلہ نسیم کے پاس سے اٹھ کر صبح کے کمرے میں گئی پورے کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا ساری لائٹس بند تھیں۔ وہ حیران ہوئی لائٹس آف دیکھ کر جبکہ صبح نور ہمیشہ لائٹ آن کر کے سوتی تھی اسے ڈر لگتا تھا اور الجھن ہوتی تھی لائٹس کے آف ہونے سے، انھوں نے ہاتھ بڑھا کر لائٹس آن کی تو دیکھا صبح نور سو رہی تھی

بیڈ پر اس کے پاس آکر بیٹھ گئی اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی کسی احساس کے تحت صبح کی آنکھ کھلی ماں کو پاس دیکھا تو مسکراہٹ لبوں پر رینگ گئی

"مما آپ کب آئی"-----

ماں کی گود میں سر رکھتے اس نے پوچھا

"کچھ دیر پہلے"

نائلہ نے اس کے بال سنوارتے کہا

"کیا ہوا تمہیں نانو بتا رہی تھی طبعیت ٹھیک نہیں دوائی لی تم نے"---؟

"مما آپ تو جانتی ہیں نانو ذرا سی بات پر پریشان ہو جاتی ہیں۔۔ میں بالکل ٹھیک ہو اور بڑی ممائی نے

میڈیسن کھلا دی تھی میں نے آرام بھی کیا ہے اب ٹھیک ہوں"

اس نے کہتے ہوئے آخر پر عقیدت سے ماں کے ہاتھ کو چوما

نائلہ نے اس کے بالوں پر لب رکھے اور دل میں اللہ سے اپنی بیٹی کی بہتری اور بھلائی کی دعا کی

"چلو اب فریش ہو کر نیچے آجاؤ سب کے ساتھ کھانا

کھاؤ"

نائلہ اسے اپنے ساتھ لگاتے کہا پھر پیار کرتے ہوئے کمرے سے نکل گئی

وہ ایک بار پھر سے اس سب کے بارے میں سوچنے لگی جو کہ شاید ناممکن تھا کافی دیر ویسے بیٹھے رہنے

کے بعد وہ اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔

★★★★★★★★★★★★★★★★

عمر حال میں داخل ہوا تو دیکھا وہ سامنے تھری سیٹر صوفے پر بیٹھا تھا اس نے آج صبح ہی عمر کو کال

کر کے اپنے فلیٹ پر بلایا تھا یہ وہ جگہ تھی جہاں پر اس کو آکر سکون ملتا تھا یہاں وہ الیکس نہیں ہوتا

تھا یہاں پر وہ آکر خد کو ایک انسان ہی محسوس کرتا تھا جسے سب محسوس ہوتا تھا وہ عمر کو ملنے کے موٹلی یہیں پر بلاتا تھا تاکہ کسی کو شک نہ ہو  
الیکس ہاؤس میں عمر کو زیادہ بلاتا نہیں تھا کسی کو شک نہ ہو جائے یہ فلیٹ سیف جگہ تھی وہ عمر کے گھر بھی نہیں جاتا تھا اس کے دشمن اس پر نظر رکھے تھے اس فلیٹ کا کسی کو نہیں پتہ تھا۔۔۔۔۔  
"اسلام علیکم بھائی"

سب خیر آپ نے اچانک یہاں بلا لیا آپ ٹھیک ہیں اور آپ نے کہا تھا کہ وردا کو دیکھنے آئیں گے  
آئے نہیں اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا  
"بیٹھو"

اس نے سامنے پڑے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا  
"تمہیں ایک کام کرنا ہے اور جتنا جلدی ہو سکے اس کی جڑ تک پہنچنا ہے ان سب لوگوں کو سامنے لانا  
ہے جو اس ہوس پرستی کے گندے کھیل میں ملوث ہیں۔۔۔۔۔!! ان کی وجہ سے نجانے روز کتنی  
لڑکیاں بے آبرو ہوتی ہیں، کتنی مصوم بچیاں اپنا بچپن حتیٰ کہ زندگی کھو دیتی ہیں.....!"

مجھے ان سب کا حساب چاہیے".....!!  
اس کے چہرے کے سخت تاثرات دیکھ کر عمر سمجھ گیا تھا کہ اس نے اسے اچانک یہاں کیوں بلایا ہے  
الیکس اپنے نام کی طرح سب کا مددگار تھا  
"وہ ایسا ڈان تھا جو برائی کو مٹانے کے برا بنا تھا۔۔۔۔۔!"



جس نے گندگی صاف کرنے کے لیے اپنے ہاتھ گندے کیے تھے۔۔۔!!

یہ روز روز چھوٹے موٹے ڈان نامی کیڑوں سے اس کا واسطہ پڑتا رہتا تھا اور اسے یہ بات پسند تھی جب لوگ اس کے سامنے آتے تھے جن کے اندر اس کا ڈر نہیں ہوتا تھا۔۔۔

"اسے منافقت سے سخت ترین نفرت تھی۔۔۔ وہ اپنے دشمن بھی سچے اور ایماندار چنتا تھا جو اپنی موت تک اس کے خلاف ڈے رہتے تھے"

"جی بھائی جتنا جلدی ہو سکے گا میں یہ کام کر دوں گا آپ فکرنا کریں اللہ پر بھروسہ رکھیں اب کسی کی عزت پامال نہیں ہوگی".....

عمر نے اس کا غصہ کم کرنے کی کوشش، پھر اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ پانی لے کر آیا جو اس نے ٹیبل پر رکھ دیا الیکس نے بغیر اس کے بولے پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگا لیا۔۔۔

عمر جانتا تھا اس کا غصہ کیسے کم کیا جاسکتا ہے وہ غصے میں پانی پی کر خود کو پرسکون کرتا تھا اور عمر نے وہ ہی کیا تھا۔۔۔

"ہمممم۔۔۔۔ اس لڑکی کا دھیان رکھو".....!!

وہ کچھ دیر بعد بولا

"جی بھائی وہ اب اپنے فلیٹ میں ہے"

"ہمممم ٹھیک ہے"

کہہ کر اس نے سر صوفے پر پیچھے گرا لیا آنکھیں موند لی

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

کھانے کے بعد جب سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے کافی دیر اپنے کمرے میں آکر ایک بار پھر سے سوچ کر وہ سعید صاحب کے کمرے میں گئی۔۔۔۔۔۔

اس کے نوک کرنے پر سعید صاحب کی اجازت لے کر وہ داخل ہوئی۔۔۔۔۔

"اسلام علیکم ڈیڈا۔۔۔ میں نے آپ کو ڈسٹرب تو نہیں کیا نا"--؟

"نہیں بیٹا آپ نے بالکل ڈسٹرب نہیں کیا.... آپ اس وقت کوئی کام تھا آپ کو ".....

سعید صاحب نے نرم لہجے میں پوچھا

"ج۔۔۔ جی ڈیڈا و۔ وہ ہمیں آآ۔۔۔ آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔۔۔"

آپ کی ہ۔۔۔ ہیپ چاپ ہے ".....

اس نے حلق تر کرتے ہوئے رک رک کر کہا

"جی بیٹا آپ بے جھجک بولیں کیا بات ہے "

"ڈیڈا ہمیں یقین سے بات کرنی ہے "

اس نے جلدی سے ایک سانس میں بولا اور چہرہ جھکا لیا

کیا وہ اس کو سب سچ بتا دیں گے۔۔۔؟ اس کے جانے کی وجہ وہ کیوں واپس نہیں آ رہا یا وہ کیوں اس بات نہیں کرتا۔۔۔۔؟

اس نے ایک بار پھر سے ان کو پکارا سر اٹھا کر دیکھا تو دوسری طرف رخ موڑے کھڑے تھے۔۔ اس وقت صبح نور کو لگا اس نے غلط بات کہہ دی لیکن دوسرے کی لمحے دل بول اٹھا نہیں۔۔۔ سہی کیا ہے اس سے اپنے سوالوں کے جواب مانگو وہ کیوں کر رہ ہے یہ سب۔۔۔۔ اس سزا کی مستحق صرف صبح نور ہی کیوں۔۔۔؟

دس سال،، دس سال میں کیا ایک دفعہ بھی اس نے اس کو یاد کیا کبھی کہا صبح نور میری ڈول کیسی ہے جو اس کو فیور ہو جانے کے ٹائم ساتھ خود دوائی کھاتا تھا۔۔۔ دس سالوں میں ایک بار

ابھی اس نے اس سے پوچھا صبح کیسی ہو۔۔۔۔۔ نہیں نا تو آج جب وہ اپنے سوالوں کے جواب مانگنے کے لیے آگے بڑھی ہے تو وہ غلط نہیں ہے وہ سہی ہے بلکل سہی ہے.....

"محبت بڑی بے رحم ہوتی ہے انسان سے وہ سب کچھ بھی کرواتی ہے جس کا

اس نے سوچا بھی نہیں ہوتا اس کی عزت نفس کو مٹی میں ملا دیتی ہے اس خاک بنا دیتی ہے"

!!-----

آج صبح نور بھی عزت نفس کو داؤ پر لگا کر آئی تھی۔۔۔۔۔

"آپ بیٹھیں میں کال کرتا ہوں اس کو"

کافی دیر کی خاموشی کی بعد سعید احمد بولے ان کے چہرے سے ایسا لگ رہا تھا جیسے سارا خون نچوڑ لیا ہو کسی نے لٹھے کی مانند سفید ماتھے پر ننھی ننھی پسینے کی بوندیں نمودار ہو رہی تھی جس کو انہوں نے ہتھیلی کی پشت سے صاف کیا۔۔۔۔۔ فون اٹھا کر نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔۔

★★★★★★★★

اکتوبر کی وجہ سے موسم میں خنکی بڑھ گئی تھی بلیک ٹراؤزر کے ساتھ بلیک ہی ہالف بازو والی ٹی شرٹ پہنے کارپٹ پر بیٹھا تھا، سامنے میز پر لیپ ٹاپ کھلا تھا جس پر وہ کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔۔۔۔۔ فون کی مسلسل ہوتی بیل نے اس کی توجہ کام سے ہٹائی

نمبر دیکھتے اس کے چہرے پر مسکراہٹ اور حیرانی بیک وقت در آئی۔۔۔۔۔

"اسلام علیکم۔۔۔۔۔ بابا کیسے ہیں آپ"۔۔۔۔۔؟

"والیکم السلام الحمد للہ تم کیسے ہو۔۔۔۔۔ مصروف تو نہیں تھے"۔۔۔۔۔؟

"نہیں بابا میں فری تھا گھر میں سب کیسے ہیں"۔۔۔۔۔؟



اس نے پیچھے ہوتے سر صوفے کے ساتھ ٹکا دیا ٹانگیں قینچی کی صورت لمبی کر لی  
 "سب ٹھیک ہیں۔۔۔ ایقان ایک بات کرنی ہے تم سے"  
 انہوں نے سامنے بیٹھی صبح کی طرف دیکھتے ہوئے کہا  
 وہ ان کے لہجے کی جھجک صاف نوٹ کر رہا تھا  
 "جی بابا"

"بیٹا صبح آپ سے بات کرنا چاہتی ہے"  
 کہتے ساتھ سعید احمد نے فون سپیکر پر ڈال دیا  
 کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولا

"بابا وہ کرنا چاہتی ہے تو آپ اسے منع کر دیں کہہ دیں میں بڑی ہوں، ٹائم نہیں ہوتا یا میں اس  
 سے بات نہیں کرنا چاہتا کچھ بھی بول دیں بابا۔۔۔۔۔ آپ اچھے سے جانتے ہیں صبح نور سے بات  
 کیوں نہیں کرتا وہ چھوٹی ہے نا سمجھ ہے آپ کی بات سمجھ جائے گی۔۔۔۔۔ لیکن بابا سوری میں صبح  
 نور سے بات نہیں کر سکتا"۔۔۔۔۔!!

اس کی سسکی کمرے میں گونجی جو دوسری طرف موجود شخص نے بھی صاف سن لی تھی سعید احمد اپنی  
 بیٹی جیسی بھانجی کو دیکھ ایسے ہو گئے جیسے کسی نے ان کا دل مٹھی میں بند کر دیا ہو صبح نور کا چہرہ  
 آنسوؤں سے تر تھا آواز کو دبانے کے لیے اس نے ہونٹوں پر سختی سے ہاتھ جمائے  
 "ڈیڈا آپ کسی کو نا بتانا کہ میرے کہنے پر آپ نے اپنے بیٹے ایقان عالم کو کال کی ہے"۔۔۔۔۔  
 کہتے ہوئے وہ کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔

"ایقان تم آرام کرو اللہ حافظ"

فون کو صوفے پر پھینکتے ہوئے اس نے بالوں کو دونوں مٹھیوں میں سختی سے بھینچ لیا

آ رہا تھا خد پر کیسے اس نے یہ سب بول دیا بغیر سوچے سمجھے۔۔ ایک بار بھی یہ خیال کیوں نہیں کہا

اگر بابا نے کہا ہے صبح نور بات کرنا چاہتی ہے تو وہ بابا کے پاس ہوگی

"ڈول ایم سوری ڈول۔۔۔ مجھے پلینز معاف کر دو میں تمہارا دل نہیں دکھانا چاہتا تھا تم جانتی ہو تمہیں

تکلیف میں دیکھ میں مجھ سے برداشت نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔۔ تو میں خود تمہیں کیسے تکلیف دے سکتا

وہ بڑبڑایا آنکھوں کے پوروں پر نمی جمع ہونے لگی

"وہ کہہ رہا تھا اس سے تکلیف برداشت نہیں ہوتی صبح نور کی اور اس کے الفاظ کوڑے کی مانند لگے

تھے صبح کے وجود پر ان الفاظ نے اس کو توڑ دیا تھا۔۔۔۔۔ ایقان عالم سوچ بھی نہیں سکتا تھا کتنی

تکلیف ہوئی تھی اس کو ایقان کے ان الفاظ کی وجہ سے "

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

وہ مرے مرے قدموں سے کمرے میں داخل ہوئی دروازہ بند کرتے وہیں یر دروازے کے ساتھ لگتی

بیٹھتی چلی گئی آنسو تھے جو کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ چیخنا چاہتی تھی چلانا چاہتی تھی

لیکن آواز کہیں اٹک سی گئی تھی اسے بار بار اس ستم گر کے کہے گئے الفاظ بس سنائی دے رہے تھے

جو اس نے کہے تھے اس نے ایک بار بھی بولنے سے پہلے سوچا نہیں۔۔۔۔۔ کتنی بے رحمی سے اس کی ذات کو نفی کر دیا اس نے کیسے بول دیا وہ اس سے بات نہیں۔ کرنا چاہتا۔۔۔۔۔ اس نے ایک بار بھی نا سوچا صبح نور کے دل میں یہ الفاظ تیر کی طرح چبھے ہیں وہ جو اس کو تکلیف پہنچانے والے کا برا حال کر دیتا تھا کیسے اس نے خود سے تکلیف دی، ایسی اذیت پہنچائی جس کا شاید کبھی کفارہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

"میں کیسے سمجھ جاؤں۔۔۔ آپ نے خود کہا۔ میں نا سمجھ ہوں ب۔۔۔ بچی ہوں تو کیسے سمجھ ج۔ جاؤں گی کچھ بھی

ن۔۔۔ نہیں سمجھ سکتی کچھ بھی۔۔۔۔۔ نا سمجھنا چاہتی ہوں".....

وہ آنسو کے دوران اٹکتے ہوئے لہجے میں بولی

"م۔۔۔ میں سب سمجھ گ۔ گئی ہوں۔۔۔۔۔ م۔ مجھے آج میرے سارے سوالوں کے جواب مل گئے ہیں جو میں چاہتی تھی۔۔۔ ایقان عالم کو صبح نور بھول گئی ہیں۔۔۔ وہ مجھے بھول گیا ہے،، وہ اپنی ڈول کو بھول گیا ہے،، میرا ریت کا بنایا ہوا محل زمین بوس ہو گیا ہے صبح نور کو ایقان عالم نے بے مول کر دیا۔۔۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں اس کی محبت نے بے مول کر دیا صبح نور ٹوٹ کر بکھر چکی ہے".....!

وہ روتے ہوئے خود سے بڑبڑا رہی تھی۔۔۔ دروازے کے ساتھ لگی اس نے سر پیچھے ٹکا دیا آنکھوں سے آنسو اب بھی رواں تھے۔۔۔۔۔

کبھی یاد آؤں تو پوچھنا

ذرا اپنی فرصتِ شام سے

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

اب وہ یہ تو بتا نہیں سکتے تھے کہ ان کے اپنے ہی سگے بیٹے نے ان کی جان سے عزیز بھانجی کو کیا کہا ہے،، اس کے منہ پر اس کو دھتکار دیا۔ وہ جو سب کو اس کے لوٹ آنے کی امید دیتی تھی اس نے



ہی اس سے بات تک کرنے کو انکار کر دیا۔۔۔۔۔ اب ایسی بھی کیا مجبوری کہ ایقان عالم ، صبح نور کے لیے کچھ بھی کر گزرنے کو تیار تھا اب اس سے بات بھی نہیں کی۔۔۔۔۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو سر درد کی وجہ سے چکرا رہا تھا آنکھوں کے پپوٹے بھی درد کر رہے تھے وہ مشکل سے کھڑی ہوئی نظر گھڑی پر گئی جو دوپہر کے دو بج رہی تھی۔۔ اسے ٹائم دیکھ کر کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی اسے یہ تک نہیں پتہ جب وہ دروازے کے ساتھ لگی وہیں سو گئی گالوں پر اب بھی آنسوؤں کے نشان تھے،، مطلب وہ پوری رات روتی رہی تھی

"دھتکارے جانا بہت اذیت ناک ہوتا ہے لیکن اس کی تکلیف اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب آپ کا من پسند شخص آپ کو دھتکارے۔۔۔۔۔ جس کے لیے آپ نے اپنی عزت نفس کو قربان کیا ہو وہی آپ کو بے مول کر جائے".....!!

ایک بار پھر سے اس کے ذہن میں رات والے وہ الفاظ گونجنے لگے اس لگا اس کا سر پھٹ جائے گا درد سے وہ بامشکل صوفے تک گئی ذہن میں گزرے ماہ ، سال کسی فلم کی طرح چل رہے تھے اس کا بچپن ، اس کا جانا ، صبح نور سے بات نہ کرنا ، صبح نور کا سب کو یقین دلانا وہ لوٹ کر آئے گا اپنی ڈول کے لیے صبح نور کے لیے وہ آئے گی ایقان عالم کو آنا ہو گا۔۔۔ پھر یک دم اس کے ذہن میں کل رات والی بات آئی کیسے اس نے ایک پل میں کہہ دیا نہیں کر سکتا اس سے بات۔۔۔۔۔

"ذہن بھی پکڑ پکڑ کر ان لمحوں کو لاتا ہے جو ہمیں تکلیف دیتے ہیں".....!!

بچپن کو سوچتے اس کے چہرے پر جو مسکراہٹ آئی تھی کل رات کی بات ذہن میں آتے اس کی جگہ آنسوؤں نے لے لی وہ ایک بار پھر سے زار و قطار رونے لگی۔۔۔ دل تھا جو اس بات کی نفی کر رہا تھا اور دماغ کہتا تھا خود اپنے کانوں سے سنا ہے مان جاؤ ایقان عالم کو صبح نور سے کوئی لگاؤ نہیں۔۔۔۔۔

"ایقان۔۔۔ کیوں ک۔ کیا آپ نے ایسا۔۔۔۔۔؟"

وہ روتے ہچکیاں لیتے بولی

پھر اس نے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کر دیا چکراتے سر کے ساتھ وہ واشروم کی طرف بڑھ گئی نل کھول کر پانی کے چھینٹے منہ پر مارے ٹھنڈے پانی سے آنکھوں کو کچھ سکون ملا لیکن دل کی تکلیف۔۔۔ وہ کم نہیں ہو رہی تھی آنسو ایسے نکل رہے تھے جیسے آنکھیں صدیوں سے ان کو روکے رکھی تھی۔۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا اب اسے کیا کرنا ہے بہت ہمت پیدا کرنی تھی اس کو اپنے اندر اس کا دل ٹوٹا ضرور تھا، اس کی ذات کی نفی بھی کی گئی تھی لیکن زندگی ختم تو نہیں ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ یا شاید اب اسے اپنے ٹوٹے دل اور سانسوں کے ساتھ آگے بڑھنا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر نیچے لاؤنج میں آئی تو بس بڑی ممانی ہی بیٹھی مشل کو گود میں سلا رہی تھی

"اسلام علیکم ممانی جان".....

وہ سلام کر کے ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی

"واعلیکم السلام کیسا ہے میرا بچہ بھائی صاحب بتا رہے تھے آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک ہے،، اگر زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر پاس چلتے ہیں".....!

"جو آپ کھلا دیں پیار سے وہ ہی کھالوں گی".....!

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

**Whatsapp : 03335586927**

"عجیب تھا وہ شخص پہلے اس کی ذات کی نفی کر دی پھر اس پر خود کر سزا دیتے تصویر سے معافی مانگ رہا تھا".....!

★★★★★★★★★★★★

عصر کی نماز پڑھنے کے بعد وہ اپنے کمرے سے نکل کر سعید صاحب کمرے میں جانے کے ارادے سے نکلی لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے قدم موڑ کر نانو کے کمرے کی جانب بڑھ گئی دروازے پر جا کر رکی ایک پل کو گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتی اس نے آنکھوں میں آتی نمی ہو پیچھے دھکیلتے دروازہ نوک کیا

"کیا میں آ سکتی ہوں نانو".....؟

"آ جاؤ لاڈو"....!

نانو کے جواب پر وہ کمرے میں داخل ہوئی نانو تسبیح پر کچھ پڑھ رہی تھی اس دیکھتے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔۔۔

"کہو کیا بات ہے لاڈو".....!

نانو نے تسبیح ہاتھ میں اکٹھی کرتے اس سے پوچھا وہ جو انگلیاں مروڑ رہی تھی ان کی طرف متوجہ ہوئی "نانو آپ نے مجھ سے رشتے کی بات کی تھی۔۔۔۔۔ میں نے ٹائم مانگا تھا۔۔۔۔۔ میں نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کر لیا ہے".....!!

اس نے آرام سے اپنی بات مکمل کی اور نانو کو دیکھا جو سوالیہ اور حیران نظروں سے اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"پھر کیا فیصلہ کیا".....؟



"میں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا جو آپ کو صحیح لگے وہ کریں۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں".....!!  
اتنا کہہ کر وہ کمرے سے نکل گئی

★★★★★★★★★★

رات کے کھانے کے بعد سب لوگ صبح نور کے کمرے میں موجود تھے جو کہ نسیمہ بیگم نے کھانے کے دوران بولا تھا ، کھانے کے بعد سب بڑے صبح نور کے کمرے میں آئیں گے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔ کہیں نہ کہیں سب کو اندازہ ہو گیا تھا کہ کیا بات ہے لیکن جس بات کا سب کو تجسس تھا وہ تھا صبح نور کا فیصلہ۔۔۔ اس نے کیا فیصلہ کیا ہو گا انکار کیا ہو گا یا ہاں کر دی۔۔۔ اگر ہاں کر دی تو کیسے وہ ایقان عالم کی مرضی کے بغیر اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ نہیں کر سکتی تھی

جی اماں جان آپ نے ہم سب کو یہاں کس بات کے لیے بلایا ہے "  
طاہرہ ممافی نے پوچھا

"ہم نے آپ سب کو ایک ضروری بات کے لیے بلایا ہے۔۔۔ نائلہ نے لاڈو رانی کے لیے رشتہ ڈھونڈا تھا اور اس کا فیصلہ ہم سب نے لاڈو رانی پر چھوڑ دیا"....  
انہوں نے ایک نظر صبح نور کو دیکھا جو سامنے کرسی پر سر جھکائے بیٹھی تھی ہاتھوں کو مسلسل مسلتی اپنے آپ کو رونے سے روکنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی  
"لاڈو رانی نے ایک فرمانبردار بیٹی کی طرح فیصلہ ہم پر چھوڑ دیا ہے ، اب اس کی ماں کا جو فیصلہ ہو گا ہمیں منظور ہو گا".....

صبح نور کے اس فیصلے سے جہاں سب کو شدید جھٹکا لگا تھا وہاں نسیم بیگم کے علاوہ دو نفوس ایسے تھے جن کو کسی قسم کا کوئی جھٹکا نہیں لگا تھا،، سعید احمد وہ جانتے تھے اس فیصلے کی وجہ اس لیے وہ چپ تھے اب بولنے کو رہ ہی کیا گی تھا۔۔۔ ان کے بیٹے نے شاید اس قابل بھی نہیں چھوڑا تھا کہ صبح نور کو دلاسہ دیتے جبکہ نائلہ وہ تو خوشی سے نہال ہو رہی تھی صبح نے اس کا مان رکھ لیا ہاں بول کر اور اب وہ جلد سے جلد اپنے اس فریضے سے آزاد ہو جائی گی ویسے بھی بیٹی کے لیے گھر بیٹھے بٹھائے اتنا اچھا رشتہ ملنا خوش قسمتی ہوتی ہے۔۔۔۔

"صبح تم نے میرا مان رکھ لیا میرا دل جیت لیا میری بیٹی اللہ پاک تمہارے نصیب اچھے کرے خوش رہو ہمیشہ".....

نائلہ نے آگے بڑھ کر اس گلے لگاتے سر چوم کر کہا  
وہ نم آنکھوں سے ماں کو دیکھتی مسکرا دی

"گھر کے لاڈلوں کو زندگی میں سب سے زیادہ دکھ ملتے ہیں"

صبح نور کو زندگی نے ایسے موڑ پر لا کر چھوڑا تھا جہاں وہ نا محبت کو چن سکتی تھی نا چھوڑ سکتی تھی بس اپنی بے بسی پر آنسو بہا سکتی تھی  
سب لوگوں نے صبح نور کے لیے نیک دعائیں کی اور چلے گئے کل لڑکے والوں کو کال کر کے اپنے فیصلے سے آگاہ کرنے کا سوچا۔۔۔

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

صبح نور کی ایک ہفتے بعد منگنی رکھی گئی تھی سب تیاریوں میں مصروف تھے منگنی کا انتظام گھر میں ہے کیا جانا تھا، آج وہ لوگ شاپنگ کے لیے گئے تھے صبح کے لاکھ منع کرنے پر بھی زائشہ اور

فاریہ اس کو لے کر گئی تھی کہ تمہاری منگنی کا جوڑا تم نے پہننا ہے اس لیے ساتھ چلو اپنے سائز کا لے لینا اس وقت وہ سب مال میں تھیں ان کے ساتھ ابان آیا تھا ارسل کو ضروری میٹنگ کی وجہ سے آفس جان پڑا

"بھائی بھائی رکو اس شاپ میں چلتے ہیں"

فاریہ نے ابان کو آواز لگائی جو ان سے کافی آگے نکل چکا تھا وہ لوگ دو گھنٹے سے مال میں گھوم رہے تھے لیکن صبح کو کچھ پسند ہی نہیں آرہا تھا

"دل جب اندر سے اداس ہو جائے نا تو باہر کی چمک دمک مانند ہو جاتی ہے کچھ اچھا نہیں لگتا !!....."

"اچھا چلو"

ابان نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا

"یہ دیکھو فاری یہ صبح پر کیسا لگے گا"۔۔۔؟

زائشہ نے ایک سوٹ پنک کلر کی فرائڈ اس کے سامنے کی جو نگینوں سے آراستہ بہت ہی خوبصورت تھی

"واؤ یار بہت پیاری ہے اس میں تو وہ سچی ڈول لگے گی"

فاریہ نے فرائڈ کو تھماتے ہوئے کہا

"صبح جاؤ اسے ٹرائی کرو"

فاریہ نے اس کو فراک تھماتے ٹرائل روم کی طرف بھیجا فراک پہنے کر وہ سچ میں ڈول لگ رہی تھی لانگ فراک جس میں اس کے پاؤں بھی چھپ گئے تھے اس میں وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی "ماشاء اللہ یار بس یہ فائنل کرتے ہیں پھر ٹھیک ہے ویسے بھی پنک سوٹ کرتا ہے تم پر"۔۔۔۔۔! کیوں بھائی آپ بھی بتاؤ

فاریہ نے اس کا مکمل جائزہ لیتے ہوئے کہا صبح کی سماعت سے ایک جملہ ٹکرایا "میں اس لیے بولتا ہوں پنک پہنا کرو کیوں کہ اس میں میری ڈول زیادہ کیوٹ لگتی ہے لائک باربی ڈول"

اس کی نیلی آنکھیں پل میں دھندلا گئی اپنے آنسو اندر اتارتے اس نے سامنے لگے شیشے میں خود کو دیکھا تو ایک تلخ مسکراہٹ لبوں پر آئی

"اب اس کو پیک کرواتے ہیں ساتھ میچنگ جیولری اور جوتالے کر چلتے"۔۔۔۔۔!!

زائشہ نے ابان کو دیکھ کر کہا جس نے مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا "آ۔۔۔ ہا ایسے کیسے جی مجھے بھوک لگی ہے فوڈ کورٹ چلیں نہیں تو گھر جا کر ماما کو بتاؤں گی آپ کی بہو نے کچھ کھانے نہیں دیا"۔۔۔۔۔

فاریہ نے دھمکی لگائی جس پر ابان نے بامشکل قہقہہ روکا ایک طرف بہن تو دوسری طرف اس کی محبت اس کی بیوی تھی جس کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا "اوکے چلو کچھ کھاتے ہیں"



ابان نے زائشہ کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھتے کہا تو فاریہ نے فوراً سے صبح نور کے ہاتھ پکڑ کر اس کے سامنے کر کے منہ چڑانے لگی وہ سب ہنسی خوشی اپنی زندگی میں رواں دواں آگے بڑھ رہے تھے۔۔۔۔۔ یہ سوچے بغیر جو ہونے والا ہے کیا وہ اتنا اچھا ہو گا جتنا انہوں نے سوچ رکھا ہے یا سب کچھ بدل جائے گے۔۔۔۔۔

★★★★★★

"عمر آرام سے بیٹھ جاؤ تم میری عیادت کے لیے آئے ہو یا مجھے تنگ کرنے".....  
عمر جو وردا کی عیادت کے لیے آیا تھا اس کے فلیٹ اب اس کو تنگ کر رہا تھا مسلسل دو گھنٹے سے کبھی نوڈلز، میکرونی تو کبھی کافی کی فرمائش کر رہا تھا  
وردانے غصے اور لاچاری کے ملے جلے تاثر سے کہا  
"وردو دیکھ میں آیا اسی لیے تھا کہ تیرا خیال رکھوں لیکن کیا ہے نا بھائی نے مجھے ایک کام دیا ہے دو دن پہلے اسی چکر میں کچھ کھایا نہیں اس لیے بولا ہے"....  
"وردانا م ہے میرا و۔ر۔د۔ا"۔۔۔۔۔  
وردانے توڑ کر بتایا تو عمر کا قہقہہ گونجا  
"عمر کسی دن ضائع ہو جاؤ گے میرے ہاتھوں".....

اس نے دانت پیستے کہا  
"کیسے کرو گی".....؟؟  
عمر نے آنکھیں پٹیٹاتے کہا  
"اسلام علیکم باس"

وردانے دروازے کی طرف دیکھتے کہا تو عمر ایک دم اچھل پڑا اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ پیچھے مڑ کر دیکھے لیکن جب اس نے وردا کو دیکھا تو اس کی طرف کشن پکڑ کر لپکا جو اسے دیکھ کر منہ پر ہاتھ رکھے ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"رکو بتاتا ہوں تمہیں"۔۔۔۔۔

اس نے کشن پھینکا وہ بھاگ کر دوازے کی طرف آکر بیچ گئی جبکہ عمر اندر داخل ہونے والے سے ٹکرا گیا

"ابے اندھا ہے کیا اور اتنی لیٹ ڈیلیوری"۔۔۔۔۔

عمر نے سر مسلتے کہا جو مقابل سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن سامنے والے کو دیکھتے عمر کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔۔۔۔

مقابل کے چہرے کے سرد تاثرات اور سرد آنکھیں دیکھ کر اس کے گلے میں گٹی ابھر کر معدوم ہو گئی

"بھ۔۔۔۔۔ بھ۔۔۔۔۔ بھائی۔۔۔۔۔ وہ م۔۔۔۔۔ میں سو۔۔۔۔۔ سو۔۔۔۔۔ سو۔۔۔۔۔ سو۔۔۔۔۔"

"سوری نہیں بولنا"۔۔۔۔۔

مقابل کی گرجدار آواز پر وہ اچھل کر پیچھے ہوا،، وردا صوفے پر بیٹھی عمر کی حالت سے لطف اندوز ہو رہی تھی

"میں سوری نہیں بولنے والا تھا وہ میں سو رہا تھا اس نے مجھے جگا دیا"۔۔۔۔۔

اس نے وردا کی طرف دیکھتے کہا جو اس کی گوہر افشائی پر ہونکوں کی طرح اس کو دیکھ رہی تھی

"نو۔۔ نو باس یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔ یہ میری عیادت کے لیے آئے تھے اور مجھے تنگ کر رہے تھے..."

وردانے جلدی سے اپنی صفائی پیش کی

"تم اس کے فلیٹ پر سونے آئے تھے کیوں؟؟"

الیکس نے ایک آئی برو اچکا کر پوچھا

"سوری بھائی میں وہ۔۔۔ بس"

عمر نے ممناتے ہوئے کہا کوئی بہانہ نا بنا تو چپ ہو گیا۔۔

"تم ٹھیک لگ رہی ہو کل سے اس کے ساتھ کام کرو ایک نیا کیس دیا ہے مجھے جلد ہی کمپلیٹ کام ملنا چاہیے..."

اس نے ایک نظر وردا کو دیکھتے کہا جو اس ک غصے سے سرخ چہرہ دیکھ سانس روک گئی تھی۔۔

"ی۔۔ یس باس..."

ان دونوں کو ایک سرد نظر دیکھتا وہ نکل گیا عمر آرام سے بیٹھ کر لیپ ٹاپ سے کچھ وردا کو دیکھا رہا تھا اور ساتھ ساتھ بتا رہا تھا۔۔۔

★★★★★★★★

وقت کو جیسے پر لگ گئے تھے دن جلد سے گزر گئے تھے ہمایوں ہاؤس میں آج تیاریاں عروج پر تھی لان کو سفید اور پنک پھولوں سے سجایا گیا تھا درمیان میں سیٹج سیٹ کیا گیا ہر طرف پھولوں کی لڑیاں لٹک رہی تھی۔۔

سب بہت خوش تھے نائلہ کی تو خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہا تھا آج بیٹی کی منگنی ہو رہی تھی وہ تو خوشی سے نہال تھی۔۔۔

"اماں جان ایک بار اس سے بات کر لیں"۔۔۔۔

طاہرہ بیگم جو اس وقت نسیمہ بیگم کے کمرے میں موجود تھیں ان سے پوچھا

"میں مانتی ہوں تمہارا اس کے لیے فکر مند ہونا اور صبح نور کو لے کر اس کا پیار بھی لیکن کیا

گارنٹی ہے وہ اب آئے گا وہ جو اتنے سالوں میں نہیں آیا اب آجائے گا"۔۔۔۔!

نسیمہ بیگم کی اس بات پر وہ چپ کر کے چلی گئی جب کے اندر داخل ہوتے سعید احمد نے سب ان لیا تھا صحیح تو کہہ رہی تھی نسیمہ بیگم کیا گارنٹی تھی وہ آئے گا۔۔

★★★★★★

لڑکے والوں کے آنے کے بعد صبح نور کو فاریہ اور زائشہ کمرے سے لانے گئی تھی صبح نے پارلر جانے سے انکار کر دیا تھا اس وجہ سے نائلہ نے پارلر والی کو گھر ہی بلا لیا تھا اب وہ آئینے کے سامنے بیٹھی غیر مری نقطے کو دیکھ رہی تھی جب وہ دونوں اندر داخل ہوئی

"ماشاء اللہ"۔۔

دونوں کے منہ سے بیک وقت ایک ہی جملہ ادا ہوا اس کو دیکھ کر جو کہ بے حد پیاری لگ رہی تھی لانگ فرائک کے ساتھ ہلکی میچنگ جیولری اور ہاتھوں میں پہنے پھولوں کے گجرے بالوں کو اسٹائل کیا ہوا تھا اور نفاست سے کیے گئے میک اپ میں وہ حد درجہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو لاڈو رانی"۔۔۔

فاریہ نے اس کو کندھوں سے پکڑ کر کہتے گلے لگا لیا



"ہاں ایسے تو نہیں ایقان ڈول بولتا تھا اس کو "

زائشہ نے جلدی سے کہا لیکن اپنے الفاظ کا جب احساس ہوا اس کے پاس آتے باہر چلنے کا کہا  
لان میں اس کو عبید کے ساتھ بیٹھایا گیا

عبید کی فیملی کی طرف سے تحسین ملک ، ملک اخلاق اور ان کے چند قریبی رشتے دار تھے  
نائلہ نے ڈاکٹر عمارا کو بھی مدعو کیا تھا وہ اس کی بہترین دوست تھی جس سے وہ ہر بات شیئر کرتی  
تھی اور وہ ہمیشہ اس کا خیال کرتی تھی۔۔۔۔۔

منگنی کی رسم ادا کی گئی تو تحسین ملک بولی جیسے کہ آپ لوگوں کو پتہ ہے ہم شادی جلدی کرنا چاہتے  
ہیں اس لیے میں چاہتی ہوں آج ہی تاریخ رکھ لی جائے۔۔۔۔۔

ان کی بات سن کر سب کر جھٹکا لگا

"اتنی بھی کیا جلدی ہے بیٹا ابھی منگنی کی اور ساتھ ہی شادی کی تاریخ مقرر کر دیں..."  
نانو نے کہا

"ماں جی میں جانتی ہوں آپ کو اپنی بیٹی کی فکر ہوگی لیکن یقین مانے یہ ہمارے گھر میں بھی بیٹی کی  
طرح ہی رہے گی کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوگی".....  
تحسین ملک نے مسکرا کر بات کی

نانو کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن نائلہ کی رضا مندی کے آگے وہ چپ ہو گئیں ، سب کی رضا مندی سے  
نومبر کی 18 تاریخ مقرر ہوئی نانو کے کہنے پر فاریہ اس کو کمرے میں لے آئی اس نے آرام کرنے کا

کہہ کر فاریہ کو بھیج دیا روم کو لاک کرتی وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گئی کتنی دیر سے ضبط کیے آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر آگئے وہ منہ تکیے میں دیے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

اس کو ایقان عالم کی کمی شدید محسوس ہو رہی تھی بھلے ہی وہ اس کی قسمت میں نا تھا لیکن وہ اپنی زندگی کے اتنے بڑے دن پر اس کے ساتھ نا تھا یہ اس کی نئی زندگی کا فیصلہ تھا اور وہ نہیں تھا

۔۔۔

اس نے تو وعدہ کیا تھا وہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گیا پھر کیوں نہیں تھا وہ آج۔۔؟ کیوں ایقان عالم چلا گیا اس کو چھوڑ کر؟۔۔۔ کیوں اپنے وعدے توڑے اس نے۔۔۔؟؟

وہ آج کمرے میں رو رہی ہے

جو کل محبت کا ناز لے کر

تمام سکھیوں سے کہہ رہی تھی

تمہارے خدشے فضول ہیں سب

تمہیں پتہ ہی نہیں ہے اس کا

میں مسکراؤ وہ مسکرائے

میں روٹھ جاؤں وہ زہر کھائے

میں چپچھاؤں وہ چپچھائے

میں روپڑوں جو وہ پڑے گا

ہے اس کی ہمت مجھے بھلائے

میں ساتھ چھوڑوں وہ مرنا جائے  
تمہیں پتہ ہی نہیں ہے اس کا  
میں اس کے سب سے قریب تر ہوں  
وہ میرے بارے میں سوچتا ہے  
میں اس کی آنکھوں کا نور ہوں اب  
وہ دن میں مجھ سے ہے بات کرتا  
وہ رات سپنوں میں دیکھتا ہے  
میں سب زیادہ قریب ہوں اس کے  
میں اس کو اندر سے جانتی ہوں  
وہ جب یہ کہہ دے کہ "میں تمہارا"  
میں آنکھ بند کر کے مانتی ہوں  
وہ آج کمرے میں رو رہی ہے  
نا کوئی اس کو منانے والا  
نا زہر ہے کوئی کھانے والا  
نا وہ محبت کا مان باقی  
نا اس کا وہم و گمان باقی  
تمام وعدوں تمام قسموں کو

ایک پل میں ہے توڑ ڈالا  
جو اس کی خاطر تھا جان دیتا  
اسی نے ہے اس کو چھوڑ ڈالا  
وہ آج کمرے میں رو رہی ہے  
جو کل محبت کا ناز لے کر  
تمام سکھیوں سے کہتی تھی  
تمہیں پتہ ہی نہیں ہے اس کا  
میں اس کو اندر سے جانتی ہوں

★★★★★

"مما آپ کو یقین ہے نا ان کو شک نہیں ہو گا"....

اس نے اپنی ماں کو دیکھتے کہا  
"فکر ہی نا کرو کسی کوئی شک نہیں ہو گا اور تحسین ملک نے کوئی کچی گولیاں نہیں کھیلی ہیں".....

انہوں نے تمسخر مسکراہٹ سجا کر کہا

"اوکے لیکن وہ اس کی ڈاکٹر دوست"....

اس نے پریشانی سے ماں کی طرف دیکھتے کہا

"اس کی فکر نہیں کرو وہ تب بتائے گی نا جب اس کو خود کچھ معلوم ہوا"....

انہوں نے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ سجا کر کہا

"میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں"۔۔



کہہ کر عبید اپنے کمرے میں چلا گیا اس کو جاتے دیکھ تحسین ملک نے کندھے اچکاتے سر نفی میں ہلایا جیسے جانتی تھی اندر کیا ہونے والا ہے۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا صوفے پر بیٹھے وجود کو دیکھ اس کی آنکھوں میں صاف ناگواری دیکھائی دے رہی تھی اس نے دروازہ زور سے بند کیا جس پر اس نے سرخ آنکھوں سے عبید کی طرف دیکھا وہ جلدی سے اٹھ کر اس کے پاس آئی

"عبید۔۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ"۔۔۔۔۔

وہ اس کو جھنجھوڑتے ہوئے بولی عبید نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھتے اپنے بازو کو جھٹکے سے اس کی گرفت سے الگ کیا

"میں ایسا کر چکا ہوں عبورش"۔۔۔۔۔

اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے پر سکون لہجے میں کہا

"عبید میں آپ سے محبت کرتی ہوں"۔۔۔۔۔

اس نے سسکتے ہوئے ہوئے کہا

"میں کیا کروں"

وہ لڑکی اسے دیکھے جا رہی تھی کیسے اس نے آسانی سے کہہ دیا تھا میں کیا کروں۔۔۔

"کیا اتنا آسان ہوتا ہے محبت سے انکار کرنا یا اپنی محبت کی تذلیل ہوتے دیکھنا"۔۔۔

"مم۔۔ میں آپ کی ب۔۔ بیوی ہوں کیسے آپ میرے۔۔۔ ساتھ ایسا کر سکتے ہیں ہم دونوں محبت

کرتے تھے۔۔۔۔۔ تو آپ کیسے دوسری شادی کر سکتے ہیں"۔۔۔۔۔!

وہ ہنچکیاں لیتے رک رک کر بولی  
 "ابھی کیا کہا تم نے کرتا تھا اور "تھا" کا مطلب تم اچھے سے جانتی ہو اور مجھے اسلام اجازت دیتا ہے  
 دوسری شادی کی تم کیسے روک سکتی ہو"  
 وہ غصے میں اسے دھکا دیتے کمرے سے باہر نکل گیا پیچھے وہ اپنی محبت کے اجڑنے کا ماتم منا رہی تھی  
 کیسے وہ ایک پل میں محبت سے دستبردار ہو گیا جس شخص کی محبت کی خاطر اس نے اپنے ماں باپ کا  
 گھر تک چھوڑ دیا کیسے وہ اس کو بے مول کر گیا تھا۔۔۔۔۔ اور دلیل بھی اسلام کی  
 "یہ مرد ذات بھی بڑی عجیب ہوتی ہے ان کو اسلام بھی اپنے مفاد کے وقت کے وقت یاد آتا ہے  
 اسلام چار شادیوں کی اجازت دیتا ہے تو اس کی شرائط بھی ہیں لیکن ان کو یہ تب یاد آتا ہے جب  
 ان کے پاس اور کوئی بہانہ نہیں ہوتا"

★★★★★★

جاری ہے۔۔۔۔۔

...

Message clipped] View entire message]

Readers Choice

(PM (5 hours ago 4:20

to me

<https://ezreaderschoice.com/mohabbat-ho-gei-hai-by-mahra-shah-/complete-novel-download-pdf>

<https://ezreaderschoice.com/sakoon-e-qalab-by-noreen-zafar-/complete-novel-download-pdf>

On Mon, Dec 4, 2023 at 11:53 AM Readers Choice

:<mobimalik83@gmail.com> wrote

Sakoon e qalb epi 12 to 15

نائلہ نسیمہ کے پاس سے اٹھ کر صبح کے کمرے میں گئی پورے کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا ساری لائٹس بند تھیں۔ وہ حیران ہوئی لائٹس آف دیکھ کر جبکہ صبح نور ہمیشہ لائٹ آن کر کے سوتی تھی اسے ڈر لگتا تھا اور الجھن ہوتی تھی لائٹس کے آف ہونے سے، انھوں نے ہاتھ بڑھا کر لائٹس آن کی تو دیکھا صبح نور سو رہی تھی بیڈ پر اس کے پاس آکر بیٹھ گئی اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی کسی احساس کے تحت صبح کی آنکھ کھلی ماں کو پاس دیکھا تو مسکراہٹ لبوں پر رنگ گئی

"مما آپ کب آئی"-----

ماں کی گود میں سر رکھتے اس نے پوچھا

"کچھ دیر پہلے"

نائلہ نے اس کے بال سنوارتے کہا

"کیا ہوا تمہیں نانو بتا رہی تھی طبیعت ٹھیک نہیں دوائی لی تم نے"---؟

"مما آپ تو جانتی ہیں نانو ذرا سی بات پر پریشان ہو جاتی ہیں۔۔ میں بالکل ٹھیک ہو اور بڑی ممائی نے

میڈیسن کھلا دی تھی میں نے آرام بھی کیا ہے اب ٹھیک ہوں"

اس نے کہتے ہوئے آخر پر عقیدت سے ماں کے ہاتھ کو چوما

نائلہ نے اس کے بالوں پر لب رکھے اور دل میں اللہ سے اپنی بیٹی کی بہتری اور بھلائی کی دعا کی

"چلو اب فریش ہو کر نیچے آجاؤ سب کے ساتھ کھانا

کھاؤ"

نائلہ اسے اپنے ساتھ لگاتے کہا پھر پیار کرتے ہوئے کمرے سے نکل گئی

وہ ایک بار پھر سے اس سب کے بارے میں سوچنے لگی جو کہ شاید ناممکن تھا کافی دیر ویسے بیٹھے رہنے

کے بعد وہ اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی-----

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

عمر حال میں داخل ہوا تو دیکھا وہ سامنے تھری سیٹر صوفے پر بیٹھا تھا اس نے آج صبح ہی عمر کو کال

کر کے اپنے فلیٹ پر بلایا تھا یہ وہ جگہ تھی جہاں پر اس کو آکر سکون ملتا تھا یہاں وہ الیکس نہیں ہوتا



تھا یہاں پر وہ آکر خد کو ایک انسان ہی محسوس کرتا تھا جسے سب محسوس ہوتا تھا وہ عمر کو ملنے کے موٹلی یہیں پر بلاتا تھا تاکہ کسی کو شک نہ ہو

الیکس ہاؤس میں عمر کو زیادہ بلاتا نہیں تھا کسی کو شک نہ ہو جائے یہ فلیٹ سیف جگہ تھی وہ عمر کے گھر بھی نہیں جاتا تھا اس کے دشمن اس پر نظر رکھے تھے اس فلیٹ کا کسی کو نہیں پتہ تھا۔۔۔۔۔

"اسلام علیکم بھائی"

سب خیر آپ نے اچانک یہاں بلا لیا آپ ٹھیک ہیں اور آپ نے کہا تھا کہ وردا کو دیکھنے آئیں گے آئے نہیں اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا

"بیٹھو"

اس نے سامنے پڑے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"تمہیں ایک کام کرنا ہے اور جتنا جلدی ہو سکے اس کی جڑ تک پہنچنا ہے ان سب لوگوں کو سامنے لانا ہے جو اس ہوس پرستی کے گندے کھیل میں ملوث ہیں۔۔۔۔۔!! ان کی وجہ سے نجانے روز کتنی لڑکیاں بے آبرو ہوتی ہیں، کتنی مصوم بچیاں اپنا بچپن حتیٰ کہ زندگی کھو دیتی ہیں.....!"

مجھے ان سب کا حساب چاہیے".....!!

اس کے چہرے کے سخت تاثرات دیکھ کر عمر سمجھ گیا تھا کہ اس نے اسے اچانک یہاں کیوں بلایا ہے

الیکس اپنے نام کی طرح سب کا مددگار تھا

"وہ ایسا ڈان تھا جو برائی کو مٹانے کے برا بنا تھا۔۔۔۔۔!"

جس نے گندگی صاف کرنے کے لیے اپنے ہاتھ گندے کیے تھے۔۔۔!!

یہ روز روز چھوٹے موٹے ڈان نامی کیڑوں سے اس کا واسطہ پڑتا رہتا تھا اور اسے یہ بات پسند تھی جب لوگ اس کے سامنے آتے تھے جن کے اندر اس کا ڈر نہیں ہوتا تھا۔۔۔

"اسے منافقت سے سخت ترین نفرت تھی۔۔۔ وہ اپنے دشمن بھی سچے اور ایماندار چنتا تھا جو اپنی موت تک اس کے خلاف ڈے رہتے تھے"

"جی بھائی جتنا جلدی ہو سکے گا میں یہ کام کر دوں گا آپ فکرنا کریں اللہ پر بھروسہ رکھیں اب کسی کی عزت پامال نہیں ہوگی".....

عمر نے اس کا غصہ کم کرنے کی کوشش، پھر اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ پانی لے کر آیا جو اس نے ٹیبل پر رکھ دیا الیکس نے بغیر اس کے بولے پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگا لیا۔۔۔

عمر جانتا تھا اس کا غصہ کیسے کم کیا جاسکتا ہے وہ غصے میں پانی پی کر خود کو پرسکون کرتا تھا اور عمر نے وہ ہی کیا تھا۔۔۔

"ہمممم۔۔۔۔ اس لڑکی کا دھیان رکھو".....!!

وہ کچھ دیر بعد بولا

"جی بھائی وہ اب اپنے فلیٹ میں ہے"

"ہمممم ٹھیک ہے"

کہہ کر اس نے سر صوفے پر پیچھے گرا لیا آنکھیں موند لی

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

کھانے کے بعد جب سب لوگ اپنے پنۓ کمروں میں چلے گئے کافی دیر اپنے کمرے میں آکر  
ایک بار پھر سے سوچ کر وہ سعید صاحب کے کمرے میں گئی۔۔۔۔۔۔۔۔  
اس کے نوک کرنے پر سعید صاحب کی اجازت لے کر وہ داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔  
"اسلام علیکم ڈیڈا۔۔۔۔۔۔ میں نے آپ کو ڈسٹرب تو نہیں کیا نا"۔۔؟

"ج۔۔۔ جی ڈیڈا۔ وہ ہمیں آ۔۔۔ آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔۔۔۔  
آپ کی ہ۔۔۔ ہیلپ چاہیے".....

"جی بیٹا آپ بے جھجک بولیں کیا بات ہے"

"وڈا ہمیں ایتقان سے بات کرنی ہے"

اس نے جلدی سے ایک سانس میں بولا اور چہرہ جھکا لیا

سعید صاحب کے لیے یہ الفاظ کسی سیسے کی طرح ان کی سماعت سے ٹکرائے تھے وہی ہوا جس کا ڈر تھا جس بات کا ان کو ہمیشہ خوف تھا اگر کبھی صبح نور نے خد سے کہہ دیا ایقان عالم سے بات کرنے کا تو وہ کیا کریں گے۔۔۔۔۔؟

کیا وہ اس کو سب سچ بتا دیں گے۔۔۔۔۔؟ اس کے جانے کی وجہ وہ کیوں واپس نہیں آ رہا یا وہ کیوں اس بات نہیں کرتا۔۔۔۔۔؟

ان سب سوالوں کے جواب تو شاید تھے ہی نہیں ان کو ہمیشہ یہی لگتا تھا کہ صبح کبھی اس سے بات کرنے کا نہیں کہہ گی اور جب وہ ان کے سامنے کھڑی ہو کر کہہ رہی تھی تو ان کے پاس اس آسان سے سوال کا جواب نہیں تھا۔۔۔۔۔ یا شاید یہ سوال ان کے لیے سب سے مشکل ترین سوال پوچھ لیا تھا صبح نور نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ڈیڈا"

اس نے ایک بار پھر سے ان کو پکارا سر اٹھا کر دیکھا تو دوسری طرف رخ موڑے کھڑے تھے۔۔۔ اس وقت صبح نور کو لگا اس نے غلط بات کہہ دی لیکن دوسرے کی لمحے دل بول اٹھا نہیں۔۔۔۔۔ سہی کیا ہے اس سے اپنے سوالوں کے جواب مانگو وہ کیوں کر رہے یہ سب۔۔۔۔۔ اس سزا کی مستحق صرف صبح نور ہی کیوں۔۔۔۔۔؟

دس سال،، دس سال میں کیا ایک دفعہ بھی اس نے اس کو یاد کیا کبھی کہا صبح نور میری ڈول کیسی ہے جو اس کو فیور ہو جانے کے ٹائم ساتھ خود دوائی کھاتا تھا۔۔۔۔۔ دس سالوں میں ایک بار



ابھی اس نے اس سے پوچھا صبح کیسی ہو۔۔۔۔۔ نہیں نا تو آج جب وہ اپنے سوالوں کے جواب مانگنے کے لیے آگے بڑھی ہے تو وہ غلط نہیں ہے وہ سہی ہے بلکل سہی ہے.....

"محبت بڑی بے رحم ہوتی ہے انسان سے وہ سب کچھ بھی کرواتی ہے جس کا

اس نے سوچا بھی نہیں ہوتا اس کی عزت نفس کو مٹی میں ملا دیتی ہے اس خاک بنا دیتی ہے"

!!-----

آج صبح نور بھی عزت نفس کو داؤ پر لگا کر آئی تھی۔۔۔۔۔

"آپ بیٹھیں میں کال کرتا ہوں اس کو"

کافی دیر کی خاموشی کی بعد سعید احمد بولے ان کے چہرے سے ایسا لگ رہا تھا جیسے سارا خون نچوڑ لیا ہو کسی نے لٹھے کی مانند سفید ماتھے پر ننھی ننھی پسینے کی بوندیں نمودار ہو رہی تھی جس کو انہوں نے ہتھیلی کی پشت سے صاف کیا۔۔۔۔۔ فون اٹھا کر نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔۔

★★★★★★★★

اکتوبر کی وجہ سے موسم میں خنکی بڑھ گئی تھی بلیک ٹراؤزر کے ساتھ بلیک ہی ہالف بازو والی ٹی شرٹ پہنے کارپٹ پر بیٹھا تھا، سامنے میز پر لیپ ٹاپ کھلا تھا جس پر وہ کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔۔۔۔۔ فون کی مسلسل ہوتی بیل نے اس کی توجہ کام سے ہٹائی

نمبر دیکھتے اس کے چہرے پر مسکراہٹ اور حیرانی بیک وقت در آئی۔۔۔۔۔

"اسلام علیکم۔۔۔۔۔ بابا کیسے ہیں آپ"۔۔۔۔۔؟

"والیکم السلام الحمد للہ تم کیسے ہو۔۔۔۔۔ مصروف تو نہیں تھے"۔۔۔۔۔؟

"نہیں بابا میں فری تھا گھر میں سب کیسے ہیں"۔۔۔۔۔؟

اس نے پیچھے ہوتے سر صوفے کے ساتھ ٹکا دیا ٹانگیں قینچی کی صورت لمبی کر لی  
 "سب ٹھیک ہیں۔۔۔ ایقان ایک بات کرنی ہے تم سے"  
 انہوں نے سامنے بیٹھی صبح کی طرف دیکھتے ہوئے کہا  
 وہ ان کے لہجے کی جھجک صاف نوٹ کر رہا تھا  
 "جی بابا"

"بیٹا صبح آپ سے بات کرنا چاہتی ہے"  
 کہتے ساتھ سعید احمد نے فون سپیکر پر ڈال دیا  
 کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولا

"بابا وہ کرنا چاہتی ہے تو آپ اسے منع کر دیں کہہ دیں میں بڑی ہوں، ٹائم نہیں ہوتا یا میں اس  
 سے بات نہیں کرنا چاہتا کچھ بھی بول دیں بابا۔۔۔۔۔ آپ اچھے سے جانتے ہیں صبح نور سے بات  
 کیوں نہیں کرتا وہ چھوٹی ہے نا سمجھ ہے آپ کی بات سمجھ جائے گی۔۔۔۔۔ لیکن بابا سوری میں صبح  
 نور سے بات نہیں کر سکتا"۔۔۔۔۔!!

اس کی سسکی کمرے میں گونجی جو دوسری طرف موجود شخص نے بھی صاف سن لی تھی سعید احمد اپنی  
 بیٹی جیسی بھانجی کو دیکھ ایسے ہو گئے جیسے کسی نے ان کا دل مٹھی میں بند کر دیا ہو صبح نور کا چہرہ  
 آنسوؤں سے تر تھا آواز کو دبانے کے لیے اس نے ہونٹوں پر سختی سے ہاتھ جمائے  
 "ڈیڈا آپ کسی کو نا بتانا کہ میرے کہنے پر آپ نے اپنے بیٹے ایقان عالم کو کال کی ہے".....  
 کہتے ہوئے وہ کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔

"ایقان تم آرام کرو اللہ حافظ"

فون کو صوفے پر پھینکتے ہوئے اس نے بالوں کو دونوں مٹھیوں میں سختی سے بھینچ لیا

آ رہا تھا خد پر کیسے اس نے یہ سب بول دیا بغیر سوچے سمجھے۔۔ ایک بار بھی یہ خیال کیوں نہیں کہا

اگر بابا نے کہا ہے صبح نور بات کرنا چاہتی ہے تو وہ بابا کے پاس ہوگی

"ڈول ایم سوری ڈول۔۔۔ مجھے پلینز معاف کر دو میں تمہارا دل نہیں دکھانا چاہتا تھا تم جانتی ہو تمہیں

تکلیف میں دیکھ میں مجھ سے برداشت نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔۔ تو میں خود تمہیں کیسے تکلیف دے سکتا

وہ بڑبڑایا آنکھوں کے پوروں پر نمی جمع ہونے لگی

"وہ کہہ رہا تھا اس سے تکلیف برداشت نہیں ہوتی صبح نور کی اور اس کے الفاظ کوڑے کی مانند لگے

تھے صبح کے وجود پر ان الفاظ نے اس کو توڑ دیا تھا۔۔۔۔۔ ایقان عالم سوچ بھی نہیں سکتا تھا کتنی

تکلیف ہوئی تھی اس کو ایقان کے ان الفاظ کی وجہ سے "

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

وہ مرے مرے قدموں سے کمرے میں داخل ہوئی دروازہ بند کرتے وہیں پر دروازے کے ساتھ لگتی

بیٹھتی چلی گئی آنسو تھے جو کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ چیخنا چاہتی تھی چلانا چاہتی تھی

لیکن آواز کہیں اٹک سی گئی تھی اسے بار بار اس ستم گر کے کہے گئے الفاظ بس سنائی دے رہے تھے

جو اس نے کہے تھے اس نے ایک بار بھی بولنے سے پہلے سوچا نہیں۔۔۔۔۔ کتنی بے رحمی سے اس کی ذات کو نفی کر دیا اس نے کیسے بول دیا وہ اس سے بات نہیں۔ کرنا چاہتا۔۔۔۔۔ اس نے ایک بار بھی نا سوچا صبح نور کے دل میں یہ الفاظ تیر کی طرح چبھے ہیں وہ جو اس کو تکلیف پہنچانے والے کا برا حال کر دیتا تھا کیسے اس نے خود سے تکلیف دی، ایسی اذیت پہنچائی جس کا شاید کبھی کفارہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

"میں کیسے سمجھ جاؤں۔۔۔ آپ نے خود کہا۔ میں نا سمجھ ہوں ب۔۔۔ بچی ہوں تو کیسے سمجھ ج۔ جاؤں گی کچھ بھی

ن۔۔۔ نہیں سمجھ سکتی کچھ بھی۔۔۔۔۔ نا سمجھنا چاہتی ہوں".....

وہ آنسو کے دوران اٹکتے ہوئے لہجے میں بولی

"م۔۔۔ میں سب سمجھ گ۔ گئی ہوں۔۔۔۔۔ م۔ مجھے آج میرے سارے سوالوں کے جواب مل گئے ہیں جو میں چاہتی تھی۔۔۔ ایقان عالم کو صبح نور بھول گئی ہیں۔۔۔ وہ مجھے بھول گیا ہے،، وہ اپنی ڈول کو بھول گیا ہے،، میرا ریت کا بنایا ہوا محل زمین بوس ہو گیا ہے صبح نور کو ایقان عالم نے بے مول کر دیا۔۔۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں اس کی محبت نے بے مول کر دیا صبح نور ٹوٹ کر بکھر چکی ہے".....!

وہ روتے ہوئے خود سے بڑبڑا رہی تھی۔۔۔ دروازے کے ساتھ لگی اس نے سر پیچھے ٹکا دیا آنکھوں سے آنسو اب بھی رواں تھے۔۔۔۔۔

کبھی یاد آؤں تو پوچھنا

ذرا اپنی فرصتِ شام سے



★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

اب وہ یہ تو بتا نہیں سکتے تھے کہ ان کے اپنے ہی سگے بیٹے نے ان کی جان سے عزیز بھانجی کو کیا کہا ہے،، اس کے منہ پر اس کو دھتکار دیا۔ وہ جو سب کو اس کے لوٹ آنے کی امید دیتی تھی اس نے

ہی اس سے بات تک کرنے کو انکار کر دیا۔۔۔۔۔ اب ایسی بھی کیا مجبوری کہ ایقان عالم ، صبح نور کے لیے کچھ بھی کر گزرنے کو تیار تھا اب اس سے بات بھی نہیں کی۔۔۔۔۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو سر درد کی وجہ سے چکرا رہا تھا آنکھوں کے پپوٹے بھی درد کر رہے تھے وہ مشکل سے کھڑی ہوئی نظر گھڑی پر گئی جو دوپہر کے دو بج رہی تھی۔۔ اسے ٹائم دیکھ کر کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی اسے یہ تک نہیں پتہ جب وہ دروازے کے ساتھ لگی وہیں سو گئی گالوں پر اب بھی آنسوؤں کے نشان تھے،، مطلب وہ پوری رات روتی رہی تھی

"دھتکارے جانا بہت اذیت ناک ہوتا ہے لیکن اس کی تکلیف اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب آپ کا من پسند شخص آپ کو دھتکارے۔۔۔۔۔ جس کے لیے آپ نے اپنی عزت نفس کو قربان کیا ہو وہی آپ کو بے مول کر جائے".....!!

ایک بار پھر سے اس کے ذہن میں رات والے وہ الفاظ گونجنے لگے اس لگا اس کا سر پھٹ جائے گا درد سے وہ بامشکل صوفے تک گئی ذہن میں گزرے ماہ ، سال کسی فلم کی طرح چل رہے تھے اس کا بچپن ، اس کا جانا ، صبح نور سے بات نہ کرنا ، صبح نور کا سب کو یقین دلانا وہ لوٹ کر آئے گا اپنی ڈول کے لیے صبح نور کے لیے وہ آئے گی ایقان عالم کو آنا ہو گا۔۔۔ پھر یک دم اس کے ذہن میں کل رات والی بات آئی کیسے اس نے ایک پل میں کہہ دیا نہیں کر سکتا اس سے بات۔۔۔۔۔

"ذہن بھی پکڑ پکڑ کر ان لمحوں کو لاتا ہے جو ہمیں تکلیف دیتے ہیں".....!!

بچپن کو سوچتے اس کے چہرے پر جو مسکراہٹ آئی تھی کل رات کی بات ذہن میں آتے اس کی جگہ آنسوؤں نے لے لی وہ ایک بار پھر سے زار و قطار رونے لگی۔۔۔ دل تھا جو اس بات کی نفی کر رہا تھا اور دماغ کہتا تھا خود اپنے کانوں سے سنا ہے مان جاؤ ایقان عالم کو صبح نور سے کوئی لگاؤ نہیں۔۔۔۔۔

"ایقان۔۔۔ کیوں ک۔ کیا آپ نے ایسا"۔۔۔۔۔؟

وہ روتے ہچکیاں لیتے بولی

پھر اس نے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کر دیا چکراتے سر کے ساتھ وہ واشروم کی طرف بڑھ گئی نل کھول کر پانی کے چھینٹے منہ پر مارے ٹھنڈے پانی سے آنکھوں کو کچھ سکون ملا لیکن دل کی تکلیف۔۔۔ وہ کم نہیں ہو رہی تھی آنسو ایسے نکل رہے تھے جیسے آنکھیں صدیوں سے ان کو روکے رکھی تھی۔۔۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا اب اسے کیا کرنا ہے بہت ہمت پیدا کرنی تھی اس کو اپنے اندر اس کا دل ٹوٹا ضرور تھا، اس کی ذات کی نفی بھی کی گئی تھی لیکن زندگی ختم تو نہیں ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ یا شاید اب اسے اپنے ٹوٹے دل اور سانسوں کے ساتھ آگے بڑھنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر نیچے لاؤنج میں آئی تو بس بڑی ممانی ہی بیٹھی مشل کو گود میں سلا رہی تھی

"اسلام علیکم ممانی جان"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سلام کر کے ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی

"واعلیکم السلام کیسا ہے میرا بچہ بھائی صاحب بتا رہے تھے آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک ہے،، اگر زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر پاس چلتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

"جو آپ کھلا دیں پیار سے وہ ہی کھالوں گی".....!

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

**Whatsapp : 03335586927**



"عجیب تھا وہ شخص پہلے اس کی ذات کی نفی کر دی پھر اس پر خود کر سزا دیتے تصویر سے معافی مانگ رہا تھا".....!

★★★★★★★★★★★★

عصر کی نماز پڑھنے کے بعد وہ اپنے کمرے سے نکل کر سعید صاحب کمرے میں جانے کے ارادے سے نکلی لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے قدم موڑ کر نانو کے کمرے کی جانب بڑھ گئی دروازے پر جا کر رکی ایک پل کو گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتی اس نے آنکھوں میں آتی نمی ہو پیچھے دھکیلتے دروازہ نوک کیا

"کیا میں آ سکتی ہوں نانو".....؟

"آ جاؤ لاڈو"....!

نانو کے جواب پر وہ کمرے میں داخل ہوئی نانو تسبیح پر کچھ پڑھ رہی تھی اس دیکھتے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔۔۔

"کہو کیا بات ہے لاڈو".....!

نانو نے تسبیح ہاتھ میں اکٹھی کرتے اس سے پوچھا وہ جو انگلیاں مروڑ رہی تھی ان کی طرف متوجہ ہوئی "نانو آپ نے مجھ سے رشتے کی بات کی تھی۔۔۔۔۔ میں نے ٹائم مانگا تھا۔۔۔۔۔ میں نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کر لیا ہے".....!!

اس نے آرام سے اپنی بات مکمل کی اور نانو کو دیکھا جو سوالیہ اور حیران نظروں سے اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"پھر کیا فیصلہ کیا".....؟

"میں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا جو آپ کو صحیح لگے وہ کریں۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں".....!!  
اتنا کہہ کر وہ کمرے سے نکل گئی

★★★★★★★★★★

رات کے کھانے کے بعد سب لوگ صبح نور کے کمرے میں موجود تھے جو کہ نسیمہ بیگم نے کھانے کے دوران بولا تھا ، کھانے کے بعد سب بڑے صبح نور کے کمرے میں آئیں گے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔ کہیں نہ کہیں سب کو اندازہ ہو گیا تھا کہ کیا بات ہے لیکن جس بات کا سب کو تجسس تھا وہ تھا صبح نور کا فیصلہ۔۔۔ اس نے کیا فیصلہ کیا ہو گا انکار کیا ہو گا یا ہاں کر دی۔۔۔ اگر ہاں کر دی تو کیسے وہ ایقان عالم کی مرضی کے بغیر اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ نہیں کر سکتی تھی

جی اماں جان آپ نے ہم سب کو یہاں کس بات کے لیے بلایا ہے "  
طاہرہ ممافی نے پوچھا

"ہم نے آپ سب کو ایک ضروری بات کے لیے بلایا ہے۔۔۔ نائلہ نے لاڈو رانی کے لیے رشتہ ڈھونڈا تھا اور اس کا فیصلہ ہم سب نے لاڈو رانی پر چھوڑ دیا"....

انہوں نے ایک نظر صبح نور کو دیکھا جو سامنے کرسی پر سر جھکائے بیٹھی تھی ہاتھوں کو مسلسل مسلتی اپنے آپ کو رونے سے روکنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی

"لاڈو رانی نے ایک فرمانبردار بیٹی کی طرح فیصلہ ہم پر چھوڑ دیا ہے ، اب اس کی ماں کا جو فیصلہ ہو گا ہمیں منظور ہو گا".....

صبح نور کے اس فیصلے سے جہاں سب کو شدید جھٹکا لگا تھا وہاں نسیم بیگم کے علاوہ دو نفوس ایسے تھے جن کو کسی قسم کا کوئی جھٹکا نہیں لگا تھا،، سعید احمد وہ جانتے تھے اس فیصلے کی وجہ اس لیے وہ چپ تھے اب بولنے کو رہ ہی کیا گی تھا۔۔۔ ان کے بیٹے نے شاید اس قابل بھی نہیں چھوڑا تھا کہ صبح نور کو دلاسہ دیتے جبکہ نائلہ وہ تو خوشی سے نہال ہو رہی تھی صبح نے اس کا مان رکھ لیا ہاں بول کر اور اب وہ جلد سے جلد اپنے اس فریضے سے آزاد ہو جائی گی ویسے بھی بیٹی کے لیے گھر بیٹھے بٹھائے اتنا اچھا رشتہ ملنا خوش قسمتی ہوتی ہے۔۔۔۔

"صبح تم نے میرا مان رکھ لیا میرا دل جیت لیا میری بیٹی اللہ پاک تمہارے نصیب اچھے کرے خوش رہو ہمیشہ".....

نائلہ نے آگے بڑھ کر اس گلے لگاتے سر چوم کر کہا  
وہ نم آنکھوں سے ماں کو دیکھتی مسکرا دی

"گھر کے لاڈلوں کو زندگی میں سب سے زیادہ دکھ ملتے ہیں"

صبح نور کو زندگی نے ایسے موڑ پر لا کر چھوڑا تھا جہاں وہ نا محبت کو چن سکتی تھی نا چھوڑ سکتی تھی بس اپنی بے بسی پر آنسو بہا سکتی تھی  
سب لوگوں نے صبح نور کے لیے نیک دعائیں کی اور چلے گئے کل لڑکے والوں کو کال کر کے اپنے فیصلے سے آگاہ کرنے کا سوچا۔۔۔

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

صبح نور کی ایک ہفتے بعد منگنی رکھی گئی تھی سب تیاریوں میں مصروف تھے منگنی کا انتظام گھر میں ہے کیا جانا تھا، آج وہ لوگ شاپنگ کے لیے گئے تھے صبح کے لاکھ منع کرنے پر بھی زائشہ اور

فاریہ اس کو لے کر گئی تھی کہ تمہاری منگنی کا جوڑا تم نے پہننا ہے اس لیے ساتھ چلو اپنے سائز کا لے لینا اس وقت وہ سب مال میں تھیں ان کے ساتھ ابان آیا تھا ارسل کو ضروری میٹنگ کی وجہ سے آفس جان پڑا

"بھائی بھائی رکو اس شاپ میں چلتے ہیں"

فاریہ نے ابان کو آواز لگائی جو ان سے کافی آگے نکل چکا تھا وہ لوگ دو گھنٹے سے مال میں گھوم رہے تھے لیکن صبح کو کچھ پسند ہی نہیں آرہا تھا

"دل جب اندر سے اداس ہو جائے نا تو باہر کی چمک دمک مانند ہو جاتی ہے کچھ اچھا نہیں لگتا !!....."

"اچھا چلو"

ابان نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا

"یہ دیکھو فاری یہ صبح پر کیسا لگے گا"۔۔۔؟

زائشہ نے ایک سو فٹ پنک کلر کی فراک اس کے سامنے کی جو نگینوں سے آراستہ بہت ہی خوبصورت تھی

"واؤ یار بہت پیاری ہے اس میں تو وہ سچی ڈول لگے گی"

فاریہ نے فراک کو تھماتے ہوئے کہا

"صبح جاؤ اسے ٹرائی کرو"



فاریہ نے اس کو فراک تھماتے ٹرائل روم کی طرف بھیجا فراک پہنے کر وہ سچ میں ڈول لگ رہی تھی لانگ فراک جس میں اس کے پاؤں بھی چھپ گئے تھے اس میں وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی "ماشاء اللہ یار بس یہ فائنل کرتے ہیں پھر ٹھیک ہے ویسے بھی پنک سوٹ کرتا ہے تم پر"۔۔۔۔۔! کیوں بھائی آپ بھی بتاؤ

فاریہ نے اس کا مکمل جائزہ لیتے ہوئے کہا صبح کی سماعت سے ایک جملہ ٹکرایا "میں اس لیے بولتا ہوں پنک پہنا کرو کیوں کہ اس میں میری ڈول زیادہ کیوٹ لگتی ہے لائک باربی ڈول"

اس کی نیلی آنکھیں پل میں دھندلا گئی اپنے آنسو اندر اتارتے اس نے سامنے لگے شیشے میں خود کو دیکھا تو ایک تلخ مسکراہٹ لبوں پر آئی

"اب اس کو پیک کرواتے ہیں ساتھ میچنگ جیولری اور جوتالے کر چلتے"۔۔۔۔۔!!

زائشہ نے ابان کو دیکھ کر کہا جس نے مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا "آ۔۔۔ ہا ایسے کیسے جی مجھے بھوک لگی ہے فوڈ کورٹ چلیں نہیں تو گھر جا کر ماما کو بتاؤں گی آپ کی بہو نے کچھ کھانے نہیں دیا"۔۔۔۔۔

فاریہ نے دھمکی لگائی جس پر ابان نے بامشکل قہقہہ روکا ایک طرف بہن تو دوسری طرف اس کی محبت اس کی بیوی تھی جس کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا "اوکے چلو کچھ کھاتے ہیں"

ابان نے زائشہ کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھتے کہا تو فاریہ نے فوراً سے صبح نور کے ہاتھ پکڑ کر اس کے سامنے کر کے منہ چڑانے لگی وہ سب ہنسی خوشی اپنی زندگی میں رواں دواں آگے بڑھ رہے تھے۔۔۔۔۔ یہ سوچے بغیر جو ہونے والا ہے کیا وہ اتنا اچھا ہو گا جتنا انہوں نے سوچ رکھا ہے یا سب کچھ بدل جائے گے۔۔۔۔۔

★★★★★★

"عمر آرام سے بیٹھ جاؤ تم میری عیادت کے لیے آئے ہو یا مجھے تنگ کرنے".....  
عمر جو وردا کی عیادت کے لیے آیا تھا اس کے فلیٹ اب اس کو تنگ کر رہا تھا مسلسل دو گھنٹے سے کبھی نوڈلز، میکرونی تو کبھی کافی کی فرمائش کر رہا تھا  
وردانے غصے اور لاچاری کے ملے جلے تاثر سے کہا  
"وردو دیکھ میں آیا اسی لیے تھا کہ تیرا خیال رکھوں لیکن کیا ہے نا بھائی نے مجھے ایک کام دیا ہے دو دن پہلے اسی چکر میں کچھ کھایا نہیں اس لیے بولا ہے"....  
"وردانام ہے میرا و۔ر۔د۔ا۔۔۔۔۔"  
وردانے توڑ کر بتایا تو عمر کا قہقہہ گونجا  
"عمر کسی دن ضائع ہو جاؤ گے میرے ہاتھوں".....

اس نے دانت پیتے کہا  
"کیسے کرو گی".....؟؟  
عمر نے آنکھیں پٹیٹاتے کہا  
"اسلام علیکم باس"

وردانے دروازے کی طرف دیکھتے کہا تو عمر ایک دم اچھل پڑا اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ پیچھے مڑ کر دیکھے لیکن جب اس نے وردا کو دیکھا تو اس کی طرف کشن پکڑ کر لپکا جو اسے دیکھ کر منہ پر ہاتھ رکھے ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"رکو بتاتا ہوں تمہیں"۔۔۔۔۔

اس نے کشن پھینکا وہ بھاگ کر دوازے کی طرف آکر بیچ گئی جبکہ عمر اندر داخل ہونے والے سے ٹکرا گیا

"ابے اندھا ہے کیا اور اتنی لیٹ ڈیلیوری"۔۔۔۔۔

عمر نے سر مسلتے کہا جو مقابل سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن سامنے والے کو دیکھتے عمر کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔۔۔۔

مقابل کے چہرے کے سرد تاثرات اور سرد آنکھیں دیکھ کر اس کے گلے میں گٹی ابھر کر معدوم ہو گئی

"بھ۔۔۔۔۔ بھائی۔۔۔۔۔ وہ م۔۔۔۔۔ میں سو۔۔۔۔۔ سو۔۔۔۔۔ سو۔۔۔۔۔ سو۔۔۔۔۔"

"سوری نہیں بولنا"۔۔۔۔۔

مقابل کی گرجدار آواز پر وہ اچھل کر پیچھے ہوا،، وردا صوفے پر بیٹھی عمر کی حالت سے لطف اندوز ہو رہی تھی

"میں سوری نہیں بولنے والا تھا وہ میں سو رہا تھا اس نے مجھے جگا دیا"۔۔۔۔۔

اس نے وردا کی طرف دیکھتے کہا جو اس کی گوہر افشائی پر ہونکوں کی طرح اس کو دیکھ رہی تھی

"نو۔۔ نو باس یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔ یہ میری عیادت کے لیے آئے تھے اور مجھے تنگ کر رہے تھے..."

وردانے جلدی سے اپنی صفائی پیش کی

"تم اس کے فلیٹ پر سونے آئے تھے کیوں؟؟.."

الیکس نے ایک آئی برو اچکا کر پوچھا

"سوری بھائی میں وہ۔۔۔ بس"

عمر نے ممناتے ہوئے کہا کوئی بہانہ نا بنا تو چپ ہو گیا۔۔

"تم ٹھیک لگ رہی ہو کل سے اس کے ساتھ کام کرو ایک نیا کیس دیا ہے مجھے جلد ہی کمپلیٹ کام ملنا چاہیے..."

اس نے ایک نظر وردا کو دیکھتے کہا جو اس ک غصے سے سرخ چہرہ دیکھ سانس روک گئی تھی۔۔

"ی۔۔ یس باس .."

ان دونوں کو ایک سرد نظر دیکھتا وہ نکل گیا عمر آرام سے بیٹھ کر لیپ ٹاپ سے کچھ وردا کو دیکھا رہا تھا اور ساتھ ساتھ بتا رہا تھا۔۔۔

★★★★★★★★

وقت کو جیسے پر لگ گئے تھے دن جلد سے گزر گئے تھے ہمایوں ہاؤس میں آج تیاریاں عروج پر تھی لان کو سفید اور پنک پھولوں سے سجایا گیا تھا درمیان میں سیٹج سیٹ کیا گیا ہر طرف پھولوں کی لڑیاں لٹک رہی تھی۔۔



سب بہت خوش تھے نائلہ کی تو خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہا تھا آج بیٹی کی منگنی ہو رہی تھی وہ تو خوشی سے نہال تھی۔۔۔

"اماں جان ایک بار اس سے بات کر لیں"۔۔۔۔

طاہرہ بیگم جو اس وقت نسیمہ بیگم کے کمرے میں موجود تھیں ان سے پوچھا

"میں مانتی ہوں تمہارا اس کے لیے فکر مند ہونا اور صبح نور کو لے کر اس کا پیار بھی لیکن کیا

گارنٹی ہے وہ اب آئے گا وہ جو اتنے سالوں میں نہیں آیا اب آجائے گا"۔۔۔۔!

نسیمہ بیگم کی اس بات پر وہ چپ کر کے چلی گئی جب کے اندر داخل ہوتے سعید احمد نے سب ان لیا تھا صحیح تو کہہ رہی تھی نسیمہ بیگم کیا گارنٹی تھی وہ آئے گا۔۔

★★★★★★

لڑکے والوں کے آنے کے بعد صبح نور کو فاریہ اور زائشہ کمرے سے لانے گئی تھی صبح نے پارلر جانے سے انکار کر دیا تھا اس وجہ سے نائلہ نے پارلر والی کو گھر ہی بلا لیا تھا اب وہ آئینے کے سامنے بیٹھی غیر مری نقطے کو دیکھ رہی تھی جب وہ دونوں اندر داخل ہوئی

"ماشاء اللہ"۔۔

دونوں کے منہ سے بیک وقت ایک ہی جملہ ادا ہوا اس کو دیکھ کر جو کہ بے حد پیاری لگ رہی تھی لانگ فرائک کے ساتھ ہلکی میچنگ جیولری اور ہاتھوں میں پہنے پھولوں کے گجرے بالوں کو اسٹائل کیا ہوا تھا اور نفاست سے کیے گئے میک اپ میں وہ حد درجہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو لاڈو رانی"۔۔۔

فاریہ نے اس کو کندھوں سے پکڑ کر کہتے گلے لگا لیا

"ہاں ایسے تو نہیں ایقان ڈول بولتا تھا اس کو "

زائشہ نے جلدی سے کہا لیکن اپنے الفاظ کا جب احساس ہوا اس کے پاس آتے باہر چلنے کا کہا  
لان میں اس کو عبید کے ساتھ بیٹھایا گیا

عبید کی فیملی کی طرف سے تحسین ملک ، ملک اخلاق اور ان کے چند قریبی رشتے دار تھے  
نائلہ نے ڈاکٹر عمارا کو بھی مدعو کیا تھا وہ اس کی بہترین دوست تھی جس سے وہ ہر بات شیئر کرتی  
تھی اور وہ ہمیشہ اس کا خیال کرتی تھی۔۔۔۔۔

منگنی کی رسم ادا کی گئی تو تحسین ملک بولی جیسے کہ آپ لوگوں کو پتہ ہے ہم شادی جلدی کرنا چاہتے  
ہیں اس لیے میں چاہتی ہوں آج ہی تاریخ رکھ لی جائے۔۔۔۔۔

ان کی بات سن کر سب کر جھٹکا لگا

"اتنی بھی کیا جلدی ہے بیٹا ابھی منگنی کی اور ساتھ ہی شادی کی تاریخ مقرر کر دیں..."  
نانو نے کہا

"ماں جی میں جانتی ہوں آپ کو اپنی بیٹی کی فکر ہوگی لیکن یقین مانے یہ ہمارے گھر میں بھی بیٹی کی  
طرح ہی رہے گی کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوگی".....  
تحسین ملک نے مسکرا کر بات کی

نانو کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن نائلہ کی رضا مندی کے آگے وہ چپ ہو گئیں ، سب کی رضا مندی سے  
نومبر کی 18 تاریخ مقرر ہوئی نانو کے کہنے پر فاریہ اس کو کمرے میں لے آئی اس نے آرام کرنے کا

کہہ کر فاریہ کو بھیج دیا روم کو لاک کرتی وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گئی کتنی دیر سے ضبط کیے آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر آگئے وہ منہ تکیے میں دیے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

اس کو ایقان عالم کی کمی شدید محسوس ہو رہی تھی بھلے ہی وہ اس کی قسمت میں نا تھا لیکن وہ اپنی زندگی کے اتنے بڑے دن پر اس کے ساتھ نا تھا یہ اس کی نئی زندگی کا فیصلہ تھا اور وہ نہیں تھا

۔۔۔

اس نے تو وعدہ کیا تھا وہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گیا پھر کیوں نہیں تھا وہ آج۔۔؟ کیوں ایقان عالم چلا گیا اس کو چھوڑ کر؟۔۔۔ کیوں اپنے وعدے توڑے اس نے۔۔۔؟؟

وہ آج کمرے میں رو رہی ہے

جو کل محبت کا ناز لے کر

تمام سکھیوں سے کہہ رہی تھی

تمہارے خدشے فضول ہیں سب

تمہیں پتہ ہی نہیں ہے اس کا

میں مسکراؤ وہ مسکرائے

میں روٹھ جاؤں وہ زہر کھائے

میں چپچھاؤں وہ چپچھائے

میں روپڑوں جو وہ پڑے گا

ہے اس کی ہمت مجھے بھلائے

میں ساتھ چھوڑوں وہ مرنا جائے  
تمہیں پتہ ہی نہیں ہے اس کا  
میں اس کے سب سے قریب تر ہوں  
وہ میرے بارے میں سوچتا ہے  
میں اس کی آنکھوں کا نور ہوں اب  
وہ دن میں مجھ سے ہے بات کرتا  
وہ رات سپنوں میں دیکھتا ہے  
میں سب زیادہ قریب ہوں اس کے  
میں اس کو اندر سے جانتی ہوں  
وہ جب یہ کہہ دے کہ "میں تمہارا"  
میں آنکھ بند کر کے مانتی ہوں  
وہ آج کمرے میں رو رہی ہے  
نا کوئی اس کو منانے والا  
نا زہر ہے کوئی کھانے والا  
نا وہ محبت کا مان باقی  
نا اس کا وہم و گمان باقی  
تمام وعدوں تمام قسموں کو



ایک پل میں ہے توڑ ڈالا  
جو اس کی خاطر تھا جان دیتا  
اسی نے ہے اس کو چھوڑ ڈالا  
وہ آج کمرے میں رو رہی ہے  
جو کل محبت کا ناز لے کر  
تمام سکھیوں سے کہتی تھی  
تمہیں پتہ ہی نہیں ہے اس کا  
میں اس کو اندر سے جانتی ہوں

★★★★★

"مما آپ کو یقین ہے نا ان کو شک نہیں ہو گا"....

اس نے اپنی ماں کو دیکھتے کہا  
"فکر ہی نا کرو کسی کوئی شک نہیں ہو گا اور تحسین ملک نے کوئی کچی گولیاں نہیں کھیلی ہیں".....

انہوں نے تمسخر مسکراہٹ سجا کر کہا

"اوکے لیکن وہ اس کی ڈاکٹر دوست"....

اس نے پریشانی سے ماں کی طرف دیکھتے کہا

"اس کی فکر نہیں کرو وہ تب بتائے گی نا جب اس کو خود کچھ معلوم ہوا"....

انہوں نے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ سجا کر کہا

"میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں"۔۔

کہہ کر عبید اپنے کمرے میں چلا گیا اس کو جاتے دیکھ تحسین ملک نے کندھے اچکاتے سر نفی میں ہلایا جیسے جانتی تھی اندر کیا ہونے والا ہے۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا صوفے پر بیٹھے وجود کو دیکھ اس کی آنکھوں میں صاف ناگواری دیکھائی دے رہی تھی اس نے دروازہ زور سے بند کیا جس پر اس نے سرخ آنکھوں سے عبید کی طرف دیکھا وہ جلدی سے اٹھ کر اس کے پاس آئی

"عبید۔۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ"۔۔۔۔۔

وہ اس کو جھنجھوڑتے ہوئے بولی عبید نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھتے اپنے بازو کو جھٹکے سے اس کی گرفت سے الگ کیا

"میں ایسا کر چکا ہوں عبورش"۔۔۔۔۔

اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے پر سکون لہجے میں کہا

"عبید میں آپ سے محبت کرتی ہوں"۔۔۔۔۔

اس نے سسکتے ہوئے کہا

"میں کیا کروں"

وہ لڑکی اسے دیکھے جا رہی تھی کیسے اس نے آسانی سے کہہ دیا تھا میں کیا کروں۔۔۔

"کیا اتنا آسان ہوتا ہے محبت سے انکار کرنا یا اپنی محبت کی تذلیل ہوتے دیکھنا"۔۔۔

"مم۔۔ میں آپ کی ب۔۔ بیوی ہوں کیسے آپ میرے۔۔۔ ساتھ ایسا کر سکتے ہیں ہم دونوں محبت

کرتے تھے۔۔۔۔۔ تو آپ کیسے دوسری شادی کر سکتے ہیں"۔۔۔۔۔!

وہ ہچکیاں لیتے رک رک کر بولی

"ابھی کیا کہا تم نے کرتا تھا اور "تھا" کا مطلب تم اچھے سے جانتی ہو اور مجھے اسلام اجازت دیتا ہے دوسری شادی کی تم کیسے روک سکتی ہو"

وہ غصے میں اسے دھکا دیتے کمرے سے باہر نکل گیا پیچھے وہ اپنی محبت کے اجڑنے کا ماتم منا رہی تھی کیسے وہ ایک پل میں محبت سے دستبردار ہو گیا جس شخص کی محبت کی خاطر اس نے اپنے ماں باپ کا گھر تک چھوڑ دیا کیسے وہ اس کو بے مول کر گیا تھا۔۔۔۔۔ اور دلیل بھی اسلام کی

"یہ مرد ذات بھی بڑی عجیب ہوتی ہے ان کو اسلام بھی اپنے مفاد کے وقت کے وقت یاد آتا ہے اسلام چار شادیوں کی اجازت دیتا ہے تو اس کی شرائط بھی ہیں لیکن ان کو یہ تب یاد آتا ہے جب ان کے پاس اور کوئی بہانہ نہیں ہوتا"



شادی کی تیاریاں عروج پر تھی وقت کم رہ گیا تھا ہر کوئی اپنی تیاریوں میں لگا ہوا تھا ملک ہاؤس میں اس وقت تحسین ملک ملازموں کو ان کے کام سمجھا رہی تھی گھر کی ڈیکوریشن وغیرہ،، عبید نے اس دن کے بعد عیورش سے بات نہیں کی تھی اس نے لاکھ منتیں کی لیکن عبید کو کچھ سنائی دیتا تب نا۔۔۔

عیورش کس کے پاس جاتی۔۔ اس کے شوہر کے علاوہ اور کوئی سہارا نہیں تھا اس نے عبید سے ساتھ اپنی مرضی سے شادی کی تھی، شادی کے پانچ سال بعد وہ دوسری شادی کر رہا تھا کیسے برداشت کرتی وہ

"ایک عورت سب کچھ برداشت کر لیتی ہے لیکن اپنے حق پر کسی اور کی شراکت داری برداشت نہیں کر سکتی"....!!



وہ اس وقت لان میں جھولے پر بیٹھی سامنے زرد پتوں کو دیکھ رہی تھی جو درختوں سے گرتے ہوئے خزاں کے آنے کا اشارہ کر رہے تھے گرتے ہوئے پتوں کو دیکھ کر اس کو دکھ ہو رہا تھا "گرتے ہوئے پتوں سے سیکھی ہے ایک بات جب بوجھ بن جاؤ تو اپنے بھی گرا دیتے ہیں"....!!

یہاں پر گزارا گیا بچپن کا وقت ایک بار پھر سے کسی فلم کی طرح اس کے ذہن میں چلنا شروع ہو گیا وہ بس مسلسل سامنے دیکھ رہی تھی جب وہ سب سے چھوٹی تھی آگے بھاگتی سب کو پکڑنے کا کہتی پورے لان میں دوڑ لگاتی تھی۔۔۔۔۔ کب آنسو اس کے گال گیلے کر گئے اسے پتہ نا چلا ہوش میں وہ بانو کی آواز سے واپس آئی جو لان کی کیاریوں کی صفائی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"بے بی جی اک گل دسو تو سی اپنے سیڈ کیوں وائے وائے"۔۔۔؟؟

اس نے اس کو دیکھتے کہا صبح نے چونکتے ہوئے اس کو دیکھا پھر سر نفی میں ہلاتے بولی "ہمممم۔۔۔ نہیں تو میں اداس نہیں ہوں بس موسم بدل رہا ہے نا ہر چیز ویران ویران سی لگ رہی ہے خزاں کی آمد سے".....

اس نے ایک گہرا سانس لیتے کہا "لے دسو بھلا موسم تو ہر سال ہی بدلتا ہے لیکن اک گل بولوں برا نا مانے تو "

صبح نور کی طرف دیکھتی بولی "ہاں بولو"....



"بے بی جی جب بندہ اندر سے اداس ہونا تب اس کو باہر کی ہر چیز ویران ہی لگتی ہے کچھ نہیں بھاتا دل کو".....!!

وہ بس اس کی طرف دیکھے جا رہی تھی بات تو صحیح کہی تھی اس نے اس کا دل اداس ہی تو تھا جس وجہ سے اس کو باہر کی ہر چیز ویران لگ رہی تھی اس کا بھرم ٹوٹا تھا خزاں کا موسم اس کو اپنی کیفیت محسوس کروا رہا تھا

تم نے دیکھا ہے کبھی زرد پتوں کا موسم۔۔۔

تم کیا جانوں گے جھنڈ میں کھڑے تنہا شجر کا درد تمہیں تو عادت ہے محفلوں کی۔۔۔۔

تم کیا جانوں گے اداس راتوں کا درد

"بے بی جی ساری مینوں ایسے نہیں کہنا چاہی داسی ویری ساری"۔۔۔۔!

اس کو اداس اور کھوئے کھوئے دیکھتے وہ ایک بار پھر سے بولی

"نہیں ایسی بات نہیں ہے تم نے بہت سمجھ داری والی بات کی ہے"....

اس نے مسکرا کر رہا

"ساری نہیں سوری ہوتا ہے بانو".....

پیچھے سے فاریہ کی آواز سنائی دی تو بانو نخل سا مسکرائی

"کوئی گل نہیں باجی میں تو بے بی جی کو کہہ رہی تھی کہ یہ اتنی بوٹی فل ہیں پھر ایسے سیڈ کیوں ہو

رہی ہے ان کی شادی ہونے والی ہے کچھ دنوں بعد اور یہ ایسے اداس سی ہیں".....

"پہلی بات بوٹی فل نہیں بیوٹی فل ہوتا ہے اور دوسری بات لاڈو اس لیے اداس ہے کہ وہ شادی کے بعد ملک سے باہر چلی جائے گی"۔۔۔۔!

اس نے بانو کر دیکھتے کہا

"اوہ اچھا بے بی جی اللہ تو انوں خوش رکھے آنے والی زندگی ویچ"۔۔۔۔۔

"آمین۔۔۔ اور پھر کسی کو بوٹی فل نا بولنا نہیں تو وہ سمجھیں گے کہ تم ان کو جڑی بوٹی والا بوٹی بول رہی ہو"۔۔۔۔۔

اس کی بات وہ تینوں اندر کی طرف بڑھ گئی ہنستے ہوئے آسمان کو کالے بادلوں نے ڈھک لیا تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے ابھی بارش شروع ہو جائے گی سرد ہوا بھی خنکی بنا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

★★★★★★★★

آج پھر اس کو اپنے کیے پر افسوس ہو رہا تھا اس کا دل شدت سے چاہ رہا تھا کہ وہ ایک بار گھر کال کر بولے مجھے صبح نور سے بات کرنی ہے،، وہ اس کو سب کچھ سچ بتا دے اس نے کیوں ایسا کیا۔۔۔ کیوں اتنی بڑی سزا اسے اور خود کو دی کیوں وہ چاہتے ہوئے بھی اس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

دوسرے ہی لمحے ذہن کے پنوں پر ایک بھیانک حقیقت آگئی اگر وہ سب بتا دیتا تو شاید صبح نور ٹوٹ کر بکھر جاتی اس کا رشتوں سے مان ہٹ جاتا وہ معصوم سا دل رکھنے والی لڑکی جس نے گھر والوں کے علاوہ کسی پر اعتبار نہیں کیا تھا کیا ری ایکشن ہو گا اسکا یہ سب سوچتے ہی وہ سر جھٹک کر اٹھائیں اٹھاتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

اسے کسی کام سے جانا تھا لیکن صبح نور کو سوچتے اس کے دل میں مسلسل شرمندگی کا احساس پیدا ہو رہا تھا رہ رہ کر اس کو اپنے کیے پر پچھتاوا ہو رہا تھا جو اس نے صبح نور کے ساتھ کیا۔۔

★★★★★★

اسلام علیکم بھائی۔۔۔

وہ اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا تھا جب ڈور نوک کر کے وردا اور عمر داخل ہوئے وہ سنجیدہ سا کچھ سوچ رہا تھا عمر کی آواز سن کر سیدھا ہو کر بیٹھا وردا نے عمر کو کہنی مار کر احساس دلایا کہ وہ غلط بول چکا ہے۔۔۔

واعلیکم السلام۔۔۔

اس نے سنجیدگی سے جواب دے کر سامنے چیئرز کی طرف اشارہ کیا وہ دونوں اس کے سامنے ٹیبل کی دوسری طرف بیٹھ گئے وردا نے لیپ ٹاپ بیگ سے نکال کر سامنے رکھتے اوپن کر کے کچھ دکھانا شروع کیا۔۔۔۔

لیپ ٹاپ کی سکرین کو دیکھتے اس کی رگیں تن گئی تھی آنکھیں لہو رنگ ہو رکھی تھی اس کو دیکھ کر وردا کو خوف آنے لگا اس شخص سے جس کی گہری سیاہ آنکھیں سٹائلش بریڈ تیکھے نقوش ماتھے پر ڈالے گئے بل کسی کی بھی توجہ کا مرکز بن سکتے تھے اس کی شخصیت کی وجاہت کسی کو بھی آسانی سے اپنا دیوانہ بنا سکتی تھی لیکن اب اسے دیکھ کر خوف محسوس ہو رہا تھا وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔۔

کھڑے ہوتے اس نے ایک جھٹکے سے لیپ ٹاپ بند کیا اور اس کی کرخت آواز گونجی آفس میں

---

"مجھے اس سب کی تہہ تک پہنچنا ہے اس سب کا جو ماسٹر پلانر ہے اس تک ".....  
 آنکھوں میں وحشت لیے ٹیبل پر آگے کو جھکتے اس نے کہا  
 "سر وہ پپ۔۔۔ پاکستان میں ہے اس۔۔ وقت اگلے سال واپس آئے گا ".....  
 عمر نے بامشکل لہجہ درست رکھتے کہا ورنہ الیکس کے ح  
 غصے کو دیکھ الفاظ ساتھ چھوڑ رہے تھے۔۔۔

عمر کی بات سن کر ایک لمحے کو وہ ساکت ہوا اگلے سال تک وہ انتظار نہیں کر سکتا تھا اسے جلد سے  
 جلد اپنا کام پورا کرنا تھا اس شخص کو صفحہ ہستی سے مٹانا تھا جس نے یہ گندہ کھیل شروع کیا تھا  
 "کیا وہ بھول گیا تھا کہ اس کی ماں بھی ایک عورت ہے جس نے اسے پیدا کیا تھا، اس  
 کی بیوی بھی ایک عورت ہے، اس کی بیٹی اگر اس کے ساتھ بھی کل کو ایسا ہو جائے تو وہ کیا کرے  
 گا "....

"جب ہم کسی کے ساتھ برا کرتے ہیں تو یہ نہیں سوچتے اگر کل کو یہ ہمارے ساتھ ہو گیا تو کیا ہو گا  
 ۔۔۔۔؟؟ مکافات عمل بھی اسی دنیا میں ہو کر رہتا ہے ".....  
 "ٹھیک ہے جتنی جلدی ہو سکے میری پاکستان کی ٹکٹ بک کرواؤ مجھے جلد از جلد پاکستان جانا ہے  
 "....."

کہہ کر وہ آفس سے نکل گیا۔۔ وردا اور عمر ایک بار پھر سے لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گئے انہیں باقی  
 کا کام مکمل کرنے تھے کیونکہ الیکس کو ادھورے کام اور ادھورے کام کرنے والوں سے نفرت تھی



--- اب ان دونوں کو اگر الیکس اپنے ساتھ رکھتا تھا تو وہ ان پر یقین بھی کرتا تھا ورنہ الیکس کو یقین بھی بہت کم لوگوں پر ہوتا تھا وہ ہمیشہ سب پر شک ہی کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

★★★★★

"بھائی سترہ نومبر کی ٹکٹ بک ہوئی ہے آپ کی"۔۔۔۔۔

الیکس اور عمر اس وقت الیکس کے فلیٹ میں تھے جب عمر نے الیکس کو اس کے پاکستان جانے کے لیے ٹکٹ کی کنفرم ڈیٹ بتائی۔۔۔۔۔

"ہمممم گڈ سترہ نومبر تین دن بعد۔۔۔ گریٹ"۔۔۔۔۔

اس نے سائیڈ سائل کرتے ہوئے عمر کا کندھا تھپتھپایا عمر کافی خوش ہوا کہ الیکس کو اس کا کام پسند آ گیا ہے لیکن اس کی یکطرفہ مسکراہٹ وہ عجیب تھی۔۔۔۔۔ آنے والے وقت میں کسی کی بربادی کا سوچتے وہ ہمیشہ ایسے ہی یکطرفہ مسکراتا تھا اور اب بھی وہ سوچ رہا تھا کہ اپنے دشمن کو کیسے گہری نیند سلانا ہے۔۔۔۔۔

"الیکس کی دنیا میں گہری نیند سلانا مطلب موت"۔۔۔۔۔!!

"بھائی ایک بات پوچھوں"۔۔۔۔۔

عمر نے جھجھکتے ہوئے اس سے اجازت مانگی  
"ہمممم پوچھو"

بڑے عام سے لہجے میں جواب دیا

"آپ کتنے عرصہ تک پاکستان رکو گے اور یہاں"۔۔۔۔۔

اس کے چہرے کو دیکھتے کہہ رہا تھا بات ادھوری چھوڑ دی سامنے والے کے چہرے پر یک دم سختی دیکھ عمر کا حلق خشک ہو گیا

"تم زیادہ نہیں سوچو میرے بارے میں۔ بس جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔۔۔"

ایک نظر اسے دیکھتا وہ باہر کی طرف قدم بڑھا گیا۔۔۔

عجیب انسان ہے یار نہیں بتانا تو نا بتائے میں نے کونسا کہہ دینا ہے مجھے ساتھ لے کر چلو ٹکٹ بک کروائی شکریہ بھی نہیں بولا

عمر ٹیبل پر پڑا سامان سمیٹتے بڑبڑا رہا تھا جبکہ وہ جو کیز اٹھانے آیا تھا اس کے شکوے سن کر ایک دل موہ لینے والی مسکراہٹ الیکس کے لبوں پر در آئی اگر کوئی اسے ایسے مسکراتے دیکھ لیتا تو غش کھا کر گر جاتا۔۔۔ کیا سچی الیکس کو بھی مسکرانا آتا ہے۔ وہ بھی اتنا دلکش۔۔۔۔۔

"میری عزت میں قصیدے پڑھ لیے ہو تو فلیٹ کی مکمل صفائی کر کے جانا".....

وہ کیز اٹھاتا نکل گیا جب کہ اس کی موجودگی میں عمر کو اپنی جان جاتی محسوس ہو رہی تھی خود کا ڈپتا وہ پھر سے کام میں لگ گیا اب اسے سارا فلیٹ صاف کر کے جانا تھا سو جلدی جلدی کام کرنے لگا۔۔۔۔۔

★★★★★★

مایوں کے پیلے جوڑے میں اداس سی بیٹھی وہ اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ رہی تھی جس پر کسی کے نام کی مہندی لگائی جانی تھی صبح نور جس کو پیار تو ایقان عالم سے تھا لیکن اب وہ کسی اور کے حق میں دی جا رہی تھی کسی اور سے نکاح کر کے وہ یہ سب یہیں پیچھے چھوڑ کر جانے والی تھی۔۔۔

"کیا محبت کو چھوڑا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔ یا بھلایا جا سکتا ہے محبت کبھی نہیں بھولتی۔۔۔ دل کے کسی نہ کسی کونے میں ہمیشہ زندہ رہتی ہے اور پہلی محبت تو عمر بھر یاد رہتی ہے پھر چاہے وہ حاصل ہو یا لاحقہ"

"لاڈو رانی کیا ہوا اداس کیوں ہو"....

صدف نے اس کو اپنے ساتھ لگاتے پوچھا  
"آپی وہ اب بھی نہیں آئیں گے آپ کو یاد ہے وہ کہتے تھے ڈول تم جب مجھے دل سے یاد کرو گی میں تمہارے سامنے آ جاؤں گا۔۔۔ لیکن اب دس سال ہو گئے ہیں وہ نہیں آئے جھوٹ بولا تھا مجھ سے...."

وہ کھوئے کھوئے انداز میں کہتی آخر پر رونے لگی۔ صدف نے پیٹھ سہلاتے ہوئے اس چپ کروانے کی کوشش کی

"لاڈو رانی دل چھوٹا نا کرو اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے آنے والی زندگی میں اللہ تمہاری جھولی خوشیوں سے بھر دیں".....

اس کے سر ہو بوسہ دیتے اس کے آنسو صاف کرتی صبح کو چپ کروایا

★★★★★★

آج صبح کی ڈھولکی رکھی گئی تھی فاریہ لوگوں کی کزنز نے گھر میں رونق لگا دی تھی اور ان سب کے ساتھ صبح نور کافی حد تک خوش رہ رہی تھی اس نے اپنی قسمت کے ہر فیصلے کو اپنے اللہ کے سپرد کر دیا تھا۔۔۔

"جب ہمیں کچھ سمجھ نا آ رہا ہو تو اپنا ہر فیصلہ اپنے اللہ کے سپرد کر کے مطمئن ہو جانا چاہیے وہ جو ستر ماؤں جتنا پیار کرتا ہے اپنے بندے سے وہ اس کے ساتھ برا نہیں کرے گا..... بے شک وہ بہتر لے کر بہترین سے نوازنے والا ہے".....!!

"إِذَا قَضَىٰ سَيِّئًا فَإِنَّمَا يُفِئِدُ لَكَ بِهِ كُنْ فَيُكُونُ"

جب وہ کوئی کام کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو صرف اتنا کہتا ہے کہ ”ہو جا“ بس وہ ہو جاتا ہے۔ □

گہرے سبز رنگ کے شرارے کے ساتھ بالوں کو ایک طرف کندھے پر ڈالے میک اپ سے پاک چہرہ لیے وہ سب کے درمیان بیٹھی تھی سارا اور زائیشہ اسے بار بار تنگ کر رہی تھی جب کہ باقی کی کزن ڈھولکی بجاتے ہوئے ساتھ ساتھ اپنے سر لگا رہی تھی۔۔۔۔۔ نائلہ بیٹی کو دیکھ کر کبھی خوش ہوتی تو کبھی جدائی کا سوچ کر پلکیں بھیگ جاتی۔۔۔۔۔ سب نے صبح نور کی آنے والی زندگی کے لیے نیک تمنائیں کی۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

ایقان کا دل بے چین سا ہو رہا تھا جیسے کچھ بہت برا ہونے والا ہو اس نے ہر طرح سے اپنے آپ کو اپنے دل کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن دل بھی کسی کی مانتا ہے کیا۔۔۔۔۔؟

"دل بھلے ہی انسان کے سینے میں ہوتا ہے لیکن بس میں نہیں ہوتا"۔۔۔۔۔

اس کے کانوں میں صبح نور کی سسکی گونج رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ پریشان تھا سوچ سوچ کر ایسی کیا وجہ ہوئی جو صبح کو اس سے بات کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی وہ جو دس سالوں سے اس کو نظر انداز کر رہا تھا اس نے کوئی شکوہ نہیں کیا تھا اب ایسا کیا ہو گیا جو صبح نے ایقان عالم سے بات کرنے کے



□ میں تجھ سے رابطہ کر لوں

مسلسل کال کرنے پر بھی کال اٹینڈ نہیں کی گئی اس نے فون کو زور سے پٹخ دیا تھا۔ کچھ سوچتے اس نے لیپ ٹاپ آن کر کے ٹکٹ بک کروائی اب اسے ہر حال میں صبح نور سے اپنی ڈول سے ملنا تھا اس سے بات کرنی تھی اس نے وعدہ کیا تھا وہ اس کو چھوڑ کر نہیں جائے گا اس نے ایک وعدہ توڑ دیا تھا اب نہیں۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

نانو جو سب عورتوں کے ساتھ بیٹھی تھی فون پر مسلسل ہوتی بیل کی وجہ سے انہوں نے کال اٹینڈ کرنے کا ہی سوچا ورنہ ان کا اردہ تھا کہ ایتان سے شادی کے بعد بات کی جائے اس سے پہلے وہ بات کرتی کسی کی ٹکمر سے فون ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرتے ٹوٹ گیا

"یا خدا پتہ نہیں اس نے کیا بات کرنی ہو گی جو کال کی..."

نسیمہ بیگم اس کے کال کرنے کی وجہ سے پریشان ہوئی تھی اس کو کال کرنی پڑتی تھی وہ خود سے کال نہیں کرتا تھا۔۔۔

"ارے دادو آپ ادھر ہیں میں کب سے آپ کو ڈھونڈ رہی تھی لاڈو آپ کو بلا رہی ہے چلیں میرے ساتھ"....

فاریہ نے ان کو اپنے ساتھ لے جانے کا کہا پھر ان کا اشارہ سمجھتی نیچے سے ٹوٹا ہوا فون اٹھا کر ان کو صبح کی طرف لے گئی جو سب کے درمیان اداس سی بیٹھی تھی

"نانو ادھر آئیں میرے پاس یہاں بیٹھیں"۔۔۔۔

صبح نے اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھنے کا کہا

"مما آپ بھی آئیں"

"ہاں ٹھیک ہے ایسے آپ لوگوں کی ساتھ میں تصویر بنا لیتی ہوں"

فاریہ نے جلدی سے کہا

"اوکے"

سارے گھر والوں نے تصویریں بنوائی اور آخر پر وہ چلی جائے گی دو دن بعد یہ سوچتے سب کی آنکھیں نم ہو گئی ماحول کو فریش سارا نے کیا

"ارے ارے بس کریں بچا کر رکھیں اپنے آنسو رخصتی ٹائم کام آئیں گے ابھی آنکھیں خراب نا کریں بلکہ اپنی پیاری پیاری آنکھوں سے ہمارا ڈانس دیکھیں کیوں حوریہ"

اس نے اپنی کزن کو بولا جو اس کی ہاں میں ہاں ملاتی فوراً آگے بڑھی

میوزک آن ہونے پر دونوں نے ڈانس شروع کیا

جے دیو اجازت تے سوہنیو دل تاڈے ناوے نال دیے۔۔۔۔

جے دیو اجازت تے سوہنیو دل تاڈے ناوے نال دیے۔۔۔۔

فیر ہونا ہے جو ہو جاوے۔۔۔

ہونا ہے جو ہو جاوے۔۔۔

آج مکدی گل مکا دیے۔۔۔۔

جے دیو اجازت تے۔۔۔

جے دیو اجازت تے سوہنیو دل تاڈے ناوے نال دیے۔۔۔

جے دیو اجازت تے سوہنیو دل تاڈے ناوے نال دیے۔۔۔

گانے کے ساتھ سٹیپ میچ کرتی وہ ساتھ صبح کی طرف اشارے بھی کر رہی تھی جیسے اس سے ہی اجازت مانگ رہی ہوں۔۔۔

نیناں دیاں تیکھیاں تیریاں دے

اس دل تے وار نہ کر سجنہ۔۔

چل سچی نئی بھاویں جھوٹی سہی

اک واری ہامی بھر سجنہ۔۔

نیناں دیاں تیکھیاں تیریاں دے

اس دل تے وار نہ کر سجنہ۔۔۔

چل سچی نئی بھاویں جھوٹی سہی

اک واری ہامی بھر سجنہ۔۔۔

توں کرے اشارہ ہے۔۔۔

توں کرے اشارہ ہے اسی اے جان دی بازی لا دیے۔۔

جے دیو اجازت تے سوہنیو دل تاڈے ناوے نال دیے۔۔

ان کے ڈانس کو انجوائے کرتی فاریہ بھی ساتھ شروع ہو گئی ارسل دور کھڑا اپنی بیوی کو دیکھ کر مسکرا

رہا تھا جو اس کے پاس آنے سے کتراتے تھے اور اب گانے کی آواز پر خود کر کنٹرول نہیں سکی

ڈانس کے بعد فاریہ جو پانی پینے کے لیے کچن میں گئی کسی نے اس کو کلائی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

اس سے پہلے اس کی چیخ بلند ہوتی مقابل کی بھاری ہتھیلی نے اس کی آواز بند کر دی۔۔ ارسل کے

کلون کی مہک سے وہ اس کو پہچان گئی تھی اس وجہ سے ہاتھ چھڑوانے کی مزاحمت ناکی لیکن اس کی

قربت میں دھڑکنیں اٹھل پٹھل ہو گئی تھیں۔۔۔

"جی تو میری پیاری بیوی میری طرف دیکھیں"....



اس کو مزید کے قریب کرتے وہ بولا ساتھ اس کے چہرے کے بدلتے رنگ بھی بانہوی دیکھ رہا تھا "فاریہ پہلے ہی دل پر قبضہ ہے تمہارا اب ایسی ادائیں دکھا کر جان بھی لینی ہے کیا".....  
ارسل کا اشارہ اس کے لبوں کی طرف تھا جن کو وہ مسلسل دانتوں تلے کچلے جا رہی تھی  
فاریہ نے ایک نظر ارسل کو دیکھا ارسل نے اسی لمحے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اس کی سانسیں  
روک دی فاریہ کو لگا وہ ابھی نیچے گر جائے گی اگر وہ ارسل کی گرفت میں ناہوتی تو پیچھے ہٹتے ارسل  
نے اس کے ہونٹ کے کنارے صاف کرتے کہا آج رات تیار رہنا میری جان اب اور انتظار نہیں  
ہوتا خود پر ضبط کیا تو مر جاؤں گا اس کو سینے سے لگاتے کہا۔۔۔۔۔

★★★★★★★★★★

مہندی کی رسم کا انتظام گھر کے لان میں ہی رکھا گیا تھا تحسین ملک نے کمبائنڈ فنکشن کے کہا تھا لیکن  
نسیمہ بیگم نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ صبح ان کے گھر کی چھوٹی اور لاڈلی ہے وہ اس کی شادی کی  
رسومات گھر میں ہی کریں گے جس پر وہ آسانی سے مان گئی اتنی سی بات تو وہ مان ہی سکتی تھی۔۔۔۔  
ارسل، ابان ڈیکوریشن والوں کے ساتھ مل کر لان کو پھولوں سے سجا رہے تھے گھر کا لان کافی بڑا تھا  
آرام سے فنکشن کا انتظام ہو سکتا تھا اکثر محلے دار بھی ان کے لان میں ایسے فنکشن کا انتظام کر لیتے  
تھے

"مما آپ نے ان کو بولا نہیں کہ ہم کمبائنڈ فنکشن کرنا چاہتے ہیں"  
عبید نے ماں کے سامنے صوفے پر بیٹھتے کہا

"اب ہم ان کے ساتھ زبردستی تو نہیں کر سکتے ہیں نا تم نے دیکھا ہے نا وہ گھر میں سب کی لاڈلی ہے اور ان لوگوں کی خواہش ہے وہ ساری رسومات گھر ہی کریں اب اتنا تو ہم کر سکتے ہیں"۔۔۔

تحسین ملک نے بیٹے کو سمجھاتے ہوئے کہا تبھی ادھر عیورش ملازمہ کے ساتھ چائے لے کر آگئی

"مما آپ کی چائے"

چائے کا کپ تھمتے کہا

"آپ کی چائے"

جیسے ہی اس نے کپ عبید کی طرف بڑھایا وہ اٹھا چائے کپ سے چھلک کر عیورش کے ہاتھ پر گر گئی

اس کی سسکی نکلی

"دھیان کدھر تمہارا دیکھ کے کام نہیں۔ کر سکتی اور یہ ملازمہ کس لیے ہے"

عبید نے کپ ٹیبل پر رکھتے اس کا ہاتھ پکڑ کر پھونک ماری اور پیچھے کھڑی ملازمہ کو ڈپٹا

"ٹھیک ہے زیادہ نہیں جلا"

اس نے ہاتھ پیچھے کھینچتے کہا وہ حیران ہوئی تھی اس کی اتنی کیر پر لیکن اس کے فیصلے نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا اب وہ جتنی بھی توجہ دیتا بے معنی تھی۔۔۔ اپنا ہاتھ کھینچتے وہ کمرے کی طرف بڑھ گئی

جبکہ تحسین ملک بیٹے کو دیکھتی رہی آخر کار محبت کی شادی کی تھی عیورش سے اس کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

"اوکے آپ فنکشن کی تیاری کمپیٹ کروائیں میں آتا ہوں مجھے ضروری کام ہے"۔۔۔

کہتے ہوئے گھر سے باہر کی بڑھ گیا تحسین ملک چائے کا خالی کپ میز پر رکھتے ملازموں کو بلا کر کچھ ہدایات دیتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

الیکس اور عمر اس وقت ایئرپورٹ پر موجود تھے وہ پاکستان آ رہا تھا اپنے کام کی وجہ سے بلیک جینز شرٹ کے ساتھ بلیک ہی کوٹ پہنے اس نے عمر سے اپنی ٹکٹ لی عمر کو اس کا جانا عجیب لگ رہا تھا دکھ بھی ہو رہا تھا جانے سے وہ جب سے ملے تھے الیکس کبھی اس طرح کہیں نہیں گیا تھا عمر کے لاکھ کہنے پر بھی وہ نہیں مانا وہ اکیلا ہی جانا چاہتا تھا عمر نے تھک ہار کر کوشش ترک کر دی الیکس کو اس کے فیصلوں سے ہٹانا ناممکن تھا وہ ایک بار جو ٹھان لیتا تھا وہ ہی کر کے رہتا تھا۔۔۔

"بھائی اپنا خیال رکھے گا"۔۔۔

عمر نے فکر مندی سے کہا جس پر اس نے بائیں آئی برو کو اوپر اٹھایا جس سے آئی برو کے آخر پر موجود تل نمایاں ہوا جو اس کی شخصیت کو اور نکھار دیتا تھا

"ہمم۔۔۔ اب نصیحتیں دینا بند کرو گے کل سے یہ ہی کر رہے ہو"۔۔۔

اس نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا

"میں آپ کو بہت مس کروں گا"۔۔۔

عمر نے روندھی آواز میں کہا جس پر الیکس نے عمر کی طرف دیکھا جس کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں

"ہمیں پاگل ہو میں جلدی آ جاؤں گا اور موسٹ امپورٹنٹ تھنگ اپنا اور اس لڑکی کا خیال رکھنا آنکھیں، کان کھلے رکھنا کچھ بھی گڑ بڑ لگے سیفی کو انفارم کرنا۔۔۔ اوکے"

اس نے اس کو گلے لگا کر کمر تھپکتے ہوئے کہا اور پیچھے ہٹ کر ہدایت دی  
اناؤنس منٹ پر وہ اندر کی طرف بڑھ گیا عمر افسردہ دل کے ساتھ واپس لوٹ گیا اب اسے الیکس کی  
غیر موجودگی میں بہت کچھ سنبھلانا تھا اگر اس کے دشمنوں کو بھنک پڑ جاتی وہ نہیں ہے تو اس کی جگہ  
پر کوئی بھی زور آزمائی کر سکتا تھا

اس نے جلدی میں پیکنگ کی اسے بس جلد از جلد پاکستان پہنچنا تھا اب فائنلی وہ واپس آ گیا تھا اس  
وقت بلیک جینز کے ساتھ وائٹ شرٹ پر بلیک ہی جیکٹ پہنے وہ ایئر پورٹ پر کھڑا تھا اس نے  
آنکھیں بند کر کے ایک گہری سانس کھینچی جیسے اپنے وطن کی خوشبو کو محسوس کر رہا ہو اس نے  
آنکھیں کھولی باہر آتے ٹیکسی لے کر اڈریس بتایا اسے جلد از جلد گھر پہنچنا تھا جب سے صبح نور کی  
سسکی سنی تھی اس کا دل بے چین ہو رہا تھا وہ اپنے کیے پر شرمندہ تھا معافی مانگنا چاہتا تھا۔۔۔ ٹیکسی  
میں بیٹھتے اس نے جیکٹ اتار دی اسے گھبراہٹ سی ہو رہی تھی گھر والے اس کو دیکھ کر کیا کہیں گے  
صبح کا کیاری ایشن ہو گا

"بس کچھ ٹائم اور ڈول پھر ایقان عالم تمہارے سامنے ہو گا مجھے وہ سائل دیکھنی ہے جو مجھے دیکھ  
تمہارے چہرے پر آئے گی میں بتانا چاہتا تھا لیکن سرپرائرز دینا چاہتا ہوں تمہیں"-----  
وہ خیالوں میں اس مخاطب اس کو سرپرائرز دینے کا سوچ رہا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا وہ خود سرپرائرز  
ہو گا گھر جا کر قسمت نے کیا کیا کر دیا تھا ایقان عالم اپنی ہی سوچوں میں گم سب سوچ رہا تھا



مہندی کی رسم کی ساری تیاریاں مکمل ہو چکی تھی نارنجی رنگ کی لانگ فرائز کے ساتھ گلابی دوپٹہ ، پھولوں کی جیولری پہنے بالوں کی فرنیچ طرز میں بنائی گئی چٹیا کو آگے ڈالے اور ہلکے میک اپ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی دیکھنے والی ہر آنکھ اس کی بلائیں لے رہی تھی اس سب میں اس کو زیادہ پرکشش اور دلکش اس کے چہرے کی معصومیت بنا رہی تھی بس ایک چیز کی کمی تھی وہ تھی اس کی دلی مسکراہٹ جو نہیں تھی وہ سب کو دیکھانے کے لیے بھلے مسکرا رہی تھی لیکن دل اداس تھا "رسم شروع کرتے ہیں ...."

نانو کی آواز پر وہ ہوش میں آئی جو کب سے گم سم بیٹھی ناجانے کیا سوچ رہی تھی پھولوں سے سجے سٹیج پر بیٹھی وہ خود بھی کسی پھول سے کم نہیں لگ رہی تھی نانو نے مہندی لگا کر رسم کا آغاز کیا "اللہ پاک میری بچی کو ہمیشہ خوش رکھیں"

اس کے سر پر بوسہ دیتی اٹھ گئی اس کے بعد نائلہ کے ساتھ سعید احمد نے رسم ادا کی "اللہ پاک صبح نور کے نصیب میں ہر وہ چیز لکھ دیں جس کی وہ تمنا کرے" سعید احمد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا ایک آنسو ٹوٹ کر اس کی گود میں گرا "صبح میری بچی میری جان اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے ہر تکلیف سے بچائے کبھی کوئی غم نا آئے تمہاری زندگی میں"----!!!

بیٹی کو دعائیں دیتے وہ آخر پر اس کو گلے لگا کر رونے لگی آخر ماں تھی بیٹی کے دور جانے کے دکھ سے دل غمگین ہو رہا تھا آنسو کو روک نہیں سکی

"والدین کے لیے اس سے مشکل وقت اور کوئی نہیں ہوتا جب وہ اپنی بیٹی کو رخصت کرتے ہیں" ہر ماں باپ کی طرح اس کے دل میں بھی ڈر تھا بھلے ہی رشتہ اس کی دوست نے کروایا تھا اور وہ لوگ کافی سلجھے ہوئے لگے تھے لیکن بیٹی ہمیشہ کے لیے پرانی ہو جائے گی یہ دکھ بھی تھا ان کو ایسے دیکھ سب کی آنکھیں نم ہو گئیں

سب نے باری باری رسم کی ممانی نے مہندی والیوں کو بلایا تھا وہ صبح نور کو مہندی لگا رہی تھی۔ کچھ لڑکیاں ڈھولکی بجاتے ساتھ ڈانس بھی کر رہی تھی بانو بڑی ممانی کے ساتھ سب کے لیے چائے لے کر آئی نومبر کی وجہ سے موسم سرد ہو رہا تھا "ارے واہ یار مہندی بڑی پیاری لگی ہے..."

زائستہ نے اس کے ہاتھوں پر مہندی کے ڈیزائن کو دیکھتے تعریف کی جس پر وہ اس کی طرف دیکھتے پھیکا سا مسکرائی

"ہے کسی کی ہماری لاڈو رانی کی"

فاریہ نے فوراً آگے بڑھتے اس کے کندھوں سے تھام کر اپنے ساتھ لگایا صبح نے مسکرا کر آنکھیں بند کر لیں

وہ گھر میں داخل ہوا تو ایک پل کو ٹھٹک کر رہ گیا پورے گھر کو پیلے اور سفید پھولوں سے سجایا گیا تھا اس نے نیم پلیٹ کو دیکھا پھر خود پر ہنسا کیا وہ اپنے گھر کا راستہ بھی بھول سکتا ہے مسکرا کر اس نے قدم اندر کی طرف بڑھائے اسے حیرت ہوئی اپنے گھر کو سجا دیکھ کر لیکن پھر یاد آیا بچپن میں ان کا

لان اکثر محلے دار رسومات کے لیے استعمال کر لیتے تھے اب ذہن کو جھٹکتے وہ آگے بڑھا اندر جاتے اس کی نظر لان میں بنے سٹیج پر گئی تو وہیں ٹک گئی قدم آگے بڑھنے سے انکاری ہو گئے اس کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کیا جو وہ دیکھ رہا تھا وہ سچ تھا یا خواب اگر خواب تھا تو وہ ابھی بیدار ہونا چاہتا تھا اور اگر حقیقت تو ایقان عالم اس سے انکاری تھا

وہ جو فاریہ کے کندھے پر آنکھیں موندے تھی سر سیدھا کرتے آنکھیں کھولی تو لان کے شروع پر کھڑے شخص کو دیکھ ساکت سی ہو گئی ہاں وہ وہی تھا جس کا انتظار وہ کر رہی تھی دس سال سے وہ آ گیا تھا۔۔ صبح نور کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی اس کی سانس جیسے تھم گئی یا وقت تھم گیا وہ اس کے سامنے کھڑا تھا اسی کو دیکھ رہا تھا وہ آگیا تھا اور آیا بھی کب جب اس کے ہاتھوں پر کسی اور کے نام مہندی لگ چکی تھی

ایقان پر نسیم بیگم کی نظر پڑی خوشی سے آگے بڑھتے پوتے کو گلے لگایا "ایقان تم آگئے میرا ایقان آگیا مجھے یقین تھا تم لوٹ آؤ گے ایک دن میرا پوتا آگیا" اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھا مے وہ لہجے میں محبت سموئے بولی ایقان نے ایک نظر دادو کو دیکھتے ان کی پیشانی پر لب رکھے

وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی مہندی ادھوری چھوڑ دی وہ بس سامنے دیکھے جا رہی تھی۔۔ ایک۔ دو پھر تیسرا قدم بڑھاتے وہ سٹیج سے اترتی بھاگ کر اس کے سینے سے جا لگی ایقان عالم بت بنا کھڑا رہا اس کے آنسو ایقان کی شرٹ بھگو رہے تھے وہ ویسے ہی کھڑا تھا صبح نے پیچھے ہٹتے اس کے کالر کو مٹھیوں میں پکڑا اس کی مہندی ایقان کی سفید شرٹ پر داغ بنا گئی تھی

"آپ اب--- آئے ہیں مم--- میں نے یاد--- م--- میری شادی---!!..."

ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں وہ اس کو کیفیت بتا رہی تھی باقی الفاظ اس کے منہ میں رہ گئے وہ یقین کی بانہوں میں جھول گئی

یقین عالم جو اس کو سر پرانز دینے آیا تھا خود کو سر پرانز مل گیا وہ تو صبح نور کے چہرے پر خود کو دیکھ کر مسکراہٹ دیکھنا چاہتا تھا جب کہ وہ تو آنسو سے تر چہرہ لیے ہوئے تھی۔۔۔۔

صبح کے اچانک بے ہوش ہو جانے پر سب اس کی طرف بڑھے یقین نے اس کو گرنے سے بچاتے اپنے بازوؤں میں تھامتے اندر کی طرف بڑھا جب کہ باقی سب بھی اس کے پیچھے اندر کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے جہاں پر شہنائیاں سنائی دے رہی تھی وہاں یک دم سناٹا چھا گیا تھا جس کے ہاتھوں پر مہندی لگائی جا رہی تھی وہ ہوش سے بے گانی ہوئی پڑی تھی۔۔۔

"صبح میری جان اٹھو آنکھیں کھولو صبح"....

نائلہ نے اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار چہرے کو تھپتھاتے کہا بیٹی کی ایسی حالت دیکھ ان کے آنسو رک ہی نہیں رہے تھے۔۔

"پھوپھو میں گاڑی نکالتا ہوں ہم ہاسپٹل چلتے ہیں اس کو لے کر..."

ابان کہتے باہر چلا گیا



ایقان نے کسی کی طرف غور کیے بغیر اس کو اٹھایا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔ صبح کی ایسی حالت دیکھ اسے خود کو بہت دکھ ہو رہا تھا دل بے چین ہو رہا تھا وہ جس کے لیے آیا تھا اسے ایسی حالت میں دیکھتے دکھ ہو رہا تھا

ہاسپٹل میں سب ڈاکٹر کا باہر انتظار کر رہے تھے ابان، نانہ، بڑی ممانی ایک طرف بیٹھے تھے جبکہ ایقان آئی سی یو کے باہر کھڑا ڈاکٹر کا انتظار کر رہا تھا

دل میں اس کے لیے دعائیں مانگ رہا تھا

"اللہ پاک پلینز میری ڈول کو جلدی سے ٹھیک کر دیں اس کے حصے کی تکلیف دکھ میری قسمت میں لکھ دیں بس اسے ٹھیک کر دیں مجھ سے نہیں برداشت ہو رہی اس کی ایسی حالت...."

باقی گھر والوں کو انہوں نے کہا آپ لوگ مہمانوں کو سنبھالیں اور صبح نور کے سسرال والوں کو کچھ نا بتانا

"ڈاکٹر۔ کیسی ہے وہ کیا وہ ٹھیک ہے؟؟.....؟"

ڈاکٹر جیسے ہی باہر آئی ایقان نے ڈاکٹر کی طرف بڑھتے پوچھا

"صبح کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے اسے کسی چیز کا شاک لگا ہے اس کو آج رات ہاسپٹل میں رکھیں انشاء اللہ کل صبح تک وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی"۔۔۔۔۔

نانہ کہ نظر ایقان عالم پر گئی جو سامنے دروازے کو دیکھتے ہاسپٹل سے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز سے کہتی آگے بڑھ گئی

"نالہ اللہ پاک کرم کریں گے وہ ٹھیک ہو جائے گی تم فکر نہیں کرو"۔۔۔۔!  
طاہرہ بیگم نے اس کو اپنے ساتھ لگاتے کہا  
"بھابھی میری بچی کس حال میں ہے میں کیسے فکر نہیں۔ کروں کل اس کی شادی ہے اور وہ  
!!.....!"

کہتے وہ بڑی ممانی کے گلے رونے لگی

ایقان ہاسپٹل سے نکل کر سیدھا گھر آیا غم و غصے میں اس کی حالت بکھری ہوئی تھی جب وہ لاؤنچ  
میں داخل ہوا سب وہیں پر موجود تھے اس کو دیکھتے نسیم بیگم نے آگے بڑھتے صبح کے بارے میں  
پوچھا

"کیسی ہے وہ ٹھیک ہے نا"۔۔۔۔!

"نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے ڈاکٹر نے بولا ہے آج رات ہاسپٹل میں رکھنا بہتر ہو گا"۔۔۔۔!!  
اس نے ان کی طرف دیکھتے کہا

"مجھے آپ سب سے ایک بات پوچھنی ہے"۔۔۔۔!

اس نے سنگل صوفے پر بیٹھتے کہا سب بغور اس کو دیکھ رہے تھے جس کا چہرہ تھکان اور فکر مندی  
سے مرجھایا ہوا تھا

"پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو"۔۔۔۔۔!

سعید صاحب نے بیٹے کو دیکھتے کہا

"کیا میں اتنا پرایا ہو گیا تھا آپ نے مجھے ایک بار کال کر کے بتانا تک مناسب نہیں سمجھا میری ڈول کی شادی ہو رہی تھی اور مجھے ہی نہیں اطلاع دی گئی اگر میں نہیں آتا تو آپ لوگ کبھی بھی نہیں بتاتے اس شادی کا مجھے"-----!

دھیمے لہجے میں بات کرتے وہ آخر پر چلا اٹھا تھا دکھ ہی تو ہوا تھا اسے صبح نور کی شادی ہو رہی تھی کسی نے بتانا مناسب نہیں سمجھا

"تم نے دس سالوں میں ایک بار بھی اپنے واپس آنے کی امید دلائی تھی پہلے جب بلایا تب آئے تھے تم مانا جو ہوا تھا اس میں تمہارا قصور نہیں لیکن ہم کو جو سزا دی تم نے وہ ٹھیک کیا تم نے"-----  
سعید احمد نے بھی اس کو اسی کا کیا یاد دلایا

"لیکن بابا اب بات میری ڈول کی ہے"-----

کافی دیر بحث کے بعد وہ کچھ نرم پڑ گیا تھا لیکن جب اسے صبح کا شادی کے بعد ملک سے باہر جانے کا پتہ چلا تو ایک بار پھر سے غصے میں بولا

"آپ لوگوں نے کیا سوچ کر رشتہ کیا ایک اتنی جلدی شادی پھر شادی کے فوراً بعد ملک سے چلے جانا آپ کو سب نارمل لگ رہا ہے"-----

کہتا وہ گھر سے باہر چلا گیا نانو سر پکڑ کر بیٹھ گئی اب ایتقان کو کیسے سمجھاتی یہ سب

صبح نور کو اگلی صبح ہی گھر لے آئے تھے اس کی طبیعت کافی بہتر تھی ڈاکٹر نے بولا دوائی کا خاص خیال رکھنا

ایقان عالم رات کا گیا گھر واپس نہیں لوٹا تھا صبح کو فاریہ اس کے کمرے میں لے گئی تھی تاکہ وہ آرام کر سکے رات کو نکاح اور رخصتی تھی اب عین وقت پر وہ شادی ٹال تو نہیں سکتے تھے

"فاری"

صبح نے فاریہ کو آواز لگائی جو اس پر کمبل ٹھیک کرتے جانے لگی اس کی آواز سن کر مڑی

"ہاں کچھ چاہیے بولو"

"نہیں تم ادھر آؤ میرے پاس"۔۔۔

اس نے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا فاریہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی صبح اس کے گلے لگتی رونے لگ گئی

"فاریہ وہ آگئے ہے وہ آگئے ہے میری۔۔۔ شادی ہو رہی ہے۔۔۔ وہ آگئے ہے"۔۔۔!

وہ ہچکیاں لیتے بولی فاریہ نے اس کو پیچھے کرتے چہرہ صاف کیا

"بس میری جان تو میری کزن نہیں دوست ہے سب سے عزیز ہے تمہارے آنسو تکلیف دیتے ہیں مجھے اب نہیں رونا بس"۔۔۔۔

اس کا چہرہ صاف کرتے فاریہ نے کہا جس پر اس نے فاریہ کو ایک بار پھر سے گلے لگا لیا

"اب تم آرام کرو پھر بیوٹیشن نے آ جانا ہے"۔۔۔۔

کہہ کر وہ کمرے سے چلی گئی صبح نور نے لیٹ کر آنکھیں بند کر لی جب کہ آنکھوں کے سامنے اس کا کل رات والا عکس ایک بار پھر سے آ گیا



ایقان ظہر کے بعد گھر واپس لوٹا سب تیاریاں تقریباً مکمل ہو چکی تھی زیادہ مہمان نہیں آنے تھے اس لیے رخصتی کا انتظام بھی گھر میں ہی کیا گیا تھا بس قریبی رشتہ داروں کو مدعو کیا تھا "کدھر تھے تم بتا کر تو جاتے تمہارے پاس پاکستان کا نمبر بھی نہیں ہے".....

جیسے ہی وہ داخل ہوا بڑی ممانی نے پوچھا

"آنی کسی کام سے گی تھا آپ سب کو دادو کے روم میں لے کر آئیں بات کرنی ہے"۔

ان کے گلے لگتے پیار سے کہتے وہ آگے بڑھ گیا۔۔ طاہرہ بیگم نے بانو کو بولا سب بڑوں کو بولو اماں جان کے کمرے میں آئیں وہ جی کہتے چلی گئی۔۔ ممانی بھی نانوں کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں "اسلام علیکم دادو"۔

دروازہ نوک کرتے اس نے روم میں داخل ہو کر کہا

"واعلیکم السلام! کدھر گئے تھے پتہ بھی ہے کتنا پریشان گئے ہو تھے ہم آئے اور بغیر کچھ بتائے نکل گئے"۔

دادو نے پریشانی اور مصنوعی غصہ لہجے میں سموئے کہا

"سوری دادو دوبارہ ایسا نہیں ہو گا"۔۔۔

اس نے دادو کے گلے میں بانہیں ڈالتے ان کی پیشانی پر لب رکھے تو وہ مسکرا دی

"بس بس اب زیادہ مکھن نہیں لگاؤ ادھر بیٹھو میں کھانا منگواتی ہوں جب سے آئے ہو کچھ کھایا ہی نہیں"۔۔۔

دادو اس کو پیار کرتے جیسے ہی اٹھ کر جانے لگی دروازہ کھول کر طاہرہ بیگم اور گھر کے باقی بڑے فرد داخل ہوئے ایک پل کے لیے دادو ٹھٹک گئیں ان سب کو ساتھ دیکھ کر

"تم سب یہاں کوئی بات ہے؟...."

دادو نے سب کو دیکھتے پوچھا

"اماں جان ایقان نے کوئی ضروری بات کرنی تھی اس نے کہا سب لوگ آپ کے کمرے میں آئیں...."

طاہرہ ممائی نے کہا تو دادو نے ایقان کی طرف دیکھا جو سر اثبات میں ہلا گیا دادو نے سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا نائلہ اور رخسانہ بیگم ان کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئی جبکہ باقی صوفوں پر بیٹھ گئے

"بتاؤ کیا بات کرنی تھی"

دادو نے ایقان کی طرف دیکھتے پوچھا جبکہ باقی سب کی بھی نگاہیں ایقان پر ہی ٹکی ہوئی تھی ایسی کونسی ضروری بات کرنی جو اس نے اچانک سب کو اکٹھا کیا

"میں جو بات کہنے لگ ہوں آپ سب نے تحمل سے سنی اور بتانا ہے کہ آپ لوگوں نے کیا یہ فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا یا ڈول سے جان چھڑانے کے لیے..."

اس نے ایک نظر اٹھا کر سب کو دیکھا اور پھر پیٹ کی جیب سے کچھ فوٹو گرافس نکال کر سب کے سامنے ٹیبل پر رکھی جس کو دیکھتے سب کی آنکھیں پھیل گئیں

"یہ کیا ہے ایقان...؟؟ اگر تم کوئی مذاق کر رہے ہو تو بہت گھٹیا مذاق ہے میری بیٹی کی آج شادی ہے...."

نائلہ بیگم نے آگے بڑھتے فوٹوز کو اٹھا کر پوچھا ان کے لہجے میں غصہ بے یقینی سب تھی "پھپھو یہ سچ ہے وہ آدمی پہلے سے شادی شدہ ہے پانچ سال ہو گئے ہیں اس کی پہلی شادی کو جو اس نے لو میرج کی تھی کل رات ہاسپٹل سے آنے کے بعد میں نے گھر آکر پوچھا پھر نے میں اپنے کچھ سوسز کے ذریعے پتا لگایا ہے آپ کو یقین نہیں تو آپ خود ان سے پوچھ لیں اس کی پہلی بیوی کا نام عیورث ہے۔۔۔"

اس نے بڑے تحمل سے بات کی ایقان کی بات پر اسد عالم نے فون نکال کر عبید کے والد کا نمبر ملایا جو دوسری بیل پر اٹھا لیا گیا "اسلام علیکم بھائی صاحب۔۔۔"

عبید کے والد کی آواز سپیکر سے سنائی دی کال سپیکر پر تھی "واعلیکم السلام ملک صاحب"

"آپ نے کال کی خیریت بارات کا ابھی کافی ٹائم ہے۔۔۔۔"

عبید کے والد نے کہا

"جی۔جی وہ ہم نے بس ایک بات پوچھنی تھی ہمیں ایک اطلاع ملی ہے کہ آپ کا بیٹا پہلے سے شادی شدہ ہے"

اسد عالم کی کہی گئی بات پر دوسری طرف کچھ وقت کے لیے مکمل خاموش چھا گئی پھر وہ بولے "دیکھیں اسد صاحب۔۔۔ وہ"

اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتے معاذ عالم نے فون پکڑ کر کہا۔

"ہمیں آپ کا جواب مل گیا ہے ہماری طرف سے رشتہ ختم بارات لے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں آپ کو"۔۔۔

کچھ بھی سنے بغیر انہوں نے کال کاٹ دی

"اب میری بیٹی کا کیا ہو گا لوگ تو اسے ہیں برا بھلا کہیں گے عین موقع پر بارات نہیں آئی"

نائلہ بیگم نے مسلسل روتے کہا

"نائلہ چپ ہو جاؤ اللہ پاک نے ضرور ہماری لاڈلو کے لیے بہتر سوچ رکھا ہو گا"۔۔۔

بڑی ممانی نے آگے بڑھ کر اپنے ساتھ لگاتے کہا

"صبح نور کی شادی آج ہی ہو گی"۔۔۔

دادو کی آواز پر سب نے ان کی طرف دیکھا

"مگر اماں جان"

رخسانہ بیگم نے نا سمجھی سے دیکھتے پوچھا

"لاڈو کی شادی آج ہی ہو گی اور ایقان سے ہو گی"۔۔۔

"امی ایقان سے ایقان اس سے بڑا ہے وہ"۔۔۔

نائلہ نے بے یقینی سے ماں کی طرف دیکھا پھر ایقان کو جو سنگل صوفے پر سر جھکائے بیٹھا تھا

"تم اس کی ماں ہو ایک بار تمہاری بات مان لی تھی اب تم ہماری بات کا مان رکھو مانتی ہوں تمہارا اس پر حق ہے، تو ہمارا بھی ہے ایک سال کی تھی جب وہ یہاں آئی تھی ہم سب نے پال پوس کر بڑا کیا ہے اسے اتنا تو ہمارا بھی حق بنتا ہے



تم نے اپنی مرضی کے رشتہ ڈھونڈا اور اس کا انجام دیکھ چکی ہو ".....

دادو نے ذرا سخت لہجے میں کہا تو وہ سر نیچے جھکا کر چپ ہو گئی صحیح تو کہہ رہی تھی وہ نائلہ بیگم نے کسی کو چھان بین کرنے کی نہیں دی یہ کہہ کر کہ اس دوست جانتی ہے اچھے خاندانی لوگ ہیں "ایقان تمہیں کوئی اعتراض ہے کیا اس شادی سے"----

دادو نے ایقان سے پوچھا سعید احمد نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا "نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں آپ ایک بار ڈول سے پوچھ لیں"۔

"اسے ابھی اس بارے میں کوئی نہیں بتائے گا اور یہ بات اس کمرے سے باہر نہیں جائے گی سب لوگ جا کر ویسے ہی تیاریاں کرو جیسے ہو رہی تھی"-----

دادو نے کہا تو سب نے ہاں میں ہاں ملائی اور چلے گئے

"بے شک اللہ پاک بہتر لے کر بہترین سے نوازنے والا ہے"

ایقان عالم صبح نور کے لیے بہترین تھا۔۔۔

سفید لہنگے کے ساتھ سرخ دوپٹہ میچنگ جیولری اور نفاست سے کیے گئے میک اپ میں وہ پری لگ رہی تھی بالوں کا سٹائلش سا جوڑا بنا گیا تھا کچھ آوارہ لٹیں اطراف میں گرائی گئی تھی فاریہ دادو کے کہنے پر اس کے ساتھ رہی سارا دن اب بھی وہ اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔

صبح کو مسلسل ہاتھ مسلتے دیکھ اس نے صبح کے ہاتھ تھامے جن پر مہندی کا ڈیزائن کچھ خراب ہو گیا تھا

"فکر نہیں کروں سب ٹھیک ہو گا"۔

فارہ نے اس کا ہاتھ تھام کر محبت سے کہا جس پر وہ ہلکے سے مسکرائی

"ایک بات پوچھوں صبح"۔

فارہ نے اس کے ہاتھ کو دیکھتے کہا

"ہاں"

اس نے مسکراتے جواب دیا

"کیا تم خوش ہو۔۔۔ میرا مطلب ایقان آگیا ہے مطمئن ہو اب بھی"

اس نے صبح کے چہرے کو بغور دیکھتے پوچھا جو کسی بھی ثاتر کے بغیر تھا

"لا تخرن ان اللہ معنا"

"غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے"

مسکراتے ہوئے اس نے جواب دیا فارہ اس کا جواب سن کر دنگ رہ گئی

میں نے اپنے فیصلے اللہ پر چھوڑ دیے ہے اب میں مطمئن ہوں میرے اللہ بہترین فیصلہ لیں گے

میرے لیے

"وَأَفُوضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ"

"اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں"

فارہ نے مسکرا کر اسے زور سے گلے لگایا

"اللہ پاک تمہیں ہمیشہ خوش رکھے"

فاریہ نے دل سے دعا دی

بلیک کرتا پاجامہ کے ساتھ بلیک ہی ڈیزائنر جیکٹ پہنے وہ کسی ریاست کے شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا سفید رنگت اور آئی برو کے آخر پر چمکتا تل اس کو اور دلکش بنا رہا تھا اس کی شخصیت بہت پرکشش لگ رہی تھی

دادو کے کہنے کے مطابق انتظامات ایسے ہی کیے گئے تھے جیسے صبح اور ایقان کی شادی ہی طے تھی ارسل اور ابان بینڈ باجے کے ساتھ ایقان کو سیڑج تک لے کر آئے دادو کے کہنے پر زائشہ اور صدف صبح کو لینے کمرے میں چلی گئی امام صاحب آگئے تھے

"واہ جی واہ ہمارے بغیر ہی ملنا ملانا ہو رہا ہے ناٹ فیئر لاڈو رانی"۔۔

صدف زائشہ کمرے میں داخل ہوئی تو فاریہ نے اس کو گلے لگایا ہوا تھا  
"آپ بھی آجائیں آپ"

صبح نے بازو آگے کرتے کہا تو وہ دونوں بھی مسکراتے گلے ملی  
"بارات آگئی کیا"۔۔۔؟

فاریہ نے پوچھا۔۔۔ فاریہ کو بھی نہیں پتہ تھا کہ دولہا ایقان ہے وہ سارا دن صبح کے ساتھ تھی اور دادو نے کسی کو بھی بتانے سے منع کیا تھا  
"ہاں آگئی ہے ہم باہر لے جانے کے لیے ہی آئی ہے"۔۔

صدف نے کہا

"وہ ہٹلر بھی گھر آیا کہ نہیں"

فاریہ نے ایقان کو پوچھا جس پر وہ تینوں مسکرائی

"خود دیکھ لینا اب باہر چلیں"---

زائشہ نے صبح کا گھونگھٹ بناتے کہا

"یار وہ گر جائے گی ایسے تو نہیں کرو"

فاریہ پھر سے بولی

"کچھ نہیں ہوتا ہم ساتھ ہیں نا اور دادو نے بولا ہے گھونگھٹ میں لے کر آنا"

صدف نے صبح کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کرتے کہا

فاریہ نے اس کا لہنگا ٹھیک کیا وہ سب باہر نکل گئی

فاریہ نے جیسے ہی سیٹج پر دلہے کو دیکھا اس نے خوشی اور حیرانی کے ملے جلے تاثرات میں دبی دبی چیخ

ماری

"یار سچی دولہا ہٹلر ہے یا میں خواب دیکھ رہی ہوں"

وہ جو زائشہ کے ساتھ چل رہی تھی اس سے پوچھا

"ہاں وہ ہی دولہا ہے اب انسانوں کی طرح چپ چاپ چلو"

لان میں داخل ہوتے سیٹج پہنچنے تک ان پر پھول برسائے گئے

سفید اور سرخ پھولوں سے سجائے گئے سیٹج پر صبح کو ایقان کے ساتھ صوفے پر بیٹھایا گیا



سعید احمد کے کہنے پر امام صاحب نے نکاح شروع کیا

"صبح نور والد دانش خان آپ کا نکاح ایقان عالم والد سعید احمد سے ایک لاکھ حق مہر ہونا قرار پایا ہے کیا آپ کو نکاح قبول ہے"

آہ۔۔۔ کیا الفاظ تھے صبح کو لگا اس نے غلط سن لیا ہے اس کی شادی عبید سے ہو رہی تھی وہ خاموش رہی

امام صاحب نے دوبارہ الفاظ دہرائے

"صبح نور والد دانش خان آپ کا نکاح ایقان عالم والد سعید احمد سے ایک لاکھ حق مہر ہونا قرار پایا ہے کیا آپ کو نکاح قبول ہے"

صبح نے تھوڑا سا سر اٹھایا پاس کھڑی فاریہ نے جھک کر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ یقین دلایا اس نے ٹھیک سنا ہے

"قبول ہے"

اس کی نم سی آواز پاس بیٹھے شخص کی سماعت سے ٹکرائی تو اس کے اندر تک سکون کی لہر دوڑ گئی

---

امام صاحب کے دو بار پھر سے پوچھنے پر اس نے کہا

"قبول ہے"

"قبول ہے"....

امام صاحب نے اب ایقان سے پوچھا

"ایقان عالم والد سعید احمد آپ کا نکاح صبح نور والد دانش خان سے ایک لاکھ حق مہر ہونا قرار پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے..."

"قبول ہے..."

صبح نور کی آنکھوں سے شکر کے آنسو نکلے۔۔۔ کیا ایسے بھی ہو سکتا تھا

"بے شک اللہ دلوں کے بہتر حال جاننے والا ہے"

نکاح کے مقدس فریضے کے بعد باقی رسومات ادا کر کے صبح کو ایقان کے کمرے میں لایا گیا کمرہ سجاوٹ سے پاک تھا صدف اس کو کمرے میں چھوڑ کر چلی گئی صبح کے آنسو رواں تھے آنکھوں سے یہ آنسو شکرانے کے تھے

"محبوب کا شریکِ حیات بن جانا بھی کسی نعمت سے کم نہیں ہوتا"۔۔۔۔۔

"ایقان میری بات سنو"۔۔۔

سعید احمد نے ایقان کو بلایا جو فون پکڑ کر ایک طرف کھڑا تھا

"جی بابا"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا

"ایقان جو کچھ بھی ماضی میں ہوا وہ سب بھول جاؤ اب ایک بات یاد رکھو صبح تمہاری بیوی ہے اور

اس کو خوش رکھنا تمہارا فرض ہے"۔۔۔۔۔

"بابا آپ فکر نہیں کریں ڈول پہلے بھی میرے لیے سب سے اہم تھی اور اب میں خود سے زیادہ اس کی حفاظت کروں گا آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گا"۔۔۔

اس نے مسکرا کر ان کے ہاتھ تھامتے کہا

"مجھے تم سے یہ ہی امید تھی"۔۔۔

انہوں نے بیٹے کو گلے لگاتے ہے

"ٹھیک ہے اب تم کمرے میں جاؤ وہ تمہارا انتظار کر رہی ہو گی"۔۔۔

وہ سر اثبات میں ہلاتا آگے بڑھ گیا

"ایقان"

وہ دروازے کے پاس پہنچا جب پیچھے سے صدف کی آواز سن کر رک گیا

"جی آپ"

"یہ صبح کو کھلا دینا"

انہوں نے صبح کی میڈیسن ایقان کو تھمائی اور واپس چلی گئی اس نے میڈیسن کو دیکھا اور مسکراتے

داخل ہوا

کمرے کے کھلنے اور بند ہونے کی آواز پر اس نے سر اٹھایا لیکن گھونگھٹ کی وجہ سے کچھ دکھائی نہیں

دیا وہ آہستہ قدموں سے چلتا اس کے پاس آکر بیٹھ گیا اس نے آہستہ سے گھونگھٹ اٹھایا اس کا سجا

سنورا روپ اور متورم آنکھیں اس کو اور زیادہ حسین بنا رہی تھی ایقان اس کو دیکھتا رہ گیا لیکن اس

کے آنسو ایقان کو تکلیف پہنچا رہے تھے ایقان نے ہاتھ بڑھا کر آنسو صاف کیے وہ ایک دم لرز گئی

"ڈول رو نہیں پلیز تمہارے یہ آنسو مجھے تکلیف دیتے ہے..."

اس نے ایک ہاتھ سے آنسو صاف کیے جب کہ دوسرے ہاتھ میں اس کا ہاتھ تھاما  
"آپ کو میری کبھی یاد نہیں آئی۔۔ آپ نے مجھ سے بات بھی نہیں کی تھی"۔۔۔

صبح نے شکوہ کیا ایتقان اس کے شکوے پر ہلکا سا مسکرایا

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں یہ کھا لو"

اس نے دوائی اس کو تھما کر کہا خود جگ سے پانی ڈالا کر اس کے لبوں سے لگایا صبح نے شکوہ کناں  
نظروں سے اسے دیکھتے دوائی کھالی

"گڈ گرل اب تم چینج کر کے سو جاؤ"۔۔۔

اس کا گال تھپتھاتے وہ بولا صبح کو یقین نہیں آ رہا تھا وہ اسے ہی دیکھے جا رہی تھی آخر اتنے

سالوں کا انتظار تھا وہ اس کے سامنے ایک حسین حقیقت بن کر بیٹھا تھا

"کیا ہوا ڈول چینج نہیں کرنا"

وہ جو خود اب واشروم سے چینج کر کے آیا تھا اس کو ویسے دیکھ بولا

"وہ میرے کپڑے نہیں"۔۔۔

صبح نے سر جھکا کر ہچکچاتے ہوئے کہا جس پر ایتقان نے سامنے بیٹھی اپنی نئی نوپلی دلہن کو دیکھا ایک

دلفریب سے مسکراہٹ آئی اس کے لبوں پر

"تم میرا کوئی ڈریس پہن لو کل صبح میں آنی کو بول کر تمہارے منگوا دوں گا اس روم میں ابھی

مناسب نہیں رہے گا"۔۔۔۔



ایقان نے وقت کی نزاکت کو سمجھتے کہا اور خود روم سے باہر نکل گیا صبح بھاری لہنگا اٹھا کر نیچے اترتی چینگ روم میں چلی گئی۔۔۔

وہ جب سے پاکستان گیا تھا عمر کو ایک میسج نہیں کیا تھا یہی بات عمر کو پریشان کر رہی تھی وہ مسلسل اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ کوئی جواب دے تب نا عمر نے کوئی ہزار دفعہ اسے کال اور میسج کیے تھے تنگ آ کر اس نے ایک وائس نوٹ چھوڑ دیا کیونکہ وہ جانتا تھا الیکس وائس ضرور سنے گا

الیکس نے اپنا کام تقریباً مکمل کر لیا تھا اب بس آخری وار تھا اور سب تمام اس نے اپنا فون نکالا تو عمر کی کال میسج لسٹ دیکھ کر سائیڈ سائل دی جیسے وہ جانتا تھا وہ یہ ہی کرے گا لاسٹ پر آئی وائس کو پریس کیا تو عمر کی روندھی سی آواز آئی

"بھائی یار کدھر بزی ہو میں پریشان ہو رہا ہوں ایک میسج کر کے اپنی خیر خیریت تو بتا سکتے ہے نا آئی مس یو جلدی آ جاؤ واپس"

وائس کے ختم ہونے پر اس نے قہقہہ لگایا اور میسج ٹائپ کیا

"ڈونٹ وری میں ٹھیک ہو اور مجنوں نہ بنو بس آخری وار باقی ہے"۔۔۔

میسج سینڈ کر کے اس نے انکھیں بند کی اس کے لبوں پر وہ ہی مخصوص ڈائید سائل ایک بار پھر سے رونما ہوئی۔۔۔۔۔

وہ واپس کمرے میں آیا تب تک وہ سوچکی تھی ایک ہاتھ بلینٹ سے باہر نیچے لٹک رہا تھا اس کے بازو دیکھ کر وہ مسکرایا جس نے ایقان کی بلیوٹی شرٹ پہن رکھی تھی اور آدھے بازو شرٹ کے فولڈڈ تھے آگے بڑھتے آہستہ سے اس کے بازو کو اوپر کرتے اس نے صبح پر بلینٹ ٹھیک کیا دوسری طرف جا کر اس کے سر کے پاس بیٹھ گیا

"ڈول پتہ ہے کل تم نے مجھے ڈرا دیا تھا ایک پل کو مجھے لگا میں سانس نہیں لے پاؤں گا مجھے ایسے لگا جیسے کسی نے میرا دل مٹھی میں دبوچ لیا ہو"

اس کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے وہ اسے اپنی کیفیت بتا رہا تھا  
"ڈول کچھ بھی ہو جائے ایقان عالم نہ اب تم سے دور ہو گا نہ ہی تمہاری آنکھوں میں آنسو آنے دے گا"

اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے بولا

"میرے لیے اس سے زیادہ تکلیف دہ احساس اور کوئی نہیں میری ڈول میری وجہ سے روئے۔۔۔"  
انگلیوں کے پوروں سے اس کی پلکوں کو چھوتے کہا

پوری رات وہ مسلسل اسے محبت بھری نگاہوں سے دیکھتا رہا جو دوائی کے زیر اثر سو رہی تھی اس کی دوائی میں نیند کی گولی بھی شامل تھی

فجر کی اذان سن کر وہ واشروم کی طرف بڑھ گیا کچھ دیر بعد فریش ہو کر نکلا سفید سوٹ ہلکے گیلوں بالوں کو سیٹ کر کے اس نے بلیک شال کی اور نماز کے لیے چلا گیا۔۔۔۔۔

صبح نور کی آنکھ 7 بجے کے پاس کھلی کمرے میں خود کو اکیلا پا کر ایک پل کے لیے حیران ہوئی جب خود پر نظر پڑی تو مسکرا کر دونوں بازو سینے پر ایسے باندھے جیسے خود کو ہی گلے لگا رہی ہو ایک خوبصورت سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر سبھی ہوئی تھی۔۔

"صبح یہ تمہارے کپڑے رات کو رکھنا بھول گئے تھے"

صدف نے اندر داخل ہوتے کہا اس پر نظر پڑی تو سیٹی پر دھن بجانے لگی

"واہ بھئی واہ آپ نے تو شوہر کے کپڑے پہن رکھے ہیں ہم خواہ مخواہ ہی پریشان ہو رہے تھے۔۔۔"

اس نے صبح کو چھیڑتے کہا

"آپنی ہمارے کپڑے نہیں تھے ایقان نے بولا میں ان کے پہن لو پھ۔۔۔۔۔"

"بس بس یہ چیخ کر لو ایقان کدھر ہے۔۔"

اس کی معصومیت پر مسکراتے صدف نے اس کی بات درمیان میں کاٹ دی

"وہ۔۔۔"

اس سے پہلے صبح کچھ بولتی ہیچھے سے آواز در آئی

"اسلام علیکم۔۔ آپی میں نماز کے لیے گیا تھا اس کے بعد واک پر چلا گیا۔۔"

ایقان نے اپنی غیر موجودگی کی وجہ بتائی

"ٹھیک ہے صبح تیار ہو جاؤ پھر دونوں ناشتے کے لیے آجانا۔۔۔"

صدف نرم لہجے میں کہتی چلی گئی صبح نے ایک نظر خود کو دیکھا جو بنا دوپٹے کے اسی کے کپڑوں میں تھی اور پھر سامنے کھڑے ایقان کو جو مسلسل اسی کو دیکھے جا رہا تھا

"مجھے چ۔۔ چنچ کرنا۔۔ ہے۔۔۔"

اٹکتے مدھم لہجے میں بولی اسے لگا اس کی آواز ایقان تک نہیں پہنچی  
"ہاں کر لو چنچ پھر ریڈی ہو کر ناشتے کے لیے چلتے ہے"

اس نے اس کی طرف بڑھتے عام سے لہجے میں کہا  
"لیکن اس سے پہلے مجھے ایک بات کرنی ہے"

اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے کہا صبح کچھ نہیں بولی بس اسی کو دیکھے جا رہی تھی جس کا دس سال انتظار  
کیا وہ اس کے روبرو تھا آنکھیں تھی جن کی پیاس نہیں بجھ رہی تھی اور دل میں ڈر تھا کہیں وہ پھر  
سے نہ چلا جائے

"صبح میں تمہیں بتا کر نہیں گیا، کبھی تم سے بات نہیں کی اس کے لیے ایم سوری لیکن اب میں  
تمہیں سب بتا دوں گا میں تمہارا دل دکھانے کی معافی مانگتا ہوں۔۔"

اس نے صبح کا ہاتھ تھام کر شرمندہ ہوتے کہا

"آپ ایسے۔ نہیں بولو پلیز۔۔ مجھے آپ کی س۔۔ سوری نہیں چاہیے بس ایک وعدہ چاہیے۔۔۔"

صبح نے روتے ہوئے کہا

"آپ و۔۔ وعدہ کرو مجھے پھر کبھی نہیں چھوڑ کر جاؤ گے۔"

اس نے ہچکیوں میں روتے کہا ایقان نے اس کو سینے سے لگاتے خود میں بھینچ لیا

"میں وعدہ کرتا ہوں ڈول کبھی نہیں چھوڑ کر جاؤں گا پلیز رو نہیں تمہارے آنسو تکلیف دیتے ہے  
مجھے"



اس کی آنکھیں صاف کرتے بولا

"اب چیخ کرو پھر نیچے چلتے ہے۔"

"جدائی کا ڈر موت کے ڈر سے زیادہ اذیت ناک ہوتا ہے"

صبح کپڑے اٹھا کر واشروم کی جانب بڑھ گئی ایقان اسے دیکھتے دل سے مسکرا رہا تھا

★★★★

ماضی

ایقان ، سعید احمد ، نسیم بیگم ، رخسانہ بیگم ، نائلہ ، اسد عالم ، معاذ عالم اور صدف اس وقت نانو کے کمرے میں موجود تھے صدف کچھ دنوں کے لیے پاکستان آئی تھی

"میں نے یہ سوچا ہے کہ ایقان اور زائشہ کا نکاح کر دیا جائے ، ان کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد رخصتی کر دیں گے".....

نانو نے سب کی طرف دیکھتے کہا ان کی بات سن کر سب بہت خوش ہوئے سب سے بڑھ کر طاہر بیگم ان کی بہن کی اکلوتی نشانی ان کا بھانجا جس کو انہوں نے پیار محبت سے پال پوس کر بڑا کیا تھا اب وہ ان کا داماد بنے گا اور بیٹی گھر میں ہی رہ جائے گی اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے تھا ان کو

"ماشاء اللہ بہت اچھا سوچا آپ نے اماں جی "

طاہرہ بیگم نے خوشی سے کہا جن کے چہرے پر خوشی عیاں تھی

"اس میں بچوں کی رضا مندی ایک بار پوچھ لیتے ہیں ایقان تمہیں امی کے فیصلے سے کوئی ایشو تو نہیں .."

سعید احمد نے ایقان کو دیکھتے پوچھا جو کسی مجرم کی طرح کھڑا تھا

"نہیں بابا آپ سب بڑے ہیں جو آپ سب کو مناسب لگے مجھے منظور ہے"

"یہ ہوئی نامیرے شیر والی بات"

معاذ عالم نے آگے بڑھ کر ایقان کو گلے لگا لیا

"بس پھر طے ہوا صدف کے جانے سے پہلے ان دونوں کا نکاح کر دیتے ہیں۔"

نانو نے خوش ہوتے کہا ان کو خوشی بہت تھی سب نے ان کا مان رکھ لیا تھا ان کے لاڈلے پوتے نے

ہر بار کی طرح اس بار بھی دادو کی بات کا مان رکھ لیا تھا اب بس انتظار تھا تو زائشہ کی رضامندی کا اس

چیز کی ذمہ داری نانو نے صدف پر چھوڑی تھی

"زائشہ مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے"

صدف نے زائشہ کے کمرے میں داخل ہوتے کہا جو اپنے کپڑے سمیٹنے میں مصروف تھی اس کی

طرف متوجہ ہوئی

"جی آپ بولیں"

"زائشہ دادو نے تمہارے اور ایقان کے نکاح کا فیصلہ کیا ہے۔"

"کیا میں اور ایقان"

زائشہ نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھ تقریباً چیختے ہوئے کہا

"کیا ہوا زائشو تمہیں کوئی اور پسند ہے کیا"

صدف نے اس سے پوچھا اس سوال پر اس کے کام کرتے ہاتھ رک گئے

"نن۔۔ نہیں آپ ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔"

زائشہ نے جبراً مسکراتے کیا

"اوکے پھر ٹھیک ہے میں سب کو تمہارا جواب بتا دیتی ہوں تمہیں کوئی اعتراض نہیں"  
 صدف نے اس گلے لگاتے کہا اور خوشی خوشی باہر چلی گئی پیچھے سے زائشہ سر پکڑ کر رہ گئی  
 "اب کیا کروں یار رررر"

زائشہ بڑبڑائی

"ہیلو دادو میرا اور ایتقان کا نکاح کروانا چاہتی ہے۔۔ اب میں کیا کروں"  
 زائشہ نے موبائل پر کسی کا نمبر ڈائل کیا دوسری طرف سے کال اٹینڈ ہونے پر اس نے اپنی پریشانی بتائی  
 اس طرف سے کچھ کہہ جانے پر اس نے کہا  
 "ٹھیک ہے اب آپ دعا کرو"

اللہ حافظ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی

★★★★

"آجائیں"

دروازے پر مسلسل دستک کے جواب میں کہتے اس نے ٹاول بیڈ پر پھینکا ابان اور زائشہ کمرے میں  
 داخل ہوئے

"تم دونوں اس وقت یہاں سب خیریت ہے نا"

ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا جو رات کے 11 بجے اس کے کمرے میں آئے تھے  
 "وہ ا۔ ایتقان ہمیں بات کرنی ہے"

زائشہ نے ہاتھ مسلتے کہا

اس نے بالوں میں برش کرتے کہا

ابان نے کہا ایقان کا ہاتھ بالوں میں رک گیا

"تم دونوں کیا چاہتے ہو"

اس نے لہجہ سادہ رکھتے پوچھا

"یہ کہ تم دادو کو ہمارے لیے مناؤ"

"پلیز ایقان میں ابان سے پیار کرتی ہوں اگر میری تم سے شادی ہو گئی تو ہم کبھی خوش نہیں رہ سکے گے"

زائشہ نے التجائیہ لہجے میں کہا

جس پر ايقان نے سر اثبات میں ہلایا

"ٹھیک ہے تم دونوں چلے جاؤ میں ہینڈل کر لوں گا"

ایقان کے کہنے پر وہ دونوں کمرے سے چلے گئے

"~~~~~"

ایک آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی تو وہ ماضی سے واپس آیا

سامنے نظر پڑی تو صبح کو دیکھا جس کے ہاتھ پر چوڑی لگنے سے چند بوند خون کی چمک رہی تھی



"ادھر دکھاؤ" اس کے پاس زمین پر بیٹھ گیا  
اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا ٹشو سے خون صاف کرتے بولا  
"تم چوڑیاں مت پہنو"  
"لیکن چوڑیاں پیاری لگتی ہیں"

صبح نے اس کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ کو دیکھتے کہا  
"جو چیز میری ڈول کو ہرٹ کرے وہ کبھی ہیاری نہیں ہو سکتی"  
اس کے زخم پر لبوں سے مرحم لگاتے بولا صبح ایقان کے اس عمل پر کانپ گئی جسے ایقان نے باخوبی  
نوٹ کیا  
"چلیں"

صبح نے ہاتھ پیچھے کھینچتے کہا  
"ہم چلو لیکن ایسے نہیں"  
ایقان نے کھڑے ہوتے کہا صبح نے نا سچھی سے اسے دیکھا ایقان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر انگلیوں میں  
انگلیاں پھنسائی  
"اب چلو"

مسکرا کر اس کو ساتھ لیے آگے بڑھا  
"ماشاء اللہ"

ان دونوں کو نیچے آتے دیکھ سب کی زبان سے یہ ہی نکلا دونوں لگ ہی اتنے پیارے رہے تھے

صبح نے زنک شارٹ فرائک ، کیپری کے ساتھ پنک ٹشو کا دوپٹہ کندھے پر ڈالا ہوا تھا جبکہ ایقان نے سفید سوٹ میں تھا ان دونوں کو جو چیز خوبصورت بنا رہی تھی وہ تھا ان دونوں کا ساتھ وہ ایقان کے مضبوط ہاتھ کی انگلیوں میں الجھی صبح کی انگلیاں

"جب دوست ، محبت ، ہمسفر ایک ہی شخص ہو تو زندگی خوبصورت بن جاتی ہے "

وصی شاہ

باندھ لیں ہاتھ پہ سینے پہ سجائیں تم کو  
جی میں آتا ہے کہ تعویذ بنالیں تم کو  
پھر تمہیں روز سنواریں تمہیں بڑھتا دیکھیں  
کیوں نہ آنگن میں چنبیلی سا لگائیں تم کو  
جیسے بالوں میں کوئی پھول چنا کرتا ہے  
گھر کے گلدان میں پھولوں سا سجائیں تم کو  
کیا عجب خواہشیں اٹھتی ہیں ہمارے دل میں  
کر کے منا سا ہواؤں میں اچھالیں تم کو  
کبھی خوابوں کی طرح آنکھ کے پردے میں رہو  
کبھی خواہش کی طرح دل میں بلا لیں تم کو  
اس قدر ٹوٹ کے تم پہ ہمیں پیار آتا ہے  
اپنی بانہوں میں بھریں مار ہی ڈالیں تم کو

ہے تمہارے لیے کچھ ایسی عقیدت دل میں  
اپنے ہاتھوں میں دعاؤں سا اٹھالیں تم کو  
جس طرح رات کے سینے میں ہے مہتاب کا نور  
اپنے تاریک مکانوں میں سجائیں تم کو



ایقان ویسے ہی اس کا ہاتھ تھامے چلتے سب کے پاس ڈانگ ٹیبل تک آیا  
"اسلام علیکم"

دادو کے سامنے سر جھکا کر بولا  
"واعلیکم اسلام جیتے رہو ہمیشہ خوش رہو"

ایقان کے سر پر ہاتھ رکھتی وہ بولی پھر صبح کے سر پر ہاتھ رکھ پیار کیا  
"ایقان بیٹھو ناشتہ شروع کرتے ہے"

طاہرہ بیگم نے محبت سے کہا  
"جی آئی چلو ڈول"

اس نے سر اثبات میں ہلاتے طاہرہ بیگم کو جواب دیا پھر صبح کی طرف متوجہ ہوا اس سب میں اس  
نے صبح کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا  
"جب من پسند شخص کا ہاتھ تھام لیا جائے تو چھوڑا نہیں جاتا"

صبح کے لیے اس نے سعید احمد کے ساتھ والی کرسی کھینچی جو ایقان کی تھی اسے آنکھوں سے بیٹھنے کا اشارہ کرتے وہ خود ساتھ بیٹھ گیا

"یہ آپ کی چیز تھی"

-وہ آہستہ سے بولی

"اب سے جو میرا ہے سب تمہارا ہے اور میں تمہیں خود سے دور تو نہیں بیٹھا سکتا"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا

"میرا ہاتھ میں ناشتہ کیسے کروں گی"

صبح نے اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا جس کی انگلیاں ایقان کی انگلیوں میں الجھی ہوئی تھی۔۔

"نو پرابلم میں کھلا دوں گا"

ایقان نے نوالہ اس کے منہ کے پاس کیا صبح کو عجیب لگا لیکن پھر یاد آیا وہ بچپن میں بھی تو کھلاتا تھا ایسے ہی پیار سے ان دونوں نے ناشتہ کیا سب لوگوں نے ان کے دائمی ساتھ اور خوشیوں کی دعائیں کی وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رہے

★★★★

ماضی

"ایقان تم جانتے بھی ہو کیا کہہ رہے ہو، تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا ہے، رات کو تم نے خود کہا تھا تم امی کے فیصلے سے متفق ہو اور اب تم کہہ رہے ہو تم نکاح نہیں کرنا چاہتے"

سعید احمد کا دماغ گھوم تھا بیٹے کی بات سن کر

"بابا میں امریکہ جانا چاہتا ہوں"



"ہاں تو روک کون رہا ہے نکاح کر کے چلے جاؤ امی نے بھی یہی کہا تھا کی پڑھائی ختم ہونے کے بعد رخصتی ہو گی"

سعید احمد نے بامشکل غصے پر قابو پاتے ایقان کو سمجھایا

"بابا میں نکاح نہیں کرنا چاہتا میں ابھی کسی بھی ذمہ داری کے لیے خود کو تیار نہیں سمجھ رہا"

ایقان نے سر جھکائے کہا

"واہ نواب صاحب کو اب یاد آیا ہے وہ اس قابل نہیں رات کو تو بڑے فرمانبردار بن رہے تھے اب عقل، سمجھ آ گئی"

سعید احمد نے آپے سے باہر ہوتے کہا ان کا بس نہیں چلا رہا تھا ایقان کو ایک دو لگا دیتے

"بھائی صاحب آرام سے بچے دیکھ رہے ہیں"

اسد عالم نے آگے بڑھتے ان کا غصہ کم کرنے کی کوشش کی

"ڈیڈا مجھے ایقان کے ساتھ کھیلنا ہم چلے جائیں"

صبح باہر سے دوڑتی ہوئے آئی ایقان کا ہاتھ پکڑ کر بولی

"جی بیٹا ایقان جاؤ اس کے ساتھ"

اسد عالم نے کہا صبح اپنے چھوٹے سے ہاتھ میں اس کی انگلیوں کو مضبوطی سے تھامے باہر نکلی

"ہم جھولے لے گے فاریہ مجھے جھولا جھولنے نہیں دے رہی"

صبح نے چلتے ہوئے کہا وہ ایسے ہی بولتے جارہی تھی جبکہ ایقان کسی گہری سوچ میں گم سم سا اس

کے ساتھ کھینچا چلا جا رہا تھا

"بھائی صاحب آرام سے سوچیں اگر وہ جانا چاہتا ہے تو جانے دیں اس کی پڑھائی ختم ہونے کے بعد بچوں کی شادی کر دیں گے۔۔۔۔"

بہت مشکل سے سعید احمد کو منایا تھا دادو تو اپنے لاڈلے پوتے کی بات فوراً مان گئی تھی نکاح اب ہو یا چار سال بعد کیا فرق پڑتا تھا۔۔۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی قسمت ان سب کے ساتھ کیا کھیل کھیلنے والی ہے جس کو وہ چند سالوں کے لیے بھیج رہے تھے وہ کبھی واپس نا آنے کی سوچ کر جا رہا تھا اسے لگ رہا تھا اس کے جانے کے بعد سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا لیکن شاید وہ سب خراب کر کے جا رہا تھا

آج ایقان کی فلائٹ تھی سب لوگ بہت اداس تھے ابان نے کہا کہ وہ سب کو بتا دیتے ہیں ایقان نا جائے لیکن ایقان نے کہا وہ خود سے کچھ کرنا چاہتا ہے، اپنے لیے کچھ بننا چاہتا ہے ابان خاموش ہو گیا "میں ڈول سے ملنا چاہتا ہوں"

ایقان سب کے ساتھ لاؤنج میں کھڑا تھا سب لوگ اس کے جانے سے دکھی تھے اور وہ خود سب سے زیادہ تھا لیکن ابھی یہ ہی صحیح تھا سب کے لیے

کہتے وہ پھپھو کے کمرے کی جانب بڑھا وہ بیڈ کے پیچ و پیچ کمرے کے تانے سو رہی تھی ایقان آہستہ سے چلتا اس کے سرہانے کے پاس بیٹھا

"ڈول میں تمہیں بنا بتائے جا رہا ہوں وعدہ توڑنے کے لیے سوری مجھے معاف کر دینا۔۔۔ میں کبھی تم سے شاید نہیں مل پاؤں اور بات بھی نہیں کروں گا"

اس کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلاتے بولا دو آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے جسے وہ تیزی سے صاف کرتا باہر نکل گیا۔۔۔

پانچ سال بعد۔۔۔۔۔

زائشہ اور ابان کو بلاؤ ناشہ کر لیں دادو نے ناشتے کی میز پر کہا ان دونوں کی شادی کو ایک ہفتہ ہو گیا تھا ایقان نے شادی اور واپس آنے سے انکار کر دیا تھا دادو کے کہنے پر ان دونوں کی شادی کروا دی گئی تھی جس کے لیے ایقان نے ان کو منایا تھا سب ناراض تھے لیکن اس کو یقین تھا مان جائیں گے "مجھے آپ سب سے کچھ کہنا ہے"

ناشتے کے بعد ابان وہی بولا

"میں اور زائشہ معافی مانگتے ہیں ہم نے آپ سب سے چھپایا ہم بتانا چاہتے تھے لیکن ایقان نے منع کر دیا تھا"

اس نے زائشہ اور سب کی طرف دیکھتے کہا

"میں اور زائشہ ایک دوسرے سے شروع سے پیار کرتے تھے جب آپ نے ایقان اور زائشہ کے نکاح کی بات تو ہم ڈر گئے ہم نے ایقان سے کہا تو اس نے کہا وہ ہینڈل کر لے گا کسی کو کچھ نہ بتائیں" کہتے اس نے سر جھکا لیا

سب لوگ خاموشی سے اٹھ کر چلے گئے لیکن ان لوگوں کی ناراضگی کو بھی ایقان نے ہی دور کیا تھا لاکھ کہنے پر بھی وہ پاکستان آنے سے انکاری تھا

حال

ناشتے سے فارغ ہو کر سب لوگ اپنی اپنی تیاریوں میں لگ گئے رات کو ویسے کا فنکشن تھا ایمر جنسی میں ابان نے ہال بک کروایا سب لوگ بہت خوش تھے ایقان کے واپس آجانے پر اور پھر صبح کے ساتھ برا ہونے سے بچ جانے کی بھی خوشی تھی نائلہ تو بھتیجے کے وارے نہارے ہو رہی تھی جس نے نہ صرف سچائی سامنے لائی بلکہ صبح سے شادی بھی کر کے اسے عزت بخشی

"ہمارے معاشرے میں اگر رشتے سے انکار لڑکی والے کریں برائی لڑکے میں ہو تب بھی غلط لڑکی کو سمجھا جاتا ہے اسی کے کردار پر انگلیاں اٹھائی جاتی ہیں کوئی یہ نہیں کہتا کہ لڑکا غلط تھا سب لڑکی کو ہی قصور وار کہتے ہیں"۔۔۔۔۔

"بیگم اور کتنا وقت لگے گا ہماری شادی ہو گئی تھی اور ماشاء اللہ سے ہماری بیٹی بھی ہے "

ابان مثل کو بانہوں میں اٹھائے پھر رہا تھا اور ساتھ ساتھ زائشہ کو بھی بول رہا تھا جو دو منٹ کا کہتے دو گھنٹے سے لگی ہوئی تھی میک اپ میں ابان اب اکتاتے ہوئے بولا

"ہاں ہاں بس ہو گئی"۔۔

اس نے کانوں میں جھمکے ڈالتے اس کی طرف رخ موڑتے کہا

"چلیں ہم کافی لیٹ ہو چکے ہیں"

اس نے زائشہ کو مکمل دیکھتے کہا زائشہ نے آگے ہاتھ بڑھاتے مثل کو اس لیا زائشہ اور مثل کی سیم ڈریسنگ تھی دونوں ماں بیٹی نے ریڈ فرائڈ پہنی تھی۔۔۔۔۔ ابان نے مثل کو تھماتے اس کے گال پر اپنے لب رکھے



"ابان"

زائشہ تقریباً چلائی

"جی میری جان"

اس نے دلکشی سے مسکراتے جواب دیا جس پر زائشہ اس کے ساتھ لگتی چل دی

نیوی بلیو میکسی کے ساتھ سلور جیولری پہنے اور مناسب میک اپ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی بالوں کو کرل کر کے دونوں اطراف آگے ڈالا گیا تھا اس کی معصومیت اور چہرے پر دلی خوشی کی مسکراہٹ اس کو بے حد خوبصورت بنا رہی تھی نیوی بلیو تھری پیس میں سفید شرٹ کے ساتھ وہ کوئی ہیر و لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ صبح اور ایقان کی انٹری ایک ساتھ ہوئی تھی نیوی بلیو ڈریس میں دونوں ایک ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے سب ان کو ستائشی نظروں سے دیکھ رہے تھے ایقان نے صبح کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے رکھا تھا ریڈ کارپٹ پر واک کرتے وہ پھولوں کے سیٹج تک پہنچے۔۔۔۔۔ "تم ٹھیک ہو نا".....

ایقان نے سامنے دیکھتے اپنے پاس بیٹھی صبح سے پوچھا اس کا جواب نہ ملنے پر اس نے رخ اس کی طرف کیا وہ اپنے کانپتے ہاتھوں کو مسل رہی تھی جیسے اپنی گھبراہٹ مٹا رہی ہو "کیا ہوا ڈول طبیعت ٹھیک ہے نا"۔۔۔۔۔

اس نے صبح کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے کہا

"مجھے تھوڑی گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔"

صبح نے آہستہ آواز سے کہا

"فکر نہیں کرو میں ہوں تمہارے ساتھ میں فاریہ کو بلاتا ہوں"

ایقان نے صبح کے ہاتھ کی پشت کو رب کرتے کہا پھر فاریہ کو آواز دی جو اپنی ساڑھی سنبھالتی سیٹج پر آئی

"جی۔۔۔ کیا ہوا صبح تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔"

فاریہ نے صبح کو دیکھتے پوچھا جس کی حالت بتا رہی تھی اس کی گھبراہٹ  
"تم بابا یا چاچو کو بولو جلدی فنکشن ختم کریں نہیں تو ہمیں جانے دیں ڈول کو گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔"

ایقان نے فکر مندی سے کہا اس کے چہرے پر صاف صاف فکر مندی نظر آ رہی تھی  
"ایقان تم لوگوں کا جانا مناسب نہیں رہے گا یار آج تم دونوں کا ہی ریسپشن ہے اور تم لوگ جاؤ گے  
عجیب لگے گا میں بڑے پاپا کو بولتا ہوں فنکشن جلدی ختم کر دیتے ہیں"

ارسل جو فاریہ کے پیچھے سیٹج پر آگیا تھا اس کی بات سن کر بولا

سعید احمد نے صبح کی طبیعت کا خیال رکھتے ہوئے فنکشن جلدی ختم کر دیا ایقان صبح کو لے کر پہلے  
گھر آگیا تھا گھر آکر اس کی طبیعت کافی بہتر ہو گئی تھی میڈیسن کھا کر وہ اب سکون محسوس کر رہی  
تھی

"تم چینج کر لو میں آتا ہوں"

ایقان کہہ کر جانے لگا جب اس نے پکارا

"فاریہ کو بھیج دیجئے گا"

"کیوں"

"وہ۔۔"

"ہممممم بولو"

ایقان نے فکر مندی سے پوچھا کہیں اس کی پھر طبیعت خراب تو نہیں ہو رہی

"وہ بیک زیب کھولنی تھی میرا ہاتھ نہیں ہنچے گا"۔۔۔۔

اس نے بتایا تو سر جھکا کر مسکرا دیا آہستہ سے چلتا اس کے پاس آتے دوپٹے کی پز نکال کر ٹیبل پر

رکھتے اس نے زیب کھولی ایقان کی انگلیاں ہلکا سا صبح کی کمر پر مس ہوئی جس پر وہ کانپ گئی

"چینج کر کے لیٹ جانا"

اس کے گال تھپتھپاتے وہ باہر چلا گیا صبح چینجک روم میں چلی گئی

پنک ٹراؤزر کے ساتھ پنک ہی ڈھیلی ڈھالی شرٹ پہن کر دوپٹے کو گلے میں ڈالے وہ باہر نکلی

فریش ہو کر بیڈ پر بیٹھ گئی

★★★★

ایقان جو نیچے پانی پینے آیا تھا رخسانہ بیگم نے صبح کا پوچھا

"اب کیسی طبیعت ہے اس کی"

"الحمد للہ ٹھیک ہے چچی"

اس نے گلاس شلف پر رکھتے کہا مڑتے ہوئے وہ زائشہ سے ٹکرایا،، بغیر بولے آگے بڑھ گیا۔۔ پانی کا جگ لے کر کمرے میں واپس آگیا

★★★★

کمرے میں واپس آ کر ٹیبل پر پانی رکھا پھر کپڑے لے کر واشروم کی طرف بڑھ گیا تقریباً دس منٹ بعد وہ فریش سا باہر نکلا بالوں میں انگلیاں چلاتے وہ ڈریسنگ کے سامنے آیا بالوں میں برش کر کے وہ بیڈ کی دوسری طرف جا کر نیم دراز ہو گیا۔۔۔۔۔

ایقان کے نیم دراز ہوتے صبح بیڈ سے فوراً نیچے اتر کر دورازے کی جانب بڑھی  
"کدھر جا رہی ہو ڈول"۔۔۔۔۔

"وہ میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں"

اس کی بات سن کر وہ ایک دم سیدھا ہو

"کیوں"۔۔۔۔۔؟

"سونے کے لیے"۔۔۔۔۔

اس نے انگلیاں چٹختے کہا

"ادھر آؤ"

صبح کو اپنے پاس بلایا صبح چھوٹے چھوٹے قدم لیتی بیڈ کے پاس آ کر رک گئی  
"ڈول پتہ ہے ناشادی کے بعد لڑکی لڑکے ساتھ اس کے کمرے میں رہتی ہے"۔۔۔۔۔

اس نے صبح کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے کہا

"جی"



ایک لفظی جواب

"گڈ اب سو جاؤ آرام سے"

صبح سر ہلاتے صوفے کی جانب بڑھنے لگی جب وہ پھر سے بولا

"ادھر کدھر جا رہی ہو ڈول"

"سونے"

اس نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے کہا اب کی بار ایقان نے بامشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا اس کی معصوم

باتیں ایقان عالم کو دیوانہ بنا رہی تھی.. ایقان بیڈ سے اتر کر چلتا ہوا اس کے پاس آیا

"ڈول بیڈ پر سونا ہے صوفے پر کیوں سو گی"

ایقان نے اس کے پاس جاتے ہاتھ پکڑ کر کہا

"وہ آپ کو اکیلے سونے کی عادت ہے نا اس لیے میں صوفے پر سو جاتی ہوں"---

صبح نے اس کو اپنے بچپن کی کہی گئی بات یاد دلائی ایقان نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا

"میری ڈول اب آپ میرے ساتھ سو سکتی ہیں اور مجھے آپ کے ساتھ سونے کی عادت ڈالنی ہے

اب"

اپنے سینے سے لگائے اس کے بالوں پر لب رکھتے وہ بولا صبح نے اپنے نازک بازوؤں کا حصار اس

کے گرد باندھا

"اب ڈول آپ میرے ساتھ سوئیں گی اوکے"

جس پر اس نے سر اثبات میں ہلایا

ایقان اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ تک لایا صبح پر بلیکٹ ٹھیک کرتے وہ دوسری طرف لیٹ گیا

سب لوگ لاؤنچ میں بیٹھے تھے جب ایقان نے اپنی بات کا آغاز کیا

"میں صبح کو سب سچ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔ وہ میری بیوی ہے اس کا حق ہے سب جاننا"

ایقان کی بات سن کر سب حیران ہو گئے اس نے خود کہا تھا کوئی اس کو ایقان کے جانے کی وجہ نہ

بتائے اور اب وہ خود اسے سب بتانا چاہتا تھا

"اس نے تم سے کچھ پوچھا ہے کیا"۔۔۔۔۔؟؟

سعید احمد نے پوچھا

"نہیں بابا اس نے نہیں پوچھا لیکن میں اسے بتانا چاہتا ہوں میں نہیں چاہتا ہمارے درمیان کوئی غلط

فہمی یا جھوٹ کبھی بھی آئے"۔۔۔۔۔

"تم ایک بار پھر سوچ لو اس کا انجام کچھ بھی ہو سکتا ہے ایقان"

نائکہ نے جیسے اسے وارن کیا

"پھپھو وہ میری بات سمجھ لے گی آپ فکر نہیں کرو"۔۔

ایقان نے ان کو تسلی دی

"جو تمہیں مناسب لگے ہم اللہ پاک سے دعا کرتے ہیں تم دونوں ہمیشہ ساتھ اور خوش رہو"

نسیمہ بیگم نے دعا دی جس پر سب نے آمین بولا ایقان ان کے پاس سے اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گیا اب اسے صبح کو سب بتانا تھا وہ اس رشتے کو سچائی اور ایمانداری سے شروع کرنا چاہتا تھا سب سے بڑھ کر اس کو اتنے سال دور رہنے اور بات نہ کرنے کی وجہ بتانا تھا۔۔۔

ایقان روم میں آیا تو وہ فاریہ کے ساتھ کسی بات پر ہنس رہی تھی اسے دیکھتے دونوں خاموش ہو گئی فاریہ کو جانا مناسب لگا۔۔۔ ایقان چلتا ہوا صوفے پر جا کر بیٹھ گیا دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم

پھنسائے آگے کو جھکتے وہ کچھ سوچ رہا تھا

"ڈول ایک بات پوچھوں"۔۔۔۔؟

اس نے ویسے ہی آگے کو ہوئے سر جھکائے پوچھا

"جی"

فوراً جواب آیا

"کیا تمہیں مجھ پر یقین ہے"۔۔۔

"یہ کیسا سوال ہے"۔۔۔

صبح نے نا سمجھی سے اسے دیکھتے پوچھا

"بتاؤ ہے یقین"

اس نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے پوچھا پھر اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا

"جی بہت زیادہ یقین ہے آپ پر خود سے بھی زیادہ"

اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتی آرام سے بولی

"ڈول میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔۔ میں نہیں جانتا سب سننے کے بعد تمہارا کیا ری ایکشن ہو گا لیکن میں اس رشتے کی بنیاد سچ سے رکھنا چاہتا ہوں۔۔ ہمارے درمیان کوئی جھوٹ کوئی غلط فہمی نہ ہو۔۔۔"

ایقان نے اسے دیکھتے ٹھہر ٹھہر کر بات کی۔۔۔ صبح نے اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے جسے دیکھ وہ مسکرا دیا

"صبح میرے یہاں سے جانے اور واپس نا آنے کی صرف ایک ہی وجہ تھی۔۔۔۔ دادو نے فیصلہ کیا تھا میرا اور زائشہ کا نکاح کر دیا جائے اسی رات زائشہ اور ابان میرے پاس آئے تھے وہ دونوں ایک دوسرے سے پیار کرتے تھے میں رشتے سے انکار کر دیا جس وجہ سے بابا بہت ناراض ہو گئے تھے سب کو لگا تھا میں چار سال بعد آجاؤں گا۔۔۔ میں جانتا تھا اگر واپس آگیا تو میری شادی زائشہ سے کر دی جائے گی جو غلط ہوتا۔۔ ان دونوں کی شادی کے بعد سچائی سب کو پتہ چل گئی تھی تب میں واپس نہیں آیا کیونکہ کہیں نا کہیں ٹھکرائے جانے کا احساس ہوتا تھا۔۔ مجھے اس سے محبت نہیں تھی لیکن وہ ناپسند بھی نہیں تھی مجھے ہمیشہ یہ گلٹ رہا اس نے مجھ سے آکر کیوں کہا وہ کسی اور کو بھی کہہ سکتی تھی دادو کو بول دیتی۔۔۔۔۔"

بات کرتے کرتے آخر پر اس کی آواز مدھم ہو گئی صبح اس سب میں ایک دفعہ بھی نہیں بولی وہ بس اسے دیکھے جارہی تھی ایقان نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا "آپ کو س۔۔ سب کا خیال تھا آپ نے ایک ب۔۔ بار بھی میرا نہیں س۔۔ سوچا جس کو آپ ک۔۔ کی عادت ہو چکی تھی۔۔۔"



صبح نے روتے ہوئے کہا

"اب آپ میری بات سنیں"

اس نے چہرہ صاف کرتے کہا ایقان بس اسی کو دیکھ رہا تھا

"آپ کے ساتھ جو ہوا وہ ماضی تھا وہ بدل نہیں سکتا لیکن اگر آپ اب مجھے چھوڑ کر گئے نا تو کبھی

بات نہیں کروں گی ترس جاؤ گے مجھے دیکھنے کے لیے"۔۔۔۔

وہ کچھ اور بولتی ایقان نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے اسے گلے سے لگا لیا

گلے لگتے ہی گلے ختم ہو گئے

وگر نہ یاد تھی ہم کو رنجشیں کیا کیا □

"اب کبھی تمہیں خود سے الگ نہیں ہونے دوں گا تم چاہو تب بھی نہیں تم صرف میری۔۔ میں

صرف اور صرف تمہارا ہوں"

اس کے کان کے پاس جھکتے مدھم لہجے میں بولا صبح کو لگا جیسے دنیا تھم سی گئی ہو وہ اس کے سینے

سے لگی آنکھیں موندے مکیکی انداز میں بولی

"میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں ایقان میں اب آپ سے دور نہیں جانا چاہتی"

اپنے بازو اس کے گرد پھیلانے ایقان نے حصار مزید تنگ کر دیا۔۔۔

"اسلام علیکم بھائی شکر ہے آپ نے کال تو کی کیسے ہیں آپ"۔۔۔

عمر کال اٹینڈ کرتے ہی شروع ہو گیا الیکس نے فون کو گھورا جیسے وہ اسے دیکھ رہا تھا پھر فون کان سے لگایا

"آپ کے گھورنے سے کوئی خاص فرق نہیں پڑا مجھے اب آپ بتائیں گے کب تک واپس آرہے ہیں۔"

سامنے والے کے درست اندازے پر اس کے چہرے پر سائیڈ سائل در آئی جیسے مقابل کو داد دے رہا ہو

وعلیکم اسلام میں ٹھیک ہوں۔۔ یہی بتانے کے لیے کال کی ہے کہ مجھے یہاں کچھ دن اور لگ جائیں گے۔۔۔"

الیکس نے کہا پھر کچھ دیر اسے ہدایات دیتے اس نے کال کٹ کر دی اس کے کانوں میں عمر کے آخری الفاظ گونجے

"وہاں کوئی لڑکی والا سین نہیں کریٹ کرنا بھائی"

جس پر اس نے قہقہہ لگایا

ایقان جھولے پر بیٹھا تھا جب وہ اس کے پاس آئی ہاتھوں میں چائے کے دو کپ تھامے وہ اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی ایقان نے آنکھوں میں نرم گرم تاثر لیے اسے دیکھا

"آپ کی چائے۔"

کپ اس کے سامنے کرتی بولی ایقان نے ایک ہاتھ میں کپ پکڑا جب کہ دوسرے میں اس کا ہاتھ پکڑتے اپنے ساتھ بیٹھایا

"اونہوں۔۔۔ یہ تو پھینکی چائے ہے"

ایقان نے کپ لبوں سے ہٹاتے کہا صبح نے الجھن سے اسے دیکھا  
"ایسے کیسے ہو سکتا ہے میری چائے میں چینی ہے"

ایقان نے اپنا کپ اس کے لبوں سے لگایا اس کے ایک سیپ لینے کے بعد پھر خود پی  
"آہا۔۔۔ اب ہوئی میٹھی۔۔۔"

چائے کو بڑے مزے سے پیتے بولا اس کی بات سنتے صبح کے چہرے پر گلال بکھر گیا  
چائے کے خالی کپ سائید پر رکھتے ایقان سیدھا ہو کر اس کے سامنے بیٹھ گیا  
"صبح تم جانتی ہو تم میرے لیے کتنی خاص ہو اس دنیا میں سب زیادہ ضروری ہو تم مجھے"  
"ایقان عالم کی زندگی میں آنے والی نئی صبح ہو تم صبح نور"

اس کا ہاتھ تھام کر کہا

"میں تم سے اب دور نہیں ہونا چاہتا"

"لتسکونِ لیھا"

"تمہاری بیوی تمہارے دل کو سکون کا ہے"

اس کے ہاتھوں کر محبت سے چومتے بولا

"اور تم میرے دل کا سکون ہو، سکونِ قلب ہو میرا صبح نور میرا دل دس سال سے بے چین تھا اب اس کو سکون ملا ہے"

اس کا ہاتھ دل پر رکھتے کہا

"ایقان میں اللہ کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے جو آپ جیسا شریکِ سفر ملا ہے مجھے"

"زندگی کا سفر جتنا بھی مشکل ہو شریکِ سفر اچھا ہو تو انسان ہر حال میں خوش رہتا ہے"

"اور میں اللہ پاک کا شکر کرتا ہوں میری ڈول ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی"

اسے اپنے ساتھ لگاتے کہا

"مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔۔ آپ کو تو جیسے کچھ فیل نہیں ہوتا۔۔۔"

اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کھڑے ہوتے بولی

"یو وائٹ ہیٹ ڈول"

اس کو کلائی سے تھامتے ذومعنی بولا

"جی نہیں مجھے بس روم میں جانا ہے۔۔۔"

"چلو ساتھ چلتے ہیں۔۔۔"

ایقان نے اس کے کندھا ہر ہاتھ رکھتے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

دسمبر کی رات بادلوں سے اٹھکیلیاں کرتا چاند ان کو ساتھ دیکھ مسکرا رہا تھا

سب لوگ ناشتہ کر رہے تھے جب سعید احمد بولے



"ایقان کو پاکستان آئے کافی دن ہو چکے ہیں اور اب ان دونوں کی شادی بھی ہو گئی ہے بچوں کو کہیں گھومنے جانا چاہا"۔۔۔

سب کی طرف دیکھتے کہا

"بڑے پاپا ٹھیک کہہ رہے ہیں ان دونوں کو چاہیے کچھ دن کہیں سیر کر آئے"

صدف نے بھی ہاں میں ہاں ملائی

"نہیں ہم نہیں جاسکتے کہیں گھومنے کام پہلے ہی بہت زیادہ پینڈنگ ہو رکھا ہے ہمیں واپس جانا ہے"

ایقان نے ناشتہ کرتے صبح کی طرف دیکھ کر کہا

"لیکن اتنی جلدی کیا ہے ایقان"۔۔۔۔؟

نانلہ بیگم بولی

"پھپھو جانی ڈول پہلے بھی تو شادی کے بعد جا رہی تھی نا اور اب میرا کام ہے مجھے واپس تو جانا ہے

۔۔۔۔۔ اب میں اپنی بیوی کے بغیر تو نہیں جاسکتا نا"۔۔۔۔۔

اس نے پہلی بات نائلہ بیگم کو دیکھتے جبکہ دوسری پاس بیٹھی صبح کو دیکھ کر کہی سب کے سامنے

ایسے کہنے پر وہ شرما گئی۔۔۔۔۔

"کچھ دن تو اور رکتے اتنے عرصے بعد آئے ہو"۔۔۔۔۔

طاہرہ بیگم نے اداس ہوتے کہا

"آنی ایک ماہ تو ہو گیا ہے۔۔۔ ہم آپ سب سے ملنے آتے رہیں گے کیوں ڈول صحیح کہا نا"۔۔۔۔۔

اس نے مسکرا کر کہا

"جج۔ جی ممائی"۔۔۔

دل تو اس کا بھی اداس ہو گیا تھا ایک دم سے جانے کا سن کر لیکن وہ اب ایقان سے دور نہیں ہونا چاہتی تھی

"کب تک جانا ہے پھر تم دونوں نے"۔۔۔۔

نسیمہ بیگم نے پوچھا

"دادو آج رات کی فلاٹ ہے"

ایقان نے بڑے آرام سے کہا

"مطلب تم پہلے سے ہی تیاری کر چکے تھے"

سعید احمد بولے

"بابا میں بس آپ لوگوں کو ناشتے کے بعد بتانے ہی والا تھا"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا

ناشتے سے فارغ ہو کر سب نے ان کی پیکنگ کروائی نائلہ بیگم بیٹی کے دور جانے کا سوچ سوچ کر

غمگین ہو رہی تھی آنکھیں بار بار نم ہو جاتی

ان دونوں کے جانے کی وجہ سے سب لوگ بہت اداس تھے وہ نسیمہ بیگم کے ساتھ بیٹھے تھے ایقان

ان کو اپنے کام کی مصروفیات بتا رہا تھا جانا ضروری ہے۔۔۔

"اپنا خیال رکھنا اور روز فون کرنا لاڈو"

طاہر بیگم نے صبح کو گلے لگاتے کہا ان کی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھی  
"جی آپ بھی اپنا خیال رکھنا"

"صبح کوئی بات ہو مجھے ضرور بتانا اگر کبھی ہٹلر تمہیں تنگ کرے تو مجھے کال کرنا دادو کو بتا کر اس  
کی کلاس لگوائیں گے"

فاریہ نے کہا تو سب مسکرا دیے۔۔۔۔

"صبح اب تم خود سمجھ دار ہو شوہر کو شکایت کا موقع نا دینا"  
نائلہ بیگم نے بیٹی کو گلے لگاتے نصیحت کی ماں تھی یہ ہی چاہتی تھی بیٹی اپنے شوہر کے ساتھ خوش  
رہے

"خوش رہو ہمیشہ یاد آؤ گی آپ"

سعید احمد نے صبح کو گلے لگا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا  
"میں بھی آپ سب کو بہت مس کروں گی"

اس نے آنکھیں جھپکتے آنسوؤں کو باہر آنے سے روکا

"ہاں سب ڈول کو پیار کرو اور اسے ہی یاد کرنا میں تو جیسے جا ہی نہیں رہا نا ڈول ہی جا رہی ہے۔۔۔"

ایقان نے بیچارگی والی شکل بنا کر کہا تو سب ہنس دیے

"آپ جیس ہو رہے ہیں"

صبح نے اسے دیکھتے کہا

"نہیں میں آپ سے کبھی جیس نہیں ہو سکتا مجھے خوشی ہو رہی ہے سب آپ کو مجھ سے زیادہ پیار کرتے ہیں"

"برخوردار ہماری بیٹی کا خیال رکھنا اپنی لاڈلی بیٹی بھیج رہے ہیں آپ کے ساتھ"

معاذ عالم نے کہا

"ڈونٹ وری چاچو اس کی حفاظت خود سے بھی زیادہ کروں گا"

اب ہمیں نکلنا چاہیے بھائی کافی ٹائم ہو گیا ہے ارسل نے کہا

"ہمممم۔۔۔ اوکے بابا چلتے ہیں۔۔۔ آئی ویل مس یو"

ایقان نے سعید احمد کے گلے کہا ان سے مل کر ایقان کی آنکھیں بھی دھندلا گئی سعید احمد نے ماں باپ دونوں کا پیار دیا تھا اسے وہ عزیز تھے ایقان کو۔۔۔

"میں بھی تمہیں بہت یاد کروں گا صبح کا خاص خیال رکھنا اسے ہمیشہ خوش رکھنا، بچی ہے وہ کبھی کوئی نادانی ہو جائے تو درگزر کر دینا"

سعید احمد نے اس کے کندھے تھپتھپاتے کہا

"بابا آپ فکر نہ کریں میری طرف سے آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا"

ایک بار پھر سے ان کے گلے لگتے وہ بولا

سب سے مل وہ دونوں ایئر پورٹ کے لیے نکل گئے دسمبر کا مہینہ تھا تو سردی کافی محسوس ہو رہی تھی ایئر پورٹ پر اتر کر صبح نے اچھے سے شال گرد لپیٹ لی۔۔۔ اناؤنسمنٹ پر وہ دونوں اندر بڑھ گئے زندگی کے نئے سفر کے لیے اپنی آنے والی زندگی کی طرف حسین خواب سجا کر۔۔۔۔۔۔۔۔



ایک لمبی فلاٹ کے بعد وہ دونوں اپنی منزل پر پہنچ چکے تھے جہاں پر وہ دونوں اور ان کی زندگی میں آنے والی نئی خوشیاں ہونی تھی۔۔۔ کیا واقع ہی خوشیاں ہونی تھی۔۔۔؟

"ہم کہاں جائیں گے اب"۔۔۔؟

صبح نے ساتھ چلتے پوچھا

"میرے فلیٹ جائیں گے"

اس کے گرد بازو کا حصار بناتے کہا

وہ دونوں ایئرپورٹ سے باہر نکلے تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ ایتان کا سر گھوم گیا اسے یقین نہیں آ رہا تھا وہ ایئرپورٹ آجائے گا جب کہ اس نے اپنے واپس آنے کی اطلاع بھی نہیں دی تھی

"ہائے"۔۔۔

عمر نے ہاتھ ہلاتے کہا وہ دونوں اسی طرف بڑھ رہے تھے عمر کے پاس آکر الیکس نے آئی برو اچکائی جیسے پوچھ رہا ہو تم ادھر کیسے

"اسلام علیکم بھائی شکر ہے آپ آگئے ہیں"۔۔۔

عمر نے بھاگ کر اسے گلے لگایا صبح ہونکوں کی طرح اسے دیکھے جارہی تھی

"وعلیکم اسلام اب جان لو گے کیا"۔۔۔

ایتان نے اس سے الگ ہوتے کہا عمر نے ساتھ کھڑی صبح کے بارے میں آنکھوں کے اشارے سے پوچھا



وردانے کہا جس پر وہ چاروں گاڑی کی طرف بڑھ گئے بلیک مرسدیز میں ڈرائیونگ سیٹ پر عمر ساتھ فرنٹ پر وردا جبکہ پیچھے وہ دونوں بیٹھے تھے ایقان نے عمر کو پہلے ہی بتا دیا تھا وہ لوگ فلیٹ پر جائیں گے۔۔۔۔

"یہ اتنی گاڑیاں کیوں ہیں ساتھ"۔۔۔

صبح نے پیچھے کاروں کی قطار کی طرف اشارہ کیا  
"وہ سب سکیورٹی ہے"۔۔۔۔

اس نے عام سے انداز میں کہا تو صبح نے سر اثبات میں ہلاتے سر اس کے کندھے پر رکھتے آنکھیں  
موند لی سفر کی تھکان سے وہ چند لمحوں میں سو گئی۔۔۔۔

"تم ان سب کو لے کر الیکس ہاؤس چلے جاؤ کچھ دن وہیں رہو گے تم وردا کو اس کے فلیٹ پر چھوڑ  
دینا سیفی کو سب سمجھا دیا ہے میں نے پہلے ہی۔۔۔ اور ہاں کھانے پینے کا سامان بھجوا دینا"۔۔۔۔۔  
وہ لوگ جب ایقان کے فلیٹ پہنچے تو اس نے کہا  
"ڈول اٹھو ہم گھر پہنچ گئے ہیں"۔۔۔۔۔

ایقان نے اس کے گال تھپتھپاتے کہا اس نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولیں آنکھوں میں نیند کے  
نمار سے سرخ ڈورے تھے۔۔۔۔

وردا ساتھ آگے بڑھ گئی جبکہ عمر نے ان کا سامان اندر لانے میں مدد کی۔۔۔۔ ان دونوں کو چھوڑ کر  
عمر اور وردا چلے گئے ایقان اسے کمرہ دیکھا کر فریش ہونے کا بولتے باہر چلا گیا۔۔۔۔

★★★★★★

وہ واپس آیا تو صبح فریش ہو کر بیڈ پر بیٹھی تھی اسے سائل پاس کرتے ایقان نے الماری سے کپڑے نکالے اور واشروم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ کچھ دیر بعد بلیک ٹروزر کے ساتھ بلیک ہی ٹی شرٹ پہنے بالوں کو ٹاول سے صاف کرتے وہ باہر نکلا ڈریسنگ کے پاس کھڑے ہو کر اس نے بالوں کو برش سے کیا پھر صبح کی طرف بڑھ گیا جس کی ٹھنڈ سے ناک سرخ ہو رہی تھی کمرے میں ہیٹر آن تھا لیکن اسے پھر بھی سردی لگ رہی تھی پاکستان کے مطابق سربیا کا موسم زیادہ سرد ہوتا ہے شاید اس وجہ سے۔۔۔

"کھانا کھاؤ گی"۔۔۔

ایقان نے اس کے سائل سے کٹنگ کیے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہا جو کندھے سے تھوڑا نیچے آتے تھے

"نہیں۔ بھوک نہیں ہے"۔۔۔

اس نے مسکرا کر کہا

"چائے یا کافی"۔۔۔

"چائے"۔۔۔

"اوکے میں لے کر آتا ہوں"

اس کی سردی سے سرخ ہوتی ناک کو دبا کر کہتے وہ باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ صبح دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی جس نے اسے ایقان جیسا جیون ساتھ دیا۔۔۔



"چائے اچھی بنا لیتے ہیں آپ"۔۔

صبح نے چائے پیتے کہا

"آپ کو پسند آگئی ہے تو اچھی ہی بنی ہو گی"۔۔۔

ایقان دلکشی سے بولا جس پر وہ کھکھلا اٹھی

"آپ کو مجھ سے پیار کب ہوا تھا"

صبح نے مگ سائیڈ پر رکھتے پوچھا

ایقان سیدھا ہو کر اس کے سامنے بیٹھ گیا مگ سائیڈ پر رکھ کر اس نے صبح کے دونوں ہاتھ تھام

لیے

تمہیں ایک \_\_\_\_\_ سچ بتاتا ہوں

محبت کب \_\_\_\_\_ ہوئی مجھ کو

تمہیں \_\_\_\_\_، آغاز چاہت میں

میری غلطی \_\_\_\_\_ بتاتا ہوں

میں ٹوٹا \_\_\_\_\_ دل لیے اک دن

یہ سمجھا \_\_\_\_\_ میں مکمل ہوں

اچانک \_\_\_\_\_ اک پری چہرہ

نظر \_\_\_\_\_ کے سامنے گزرا

میری آنکھوں \_\_\_\_\_ کے رستے وہ

میرے اندر \_\_\_\_\_ کہیں وہ اتر ا، ♡ ♡

کہتے اس نے صبح کے ہاتھوں پر لب رکھ دیے

"جب میں پاکستان سے آگیا تھا تب مجھے شروع شروع میں تمہاری یاد آتی تھی مجھے لگتا تھا اس وجہ ہے

کہ کبھی تم سے دور نہیں ہوا لیکن پھر وقت کے ساتھ ساتھ وہ جو بھی تھا بڑھتا گیا اور مجھے پتہ ہی

نہیں چلا کہ ایسا ہوا کہ تم میری پسند بن گئی کبھی نہیں سوچا تھا کہ تم ایسے میری زندگی میں آؤ گی

صرف میری بن کر ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔

صبح آگے ہوتے اس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔

"اب سو جانا چاہیے تمہیں سفر کی تھکن اتر جائے گی۔۔۔۔۔"

اگلی صبح صبح کو ناشتہ کروا کر وہ جلدی نکل گیا صبح گھر میں بور ہو رہی تھی کچھ سوچتے اس نے

فون نکالا جو ایقان اسے صبح ہی دے گیا تھا صبح نے فاریہ کو میسج کیا جس کا کچھ ہی دیر میں جواب

موصول ہو گیا

"تم خوش ہو نا"

ہاں میں بہت خوش ہوں فاریہ مجھے ایک بات پوچھنی ہے۔۔۔۔۔

صبح نے میسج سینڈ کیا

"ہاں پوچھو"

"ایقان نے کہا ہے وہ مجھے پسند کرتے ہیں وہ مجھ سے پیار نہیں کرتے ہیں میں کیا کروں ان کو مجھ سے پیار ہو جائے"۔۔۔

ایقان کی بات پسند کو اس نے سیریس لے لیا تھا

"صبح تم ابھی بہت چھوٹی ہو زیادہ ٹینشن نا لو ہٹلر کو تم سے محبت ہو جائے گی لیکن ایک بات بتاتی ہوں "مرد کے دل کا راستہ اس کے پیٹ سے ہو کر جاتا ہے"۔ تم اسے اپنے ہاتھ سے کچھ بنا کر کھلاؤ۔۔۔۔"

"مجھے تو کوکنگ آتی نہیں"۔۔۔

صبح نے پریشانی سے کہا

"یوٹیوب سے ویڈیو دیکھ لو یا کوئی ریسیپی نوٹ کر لو پھر بنا لینا"۔۔۔۔

کچھ دیر اس سے بات کر کے صبح نے فون پر کوکنگ ویڈیوز دیکھی پھر اوپن کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

چھوٹا سا فلیٹ تھا۔ دو کمرے اوپن کچن چھوٹا سا لاؤنچ سیٹ کیا ہوا۔۔۔۔

صبح نے ادھر ادھر دیکھ کر کچھ سامان نکالا

"بریڈ، انڈے، آئل، بیسن، چکن، پرفیکٹ"

سامان کو گنتے کہنے لگی

"گڈ چل صبح اب شروع ہو جا ایقان کو سرپرائز دینا اور دل میں جگہ بھی بنانا"

خود سے بات کرتے وہ مسکراتے ہوئے کام کرنے لگی

"آپ نے مجھ سے یہ سب کیوں چھپایا، کیا آپ کو مجھ پر یقین نہیں تھا۔۔۔ آپ مجھے اپنا بھائی سمجھتے نہیں ہیں۔۔۔"

وہ الیکس ہاؤس میں تھے جب عمر اپنے گلے شکوے کر رہا تھا وہ ایقان سے ناراض تھا اس نے نہ صرف اپنی اور صبح کی شادی چھپائی بلکہ کبھی اپنی فیملی کے بارے میں نہیں بتایا تھا عمر ہمیشہ سے یہ ہی سمجھتا تھا اس کی طرح ایقان کی بھی کوئی فیملی نہیں ہے۔۔۔۔

"عمر سب کچھ ہوا ہی اتنی جلدی تھا کیسے بتاتا۔۔۔۔"

اس نے سمجھانے کی کوشش کی جب عمر نے بات کاٹ دی

"ٹھیک ہے بھائی آپ کے پاس اس وقت ٹائم نہیں تھا بتانے کا آپ بعد میں بتا سکتے تھے،، آپ نے اپنی فیملی کے بارے میں بھی چھپایا مجھ سے۔۔۔۔"

عمر نے گلہ کیا

"عمر تم جانتے ہو نا" الیکس کی دنیا میں رشتے نہیں رشتے مطلب کمزوری اور ہماری کمزوری دوسرے کی طاقت ہوتی ہے 'اگر کسی کو پتہ چل جاتا میری فیملی کا تو وہ ان کو نقصان پہنچا سکتے تھے اسی وجہ سے تمہیں خود سے دور رکھا۔۔۔۔"

"بھائی آپ نے مجھے بھی نہیں بتایا کیا آپ کو مجھ سے بھی خطرہ تھا"

عمر کی سوئی اب بھی وہیں اٹکی ہوئی تھی اپنی فیملی کے بارے میں کیوں نہیں بتایا

"اب بس کرو اور کتنی لڑائی کرنی ہے۔۔۔"



ایقان نے ہار مانتے ہوئے کہا

"بھائی آپ آئندہ مجھ سے پلیز کچھ نہیں چھپانا اور ہاں بتاؤ فیملی میں کون کون ہے"۔۔۔

عمر ہلکے پھلکے لہجے میں بات کرتا اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا

"میری فیملی اب صرف اور صرف میری بیوی ہے میری ڈول"۔۔۔۔

اس نے لہجے میں محبت سموئے کہا

"بھائی پاکستان میں جو فیملی ہے ان کا پوچھا ہے"۔۔۔

عمر نے دانت کچکچاتے کہا جس پر ایقان بھی مسکرا دیا

"دادو، بابا، پھپھو، آنی، چچی، دو چاچو اور چار کزن ہیں"

"ماشاء اللہ کافی بڑی فیملی ہے"

اس نے خوش ہوتے کہا جس پر ایقان مسکرا دیا۔۔

"بھائی آپ جس کام کے لیے گئے تھے اس کا کیا بنا"۔۔۔

عمر نے اب بات اس کے پاکستان جانے کی اصل وجہ کی طرف توجہ مرکوز کی

"الیکس اپنے کام ہمیشہ پورے کرتا ہے اور۔۔۔۔"

اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا اس کے فون پر مخصوص ٹیون رنگ ہوئی جو اس نے صبح ہی صبح کے

نمبر پر سیٹ کی تھی اس نے کال اٹینڈ کی سامنے سے اس کی آواز سنتے ایقان کا رنگ فق ہو گیا۔۔۔

"آپ جج۔۔ جلدی گھر آجائیں میرا ہاتھ جل گ۔۔ گیا ہے"۔۔۔

وہ روتے ہوئے بول رہی تھی ایقان کی سانس جیسے رک سی گئی

"ڈول پلیز رو نہیں میں بس دس منٹ میں گھر آ رہا ہوں"۔۔۔

اس نے کہا اور جلدی سے وہاں سے نکل گیا

عمر کو کچھ بھی بتائے بغیر وہ تو حیران ہو گیا تھا الیکس کا یہ روپ دیکھ کر وہ جو لڑکیوں سے اتنا دور رہتا تھا کیا وہ کسی لڑکی کے لیے اتنا حساس ہو سکتا تھا۔۔۔

"ہاں حساس ہو سکتا تھا کیونکہ سامنے اس کی ڈول تھی جو اس کے لیے سب سے خاص تھی جس میں اس کی جان بستی تھی"

وہ رش ڈرائیونگ کرتے جلدی سے گھر پہنچا دروازہ کھول کر داخل ہوا وہ سامنے ہی صوفے پر بیٹھی ہوئی رو رہی تھی سفید ٹراؤزر کے ساتھ پنک شرٹ آدھے بالوں کو کیچر میں مقید کیے وہ روئے جارہی تھی رونے کی وجہ سے اس کی ناک سرخ ہو رہی تھی دائیں ہاتھ کو بائیں سے پکڑ رکھا تھا "ڈول دیکھاؤ کدھر جلا ہے"

اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا "یہ دیکھیں ادھر جلا ہے"۔۔۔

دائیں ہاتھ کی پشت سامنے کرتے کہا جہاں جلد جل جانے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی اس کو اس حالت میں دیکھ ایتقان کو خود تکلیف ہو رہی تھی وہ جلدی سے اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھا فرسٹ ایڈ باکس لے کر آیا

"ادھر لاؤ"

اس کا ہاتھ پکڑ کر اس نے آرام سے پھونک مارتے کریم لگائی اب بھی اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا

"ڈول آپ نے کوکنگ کیوں کی آپ کو کچھ کھانا تھا مجھے کال کر دیتی خود کوکنگ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ کیا آپ کو کوکنگ کرنی آتی ہے۔۔۔"

ایقان نے اب بھی اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا فکرو محبت سے پوچھا  
"کوکنگ نہیں آتی مجھے۔۔۔ میں تو آپ کے لیے کوکنگ کر رہی تھی۔۔۔"  
اس نے معصوم سی شکل بنا کر کہا ایقان کو اس پر بہت پیار آیا لیکن اسے سمجھ نہیں آئی صبح نے اس کے لیے کیوں کوکنگ کی  
"میرے لیے کیوں کوکنگ۔۔۔"

"وہ فاریہ نے کہا تھا شوہر کے دل کا راستہ اس کے پیٹ سے ہو کر جاتا ہے"  
"تو آپ میرے دل میں جگہ چاہتی ہیں۔۔۔"  
اس نے پر تپش نظروں سے اسے دیکھا

"جی۔۔۔ آپ نے کہا تھا آپ ہمیں پسند کرتے ہیں آپ کو ہم سے محبت نہیں ہے اس وجہ سے مجھے لگا میرے ہاتھ کا بنا کھانا کھا کر آپ کے دل میں میرے لیے محبت پیدا ہو جائے گی۔۔۔۔"  
اس کی معصوم محبت پر ایقان کا دل کیا اسے اپنے اندر چھپا لے۔۔۔

"ڈول آپ کو ایسا کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ میرے دل کی ملکہ ہیں میرے دل پر آپ کا حق ہے صرف اور صرف۔۔۔ محبت نہیں عشق ہیں میرا آپ۔۔۔۔"

اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے کہا  
"سچی"۔۔۔۔

صبح نے کسی خواب کی سی کیفیت میں کہا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا ایقان واقع ہی سچ کہہ رہا تھا  
"جی ڈول آپ تو میرے دل کا سکون ہیں"۔۔۔

کہتے اس کی پیشانی پر لب رکھے صبح نے اس کا لمس محسوس کرتے آنکھیں موند لی  
"اب روم میں جا کر آرام کرو میں کچھ کھانے کے لیے لاتا ہوں"۔۔۔

صبح اس کی بات سن کر روم کی طرف بڑھ گئی اس کے لیے یہ احساس ہی دل کو تسکین دے تھا  
جس سے وہ محبت کرتی ہے وہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔

"جس سے محبت ہو وہ بھی آپ سے محبت کرتا ہو تو انسان کو لگتا ہے جیسے اس نے دنیا فتح کر لی من  
پسند شخص کے دل میں جگہ بنا لینا دنیا فتح کر لینے سے بھی زیادہ خوشی کا احساس ہے"۔۔۔

گر جو مجھ سے پوچھا جائے

خوش قسمتی کیا ہے

میں نام تمہارا لوں

گر جو پوچھا جائے

دل لگی کیا ہے

میں نام تمہارا لوں

گر جو پوچھا جائے



ساتھ کس کا چاہیے  
میں نام تمہارا لوں  
گر جو پوچھا جائے  
محبت کیا ہے

میں نام تمہارا لوں  
گر جو پوچھا جائے  
سکون کیا ہے

میں نام تمہارا لوں  
گر جو پوچھا جائے  
میرے شکر کی وجہ

میں نام تمہارا لوں  
گر جو پوچھا جائے  
کس کو کھونے کا ڈر ہے

میں نام تمہارا لوں

"اسلام علیکم میم"



وہ گھر میں اکیلی تھی جب دروازے پر نوک ہوا اس نے دروازہ کھولا تو سامنے وردا خوشگوار موڈ میں کھڑی تھی

"وعلیکم اسلام آئے اندر آئے"

اس نے سائیڈ پر ہوتے اسے اندر آنے کا کہا

"میم میں شاپنگ کے لیے جا رہی تھی سوچا آپ کو بھی ساتھ لیتی جاؤں جب سے آپ آئی ہیں آپ کہیں گھومنے بھی نہیں گئی"۔۔۔

اس نے خوشدلی سے کہا

"مجھے میم نہیں بولو صبح نور میرا نام ہے تو آپ مجھے میرے نام سے بھی بول سکتی ہیں"۔۔۔  
"اوکے نور پھر شاپنگ کے لیے چلیں"

اس نے کہا

"ایقان گھر نہیں ہیں ان سے پوچھے بنا کیسے جاسکتی ہوں اور میں نے ایقان سے پیسے بھی نہیں لیے"  
صبح نے آخری بات جھجھکتے ہوئے کہی

"بس اتنی سی بات سر کی ٹینشن نالیں آپ اور آج میں آپ کو شاپنگ کروانے جا رہی ہوں تو ظاہر ہے میں شاپنگ کے پیسے دوں گی اب آپ جلدی سے ریڈی ہو جائیں بس"۔۔۔

وردانے فراغ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کچھ سوچتے ہوئے وہ کمرے کی جانب بڑھ گئی کچھ دیر بعد وہ تیار ہو کر اس کے سامنے کھڑی تھی بلیک جینز کے ساتھ بلیک ہی شرٹ اور سفید لانگ کوٹ پہنے بالوں کو شانوں پر پھیلا یا ہوا تھا گلے میں مفلر کو گھوما کر ڈال رکھا تھا ساتھ بلیک ہی شوز۔۔۔

"واؤ بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ "

وردانے اس کو دیکھ کر کہا

"تھینک یو میں آپ کو ایک بات بتاتی ہوں مجھے یاد آیا ایقان نے کچھ دن پہلے مجھے کریڈٹ کارڈ دیے تھے "

اس نے کندھے پر بیگ کی سٹرپ ٹھیک کرتے مسکرا کر کہا پھر وہ دونوں چلی گئی صبح نے وردا کے ساتھ مل کر کافی شاپنگ کی کچھ چیزیں اس نے خریدی زیادہ شاپنگ وردا نے ہی کروائی اسے جو جو پسند آتا صبح کے لیے وہ ہی وہ خرید لیتی شاپنگ کرتے انہیں چار گھنٹے سے زیادہ وقت ہو چکا تھا بھوک محسوس کرتے وردا اس کو ایک ریسٹورنٹ لے گئی جہاں سے اس نے صبح کے ساتھ کھانا کھایا ٹائم نوٹ کرتے صبح کو ایقان کا خیال آیا۔۔۔

"اب ہمیں جانا چاہیے ایقان گھر آگئے ہوں گے"۔۔۔

صبح نے فکر مندی سے کہا

"جی چلیں سر کہیں پریشان نہ ہو جائیں"

اس نے شرارت سے کہا

الیکس ہاؤس میں وہ دونوں اس وقت بیٹھے کسی موضوع پر بات کر رہے تھے جب سیفی ان کے پاس آیا

"باس آپ کے پرائیویٹ فلیٹ پر کسی نے آگ لگا دی ہے"۔۔۔

اس کی بات سن کر ایقان عمر ایک دم کھڑے ہو گئے ایقان جلدی سے باہر طرف بھاگا ساتھ عمر سیفی بھی باہر نکل گئے

وہ رش ڈرائیونگ کر رہا تھا اسے بس جلد از جلد گھر پہنچنا تھا یہ سوچ ہی عذاب جان تھی کہ صبح گھر میں تھی اور فلیٹ میں آگ لگ گئی اسے ایسے لگا جیسے اس کی سانس اکھڑ رہی ہے فلیٹ پر پہنچتے وہ جلدی سے باہر نکلا بلڈنگ میں شعلے بلند ہو رہے تھے ایقان کو لگا جیسے اس کی دنیا ہی اجڑ گئی ہو وہ نڈھال سا ہوتا نیچے گر گیا

"بھائی کیا ہو گیا ہے سنبھالیں خود کو"

عمر نے اس کے ساتھ بیٹھتے کہا

"عمر ڈول۔۔۔ وہ گھر ہی تھی۔۔۔"

اس سے آگے اس سے کچھ بولا ہی نہیں گیا اور وہ مضبوط عصاب کا مالک جوان خوب رو مرد دیا عمر اور سیفی اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئے اسے دیکھ کر یقین نہیں آ رہا تھا یہ وہ ہی الیکس ہے جو لوگوں کو مارنے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچتا وہ اب رو رہا تھا

"محبت انسان کو کمزور بنا دیتی ہے۔۔۔"

اس وقت ایقان عالم خود کو دنیا کا سب سے کمزور ترین انسان سمجھ رہا تھا

"ہمارے فلیٹ کو آگ کیسے لگ گئی۔۔۔"

صبح جو وردا کے ساتھ واپس آئی تھی اپنے فلیٹ سے نکلتے شعلے دیکھ غمزدہ ہوتے بولی۔۔ اس کی آواز ایقان کی سماعت سے ٹکرائی تو اسے لگا جیسے زندگی کی نوید سنا دی گئی ہو اس نے بے یقینی سے پیچھے



گردن موڑی تو وہ سامنے ہی آنکھوں میں نمی لیے کھڑی تھی ایتقان دوڑ کر اس کے پاس جاتے گلے سے لگایا اسے یقین نہیں آ رہا تھا وہ سچ میں اس کے سامنے زندہ سلامت کھڑی ہے

"ڈول مجھے لگا میں مرجاؤں گا۔۔۔۔۔ مجھے لگا میں نے تمہیں کھو دیا ہے"

اس کو گلے لگائے اس نے مدھم لہجے میں کہا صبح نے بازو اس کی کمر کے گرد باندھ دیے

"سوری میں وردا کے ساتھ شاپنگ پر گئی تھی آپ کو بتا کر نہیں گئی۔۔۔"

صبح نے ویسے ہی گلے لگے کہا

"ڈول آئی لو یو سوچ"

اس سے پیچھے ہوتے پیشانی، پیشانی سے ٹکائے چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیتے کہا

"میں بھی آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔"

اس کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے بولی

"عمر اس کے پیچھے کس کا ہاتھ تھا پتہ کر کے مجھے جلدی بتاؤ"

صبح کو ساتھ لگاتے کہتے وہ آگے بڑھ گیا

"ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟"

صبح نے کار میں بیٹھتے پوچھا

"ہم نیو گھر جا رہے ہیں اور اب وہیں رہیں گے"

اس کر ہاتھ تھام کر ڈرائیونگ کرتے بولا

صبح کو اپنے کمرے میں چھوڑ کر وہ نیچے آیا ملازمہ کو کھانے کا بولتے وہ واپس کمرے میں چلا گیا  
 صبح ویسے ہی صوفے پر بیٹھی تھی گم سم اداس سی  
 "کیا ہوا اداس کیوں ہو"  
 اس کے ساتھ بیٹھتے پوچھا  
 "ہمارا فلیٹ"۔۔۔  
 "شششش اس بارے میں سوچ سوچ کر خود کر پریشان نہ کرو"۔۔۔  
 اسکے لبوں ہر انگلی رکھتے اسے خاموش کروا گیا ملازمہ دروازہ نوک کر کے اندر۔ داخل ہوئی کھانا ٹیبل  
 پر رکھ کر واپس چلی گئی  
 "کھانا کھائیں"  
 ایقان نے اس کا دھیان بٹانا چاہا  
 "مجھے بھوک نہیں وہ وردا کے ساتھ کھا لیا تھا"۔۔۔  
 اس نے کہا لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی  
 "لیکن آپ اپنے ہاتھوں سے کھلاؤ گے تو تھوڑا سا کھالوں گی"  
 شرارت سے کہتے اس کے ساتھ لگی  
 "اوکے"  
 ایقان نے اسے کھانا کھلانا شروع کیا  
 "آپ بھی کھائیں"

اس نے نوٹ کیا ایقان صرف اسے کھلا رہا تھا خود نہیں کھا رہا تھا کھانا کھانے کے بعد ایقان باہر چلا گیا صبح نے شاپنگ بیگ میں سے ایک ڈرس نکالا اور واشروم چلی گئی ملازم آکر برتن لے گیا براؤن کلر کی لوز شرٹ کے ساتھ ٹراؤزر پہنے وہ گلے بال ٹاول میں لپیٹے باہر نکلی ڈریسنگ کے سامنے بیٹھ کر بالوں کو خشک کرنے لگی۔۔۔ شاور لینے اور سردی کہ وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا جبکہ ہونٹ نیلے۔۔۔۔ ایقان واپس آیا تو وہ شال گرد لپٹ کر بالکنی میں کھڑی تھی اس کو دیکھتے وہ چیخک روم کی طرف بڑھ گیا چیخ کرنے کے بعد اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا کسی احساس کے تحت وہ پیچھے مڑی تو ایقان کو دیکھ ایک دل موہ لینے والی مسکراہٹ بکھر گئی لبوں پر

"ادھر کیوں کھڑی ہو"

اس کے گرد حصار باندھتے بولا

"کچھ سوچ رہی تھی"

ایک سرد سانس خارج کرتے بولی

"کیا۔۔؟"

"ہمارے فلیٹ پر آگے کیسے لگ سکتی ہے۔۔۔"

\*\*\*

"ڈول پریشان نہ ہو وہ گیس لیک ہونے کہ وجہ سے آگ لگی تھی۔۔۔ اب ہم ویسے بھی یہاں پر ہی رہیں گے تو زیادہ سوچو نہیں۔۔۔"

پیچھے سے اس کے گرد حصار باندھتے ٹھوڑی صبح کے کندھے پر ٹکاتے بولا

"میں..."

ایقان نے اس کے ہلکے نم بال ایک طرف کرتے شمال سرکاتے اس گردن پر لب رکھے صبح نے اپنا سانس روک لیا

"ڈول میں چاہتا ہوں جب میں تمہارے پاس آؤں تو تم صرف ہمارے بارے میں بات کرو ساری ٹینشن چھوڑ دو بس مجھے محسوس کرو"۔۔۔۔

اس کے کان کے پاس مدھم سرگوشی کرتے کان کی لو کو چوما

"ا۔۔ا۔۔ایقان کیا کک۔۔کر رہے ہیں آپ"

پھولتی سانسوں کے درمیان وہ لڑکھڑاتے بولی

"پیار کر رہا ہوں۔۔۔۔کچھ دن پہلے تک کسی کو شکایت تھی میں ان سے محبت نہیں کرتا"۔۔۔۔

اس کا رخ اپنی جانب کرتے وہ بولا صبح کی شرم و حیا پلکیں اور چہرے پر بکھری سرخی کو دیکھتے اس

نے زور سے اسے خود میں بھیج لیا

چلیں سکونِ ایقان"

اس کو باہوں میں بھرتے بولا

"میں گر جاؤں گی"۔۔

اسکی گردن میں بازوں حائل کرتی وہ آنکھیں میچ بولی

"ڈول کبھی نہیں گرنے دوں گا یقین رکھو"۔۔



اس کی بند آنکھوں پر لب رکھتے بولا اس بیڈ پر آرام سے لیٹاتے وہ بالکنی بند کر کے اس کے پاس آیا۔۔۔ ایتقان نے ہونٹ ہلکے جامنی ہو رہے تھے  
 "آپ کو سردی لگ رہی ہے"۔۔۔  
 صبح نے فکر مندی سے پوچھا  
 "جی سکون ایتقان"۔۔۔

اس کے گرد حصار باندھتے بولا  
 "میں کچھ کروں۔۔۔ میرا مطلب کافی بنا کر لاؤں آپ کے لیے"۔۔۔  
 اس کے گال پر ہاتھ رکھتے محبت سے بولی  
 اتارو مجھ پر اپنے بازوؤں کی حرارت ♡ □  
 رکھ دو اس دسمبر کو جون کر کے  
 اسے ایک ہی جھٹکے میں بیڈ پر لیٹاتے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی صبح نے آنکھیں سختی سے  
 بند کر لی  
 "آنکھیں کھولو"

اس کے چہرے کے نزدیک چہرہ کرتے بولا اپنے چہرے پر اس کی گرم سانسوں کی تپش محسوس کرتے  
 اس نے سر آہستہ سے نفی میں ہلایا جس پر ایتقان نے مسکراتے ہوئے لب اس کی شہ رگ پر رکھ  
 دیے صبح نے ہاتھ اس کر کندھے پر رکھے تو ایتقان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔ اس کے گال

صبح کو بیڈ پر سیدھا بیٹھتے اس نے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اس کے لبوں سے لگایا صبح  
نے لمبی لمبی سانسیں لی  
"ریلکسیس۔۔۔ میں ہوں نا۔۔۔"

اس کے گال سہلاتے کہا صبح نے سر اٹھا کر اسے دیکھا لیکن اس کی نظروں کی تپش محسوس کرتے زیادہ دیر دیکھ نہ سکی، آنکھیں جھکاتے اس کے کندھے پر سر رکھ گئی

"نیند آرہی ہے،" منیم۔"

اس سے پوچھا جس پر صبح نے سر اثبات میں ہلایا...  
صبح کو بیڈ پر لیٹاتے اس کا سر اپنے سینے پر رکھتے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا صبح کچھ دیر میں سو گئی۔۔۔

ایقان نے صبح کے بالوں میں بوسہ دیا،، الیکس کو کسی نے نقصان پہنچانے کا سوچا یہ سوچ اس کے چہرے پر سائیڈ سائل لے آئی لیکن صبح کا خیال آتے اس آنکھیں سرخ ہو گئی اس نے سختی سے آنکھیں میچ لی

"ڈول چاہیے ایقان عالم کی جان ہی کیوں نا چلی جائے تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا "

اس کو خود میں سختی سے بھینچتے اس نے آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔۔

"بھائی جب آپ پاکستان تھے اس ٹائم یہاں چھوٹا سا مسئلہ ہو گیا تھا جسے ہینڈل کر لیا گیا تھا ان کے کچھ ساتھ بچ گئے تھے انہوں نے آپ کے واپس آنے کا انتظار کیا آپ پر نظر رکھی انہیں لگا تھا آپ فلیٹ میں ہیں یہی سوچ کر انہوں نے آگ لگا دی"۔۔۔۔۔

وہ لوگ اس وقت میٹنگ روم میں بیٹھے تھے جب عمر نے وردا سے ایک فائل پکڑ کر ایقان کو تھماتے پوری انفارمیشن دی۔۔۔

"سینی مجھے جلد از جلد وہ لوگ ٹریمنٹ روم میں چاہیے انہوں نے میری ڈول کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے میں انہیں ایسے نہیں جانے دے سکتا۔۔۔۔۔ اس کی سزا انہیں مل کر رہے گی کیونکہ الیکس کی دنیا میں معافی نام کا لفظ نہیں ہے"۔۔۔۔۔

جبرے سختی سے بھینچے سرخ آنکھوں سے وہ بولتے باہر نکل گیا سینی بھی ایقان کے پیچھے چلا گیا

"کافی پر چلو گی میرے ساتھ"۔۔۔۔۔

وردا فائل اکٹھی کر رہی تھی جب عمر بولا

"کیونکہ کسی کے پیسے چوری کیے ہے جو مجھے کافی آفر کر رہے ہو"۔۔۔

ایک آئی برو اچکاتی وہ شان بے نیازی سے بولی

"الحمد للہ اپنی حق حلال کی کمائی ہے۔۔۔ اب بتاؤ چلو گی"۔۔۔

اس کے سامنے کھڑے ہوتے بولا

"عمر سر کو بتاؤں"۔۔۔۔

اس نے اپنی طرف سے دھمکی دی

"سوری مجھے ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا شاید غلط بول دیا"۔۔۔۔

عمر کہتے باہر چلا گیا

"بھائی"۔۔۔

ایقان کو آواز دی کو باہر جا رہا تھا

"ہاں بولو"

"بھائی آپ سے ضروری بات کرنی ہے"

"ہمممم"

"بھائی میں وردا کو پسند کرتا ہوں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں"

ایقان چلتا ہوا صوفے پر جا کر بیٹھ گیا اسے بھی ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا

"میں یہ بات آپ کو پاکستان جانے سے پہلے بتانا چاہتا تھا پھر سوچا پہلے وردا کی مرضی جان لینی چاہیے

۔۔۔"



"تو کیا وہ راضی ہے"۔۔

"پتہ نہیں بھائی"

"جب سے اس پر وہ حملہ ہوا ہے مجھے ڈر لگتا ہے کہیں کچھ ہونا جائے میں اسے تحفظ فراہم کرنا چاہتا ہوں"۔۔

عمر نے سر اٹھا کر ایقان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا  
"ٹھیک ہے اس کی رضامندی کو پھر تم دونوں کی شادی کروا دیں گے"۔۔  
اس کا کندھا تھپتھپاتے وہ چلا گیا۔۔۔

"چلو آؤ ہم مل کر بنائیں۔  
اک نئی دنیا اپنی محبت کی۔  
تم محبت بن کر۔۔۔۔۔ مجھ میں سما جانا  
میں وفا بن کے تم میں  
تم دوا بن کے۔۔۔۔۔ میری سانسوں میں رہنا  
میں شفا بن کے تم میں  
تم ادا بن کر۔۔۔۔۔ میری آنکھوں میں رہنا  
میں سکون بن کے تم میں۔۔۔۔۔ ♥ □ ..  
"ڈول ریڈی ہو جاؤ ہمیں کہیں جانا ہے"۔۔

اس نے کمرے میں داخل ہوتے کہا سامنے نظر پڑی تو مسکرا دیا اسے دیکھ جو بڑی شان سے سو رہی تھی

"یہ ادائیں جان لیوا ثابت ہو سکتی ہیں آپ کے لیے ایقان عالم"  
خود سے بڑبڑاتے مسکرایا چلتے بیڈ کے پاس گیا صبح کے ماتھے سے بال ہٹاتے اپنے لب رکھے۔۔۔  
"ڈول اٹھ جائیں"

اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہا  
"آپ کب آئے ہیں۔۔۔؟"  
آنکھیں مسلتے بولی  
"میں تب آیا جب آپ سو رہی تھی اب آپ جلدی سے ریڈی ہو جائیں ریڈی ہو جائیں ہمیں جانا ہے۔۔۔"

کہتے اس نے صبح کی ناک دبائی  
"کدھر جانا ہے۔۔۔"

"آپ تیار ہو جائیں پتہ چل جائے گا۔۔۔"

کہتے کمرے سے باہر نکل گیا صبح بیڈ اتر کر تیار ہونے چلی گئی  
ایقان واپس کمرے میں آیا تو صبح ریڈ سلیو لیس ساڑھی پہنے تیار کھڑی تھی ریڈ ساڑھی کے ساتھ  
ریڈ لپسٹک بالوں کو کھلا چھوڑ رکھا تھا ایقان اس دیکھتے کھو سا گیا  
"کیسی لگ رہی ہوں"

"بتائیں نا کیسی لگ رہی ہوں "

ایقان کے جواب نا دینے پر اس نے ہاتھ اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا

"ہا۔۔ہاں بہت پیاری لگ رہی ہو"۔۔۔

"آپ بھی تیار ہو جائیں پھر چلتے ہیں "

ایقان کو دیکھتے بولی جو صبح والے کپڑوں میں تھا

"ڈول آپ ڈریس چینج کر لیں"۔۔۔

"کیوں ابھی تو آپ نے کہا کہ اچھا لگ رہا ہے چینج کیوں کرنا ہے"۔۔۔۔؟

"سردی ہے نا آپ کو ٹھنڈ لگے گی"۔۔۔

"نہیں لگے گی میں شال لے لوں گی "

اس نے پلو کندھے پر سیدھا کرتے کہا جس سے اس کی پتلی کمر اور بھی نمایاں ہو گئی

"یار کیسے بتاؤں تمہیں اس طرح جان لیوا بن کر میرے سامنے رہو گی تو مشکل ہو جائے گی"۔۔۔۔

سر نیچے کیے بڑبڑایا

"نہیں آپ چینج کریں ہم میچنگ پہنیں گے"۔۔۔۔

اس کے گال تھپتھپاتے چینجگ روم کی طرف بڑھ گیا

"یہ پہن کر تیار ہو جائیں میں بھی تیار ہو جاتا ہوں"۔۔۔

اسے ڈریس تھماتے واشر روم کی طرف بڑھ گیا جب کہ صبح اسے گھورتی رہ گئی

"اتنی مشکل سے تیار ہوئی تھی اب پھر سے ہونا پڑے گا"۔۔۔

آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتی ڈریسنگ کی طرف بڑھ گئی  
 بلیک قمیض شلوار میں وہ آئینے کے سامنے کھڑا تھا جب صبح بلیک لانگ فرائیڈ پہنے باہر نکلی اس لو  
 ایک نظر دیکھتے صبح ساتھ کھڑی ہو کر تیار ہونے لگی بالوں کو میسی سے جوڑے میں باندھے اس نے  
 پسٹک کی طرف ہاتھ بڑھایا جب ایقان نے ہاتھ پکڑ لیا  
 "کیا ہوا ناراض ہو گئی ڈول"

اس کا رخ اپنی جانب موڑتے پوچھا  
 "نہیں مجھے تیار ہونا ہے"  
 بے رخی سے کہتے سیدھی ہوئی  
 "ڈول آپ کو میک اپ کی ضرورت ہی نہیں ہے آپ ایسے ہی بہت پیاری لگتی ہیں"۔۔۔۔  
 کہتے اس کے گال پر لب رکھے  
 "ٹھیک ہے پھر چلتے ہیں"۔۔۔۔  
 "ڈول پلیز سوری"  
 اس کو کلائی سے تھاما

"آپ کو پتہ ہے کتنا ٹائٹم لگا تھا تیار ہونے میں اور اب بھی آپ نے تیار نہیں ہونے دیا مجھے"  
 خفگی سے کہتے ہاتھ چھڑوانے لگی  
 ایقان ایک ہی جھٹکے میں اسے خود کے قریب کرتے اس کے لبوں پر جھک گیا  
 رکھ کے تیرے لب پہ لب (●●●●)♥



سب شکایتیں مٹا دیں گے (۱۴۱)

پچھے ہٹے اس کے کان میں سرگوشی کی

"اب دیکھو کہا اب بھی آپ کو میک اپ کی ضرورت ہے"

اس کا رخ آئینے کی طرف موڑتے کہا۔۔۔ صبح کا پورا چہرہ شرم و حیا سے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

"میں آپ سے ناراض ہوں۔۔"

"میں منالوں گا جان"

اس کی اس بات پر وہ مسکرایا بیڈ سے شال اٹھا کر اس کے گرد لپیٹی اور اپنی شال کو کندھوں پر ڈالتے صبح کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گیا

پورے راستے وہ کچھ نہیں بولی۔۔۔ جب وہ لوگ اپنی منزل پر پہنچ گئے تو ایقان نے اتر کر دروازہ کھولتے ہاتھ بڑھایا جسے تھماتے وہ مسکرا کر نیچے اتری

"میں اب بھی ناراض ہوں۔۔۔"

اس نے جیسے یاد دہانی کروائی

"جانتا ہوں ڈول اور میں آپ کو اپنے طریقے سے مناؤں گا۔۔۔"

اس کے گال پر لب رکھتے کہا جب کہ وہ تو منہ کھولے ساتھ چلتے ایقان کو دیکھے جا رہی تھی جو پبلک پلیس میں بھی اسے کس کر رہا تھا۔۔۔

"مجھے پتہ ہے میں بہت پیارا ہوں اب ایسے دیکھو گی ڈول تو لوگ کیا سوچیں گے۔۔۔"

سامنے دیکھتے کہا جس پر صبح عیش عیش کر اٹھی۔۔۔

★★★★★

"اسلام علیکم۔۔۔ کیسی ہو نور۔۔۔؟ پلیز کم۔۔۔۔"

ان دونوں کو وردا نے دروازے پر ویلکم کیا

"ہم لوگ ان کے گھر آرہے تھے آپ نے بتایا کیوں نہیں تھا۔۔۔؟"

ساتھ چلتے اس نے آہستہ آواز میں شکوہ کیا اس سے پہلے ایقان کچھ جواب دیتا عمر کچن سے باہر نکلتے نظر آیا

"اسلام علیکم بھائی، بھابھی ویلکم۔۔۔"

مسکراتے ہوئے خوشی سے سلام کیا

"وعلیکم اسلام تم ادھر کیسے۔۔۔۔؟"

ایقان نے جان بوجھ کے اسے یہ بات کہی

"ارے بھائی کیسی بات کرتے ہیں بھابھی آپ ہی بتائیں فیملی ڈنر پر سب ہوتے ہیں نا۔۔۔"

"بھابھی سے کیا پوچھتا ہے مجھ سے بات کرو۔۔۔۔"

ایقان نے اسے اپنی طرف مخاطب کیا

"استغفر اللہ بھائی خدا کا خوف کرو میری بھابھی ہے آپ کی تو وہ۔۔۔ وہ ہیں۔۔۔"

کانوں کو ہاتھ لگاتے کہا آخر پر شرما تے ہوئے انگلی دانتوں میں دبائی جس پر صبح کھکھلا کر ہنسی۔۔۔۔

"چائے۔۔۔"

وردانے ٹیبل پر چائے رکھتے سب کی توجہ اس طرف کرواتے

"چائے کافی اچھی بنائی ہے آپ نے"

صبح نے چائے پیتے تعریف کی

"تھینک یو نور بٹ یہ میں نے نہیں عمر نے بنائی ہے"۔۔۔

وردانے عمر کی طرف اشارہ کیا

"جی بھابھی الحمد للہ کوکنگ آتی ہے اسی لیے یہاں موجود ہوں ڈنر بھی تیار کرنا تھا نا"۔۔

کھانا کھانے کے بعد کافی دیر وہ لوگ باتیں کرتے رہے جب صبح بولی۔۔

"بھائی آپ شادی کب کریں گے اور وردا آپ بھی"۔۔۔؟

"بھابھی میں نے لڑکی دیکھ تولی ہے لیکن پہلے اس کی رضا مندی چاہیے پھر شادی ہی کرنی ہے ویسے

بھی بھابھی سربیا کی سردی میں اب اکیلے نہیں رہا جاتا"۔۔۔

ایقان کو دیکھتے آخر پر اس نے شرارت سے آنکھ ونک کی

"اچھا کون ہے وہ لڑکی"۔۔۔؟

"بھابھی سرپرائز ہے وہ مان جائے پھر آپ کو ہی بتاؤں گا آخر ساری تیاریاں آپ نے ہی کرنی ہیں

۔۔۔۔"

"اوکے پھر جلدی بتائیں میری ہونے والی بھابھی کو"۔۔۔

اس نے خوشی سے کہا جس پر عمر نے سر اثبات میں ہلا دیا

"آئی تھنک اب ہمیں جانا چاہیے کافی لیٹ ہو گیا ہے"۔۔۔؟

گھڑی دیکھتے ایقان نے کہا

"جی بھائی چلیں میں بھی آپ کے ساتھ ہی نکلتا ہوں"۔۔۔

عمر بھی ساتھ کھڑا ہو گیا

"اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا بہت اچھا لگا تم سے مل کر"۔۔۔

وردا کے گلے ملتے کہا

"اللہ حافظ بھائی بھابھی"۔۔۔۔

اللہ حافظ کہتے وہ لوگ اپنی اپنی کار میں بیٹھ گئے ڈرائیونگ کرتے ایقان نے صبح کا ہاتھ تھاما جس پر اسے خفگی سے اسے دیکھا

"ڈول آپ بھلے ہی مجھ سے ناراض رہو میں آپ کو منالوں گا لیکن کسی کا آپ کے نزدیک آنا آپ کو چھونا مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا نیکسٹ ایسا نہیں کرنا۔۔۔اوکے"۔۔۔۔۔

اسے کے ہاتھ کو لبوں سے لگایا کتنے پوزیسیو ہیں یہ میں تو وردا کے فرسٹ ٹائم گلے لگی تھی وہ تو ہے بھی لڑکی صبح نے دل میں سوچا

"میری جان مجھے تو اس ہوا سے بھی جلن ہوتی ہے جو آپ کو چھو کر گزرتی ہے پھر وہ تو ایک جیتا

جاگتا وجود ہے"۔۔۔۔

سڑک کو دیکھتے بولا

"کیا آپ کو لوگوں کے دماغ پڑھنے آتے ہیں"۔۔۔۔؟

اس کی طرف تجسس سے دیکھنے لگی

"نہیں۔۔۔ لیکن ڈول آپ کا دل ، دماغ اچھے سے پڑھ سکتا ہوں"۔۔۔۔



اس نے کار گھر کے اندر داخل کی۔۔۔

"ہاتھ چھوڑیں میں ناراض ہوں"

وہ دونوں کمرے میں جارہے تھے جب صبح کو یاد آیا وہ ایقان سے ناراض ہے اس کی بات سنتے

ایقان اسے بانہوں میں بھرتے کمرے کی جانب چل دیا

"اتاریں مجھے میں ناراض ہوں آپ سے سنا ناں آپ نے"۔۔۔۔!

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے خود کو گرنے سے بچانے لگی

"ڈونٹ وری گرنے نہیں دوں گا۔۔۔ آپ نے خود ہی کہا تھا ہاتھ چھوڑ دوں تو وہ ہی کیا ہے"۔۔۔

اس کی کمر پر انگلیاں مضبوط کرتے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔

"مجھے نیند آرہی ہے"۔۔

ایقان کے نیچے اتارتے ہی بولی

"اوکے آپ شاید تھک گئی ہیں آرام سے سو جائیں"۔۔۔۔

اس کے گالوں پر لب رکھتے وہ واشروم کی طرف بڑھ گیا

واشروم سے نکلا تو دیکھا صبح انہی کپڑوں میں سو رہی تھی ایقان مسکرا کر چلتے ہوئے اس کے ساتھ

آکر لیٹ گیا اس کا سر اپنے بازو پر رکھا۔۔۔

"ڈول آپ کو پتہ ہے آپ اللہ کا ایک خاص تحفہ ہیں میرے لیے آپ کے آنے سے لگتا ہے جیسے

میری دنیا مکمل ہو گئی ہو میری محبت ، دوستی ، عشق ، دیوانگی یا سکون کہو سب آپ ہی ہیں۔۔۔۔۔

آپ کے بغیر اب رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا ہوں میں"۔۔۔۔

اس کو خود میں بھیج کر اس نے آنکھیں بند کر لی

صبح کی ناراضگی کو دو دن ہو گئے تھے اور ایسی ناراضگی تو کبھی کسی نے دیکھی ہی نہیں ہو گی جو صبح خود بھول جاتی تھی وہ ناراض ہے جب یاد آتا تو ایقان کو بھی یاد دہانی کروا دیتی وہ ناراض ہے ایقان کے سوری بولنے پر بھی وہ نہیں مانی ایک ہی رٹ تھی میری ڈریس چینج کروائی میں اتنی محنت سے تیار ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ایقان تو اس کی ناراضگی کو کافی انجوائے کر رہا تھا جس کو وہ خود ہی بھول جاتی تھی۔۔۔  
"ڈول اٹھ جائیں گرما گرم ناشتہ تیار ہے۔۔۔"

ناشتے کی ٹرے پکڑے اس کے سر پر کھڑا تھا۔۔۔  
"اونہوں سونے دیں نہیں تو ڈیڈا کو کال کر کے آپ کی شکایت لگا دوں گی۔۔۔"  
بلینکٹ کھینچ کر سر پر کرتے بولی  
"اچھا جی آپ کیا کہیں گی بابا کو مجھے بھی بتائیں۔۔۔"

بلینکٹ ہٹاتے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی  
"پیچھے ہٹیں ناراض ہوں میں۔۔۔ اور ہاں بابا کو بتاؤں گی میں ناراض ہوں یہ مجھے منانے کی بجائے  
بات بات پر کس کرتے ہیں جب میں چھوٹی تھی تو کہتے تھے ڈول بیڈ مینز اب کیا یہ اچھی بات ہے  
۔۔۔۔۔"

بلینکٹ ہٹائے وہ بیڈ پر کھڑی ہوئی دونوں ہاتھ کمر پر لڑاکا عورتوں کی طرح رکھے۔۔ اس کی معصوم شکایتوں پر ایقان کو اس پر اور زیادہ پیار آیا ایقان نے آگے ہوتے اس کو کلائی سے کھینچا تو صبح نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے خود کو گرنے سے بچایا جبکہ ایقان کے ہاتھ اب اس کی کمر پر تھے

"چھو۔۔ چھوڑیں مجھے"۔۔۔۔

"ڈول پلیز ناراضگی ختم کر دو آپ مجھے غصہ کرو مار لو لیکن ناراض نا ہو"۔۔۔۔

اس کے چہرے کے قریب چہرہ کرتے اپنی کیفیت بتائی

صبح موقع کا فائدہ اٹھاتے اس کی گرفت سے آزاد ہوئی

"آپ دور رہیں ورنہ میں آپ پر یہ۔۔ یہ ٹھنڈا پانی پھینک دوں گی۔۔۔"

اس نے ہاتھ میں جگ تھماتے اس طرف اشارہ کیا

"آپ مجھ پر پانی گرائیں گی"

"جی آپ جو یہ بات بات پر کس کرتے ہیں آپ پر پانی ہی پھینکوں گی"۔۔۔

ایقان اسی دھمکی پر مسکرا رہا تھا جب یک دم صبح اس کر سر پر جگ پلٹی واشروم کی جانب بڑھی

اس سے پہلے ایقان اس کو پکڑتا اس نے دروازہ بند کر لیا

"اسے کہتے ہیں ارمانوں پر پانی پھر ایقان عالم۔۔۔ ڈول باہر آئیں ابھی مجھے چینج کرنا ہے"۔۔۔

دروازے کے پاس جا کر بلا

"نہیں میں نہیں آرہی ہوں اب آپ چینج روم میں چلے جائیں مجھے شاور لینا ہے"۔۔۔

ایقان کا فون بجا اور پھر کچھ دیر بعد دروازہ بند ہونے کی آواز آئی صبح کو لگا وہ چلا گیا ہے شاور لینے کے بعد وہ ہاتھ روب پہنے باہر نکلی سفید ٹانگیں پنڈلیوں تک نظر آرہی تھی چہرہ شاور لینے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ صبح ٹاول میں سے بال آزاد کرتے ریلیکس سی باہر نکلی لیکن سامنے نظر پڑتے ہی اس کے پاؤں وہیں جم گئے ایقان جو بیڈ پر بیٹھا تھا دروازہ کھلنے کی آہٹ پر سر اٹھا کر دیکھا تو نظر وہیں ٹک گئی۔۔۔۔۔ صبح نے اپنی حالت کا خیال آتے پلکیں جھکالی جلدی سے چیٹجک روم کی طرف بڑھی لیکن ایقان نے بازو تھامتے اس کی کوشش ناکام کر دی

"ڈول تم مجھے روز اپنے عشق میں پاگل کر رہی ہو"۔۔۔

گیلے بالوں میں سانس کھینچتے کہا

ایقان کے سینے سے لگی وہ اپنی دھڑکنوں کا رقص سن رہی تھی جو اس شخص کی قربت میں بڑھ گئی تھی

"ا۔۔۔۔۔ ایقان چیخ"۔۔۔۔۔

"اپنی خوشبو تو مجھے محسوس کرنے دو"۔۔۔

ہاتھ روب کی ڈوری پر ہاتھ رکھے صبح نے اس کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ دیے

"ایقان۔۔۔۔۔ پ۔۔۔۔۔ پلیز"۔۔۔۔۔

"ڈول اگر اسی طرح میرے سامنے آؤ گی تو ایسا ہو گا"۔۔۔

کان کے پاس سرگوشی کرتے کان کی لو پر لب رکھے

"میں۔۔۔۔۔ آپ سے ن۔۔۔۔۔ ناراض ہوں"۔۔۔



وہ مشکل سے بولی ایقان کے فون پر بیل ہوئی جس پر ایقان کو فون کرنے والے پر غصہ آیا صبح نے شکر کیا اور گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کی جبکہ وہ تو اور سختی سے خود کے ساتھ لگا گیا۔۔۔

"سینفی کسی دن بہت برا پیش آؤں گا تمہارے ساتھ۔۔۔ اوکے آتا ہوں۔۔۔"

"ڈول ضروری کام کی وجہ سے جانا پڑے گا لیٹ بھی ہو سکتا ہوں آپ وہ ہی ڈریس پہن کر تیار رہنا آپ کی ساری ناراضگی ختم کر دوں گا۔۔۔"

اس کی بند آنکھوں پر لب رکھتے باہر نکل گیا

اس کے جاتے صبح نے جلدی سے دروازے کو کنڈی لگائے جیسے وہ واپس آجائے گا پھر خود کو دیکھتے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی۔۔۔۔

"بھائی ان لوگوں کا پتہ چل گیا ہے اب ہم ان کے پاس ہی جارہے ہیں آپ کہاں ہیں۔۔۔"

فون کان کے ساتھ لگائے عمر نے پوچھا

"میں تمہارے پیچھے ہی ہوں چلیں"

پیچھے سے آتی آواز پر اس نے سر گھما کر دیکھا جہاں سے وہ آرہا تھا۔۔۔

"بھائی نیو ایر پارٹی رکھی ہے ٹھیک ہے نا۔۔۔"

اسنے ساتھ چلتے پلین بتایا۔۔ اس کی سوچ پر ایقان نے ستائشی نظروں سے اسے دیکھا

"گریٹ تم نے بالکل ٹھیک کیا میرے دشمن میرے لیے خاص ہیں۔۔۔"

آنکھوں میں سرد تاثر اور سائیڈ سائل سے آگے بڑھ گیا

★★★★

تقریباً دو گھنٹے بعد وہ لوگ ایک کلب پر پہنچ گئے جو آبادی سے دور تھا  
"چلیں باس"

سیفی نے گاڑی کا دروازہ کھولا

وہ تینوں اندر جاتے لفٹ میں داخل ہوئے سیکنڈ فلور کا بٹن پریس کرتے کچھ دیر میں لفٹ سے باہر  
نکلے نظر آئے

"اس طرف سر"

سیفی نے دائیں جانب اشارہ کیا جہاں ایک روم میں عمر نے پارٹی کا انتظام کیا تھا  
ایقان کے داخل ہوتے دس بارہ آدمی کھڑے ہو گئے  
"ہائے الیکس ایم نوبل"۔۔۔

ایک آدمی نے ہاتھ بڑھایا جسے وہ نظر انداز کرتے آگے بڑھتا کرسی پر بیٹھ گیا  
"کون ہے یہ نوبل، نوبل پرائز یا نوبل گیس"۔۔۔

سیفی کے کان کے پاس عمر نے کہا

"ہم بہت خوش ہیں تم نے ہماری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔۔۔ الیکس ہم سے دوستی کر کے تمہیں  
فائدہ ہی ہو گیا"۔۔۔

ایک آدمی جو ایشین نظر آتا تھا اس نے کہا

"نیو ایئر سٹارٹ ہونے والا ہے کچھ دیر میں تو کچھ فن ہونا چاہیے اس سال جو ہوا وہ اسی سال میں رکھ  
کر حساب کر لینا چاہیے"۔۔۔

اس کی بات پر سب نے خوش ہوتے ہامی بھری  
"سیفی ڈرنکس دو انہیں"۔۔۔

"یس سر۔۔۔ یہ لیس سر سپیشل ڈرنک فار یور نیو جرنی"۔۔۔  
ٹیبل پر شراب رکھتے وہ عمر کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا  
"الیکس۔۔۔ عمر"۔۔۔

ایک آدمی نے ان دونوں کو پیش کش کی  
"نہیں آپ لوگ لیں ہم پیتے نہیں ہیں"۔۔۔  
"اوکے"

وہ لوگ خوش ہوتے شراب پینے لگے

عمر نے الیکس کی جانب دیکھا جو ان کو دیکھ مسکرا رہا تھا وہ ہی مخصوص سائیڈ سائل جو کسی کی بربادی  
پر آتی تھی کچھ ہی دیر میں وہ سب زمین پر گرنے لگے ان کے منہ سے خون نکلنا شروع ہو گیا اور  
ان کی سانسیں بند ہونے لگی۔۔۔۔

"الیکس اپنے اصول کبھی نہیں توڑتا آئی ہوپ تم لوگوں کی نیو جرنی اچھی ہو گی"۔۔۔۔

ایک بوتل کو ٹھوکر مارتے وہ وہ باہر نکل گیا عمر اور سیفی پہلے ہی باہر نکل چکے تھے باہر آکر اس نے  
لاسٹر جلاتے کمرے میں پھینک دیا کمرے میں شراب کی وجہ سے آگ بھڑک اٹھی  
"ایسے ہی جلایا تھا نا میرے گھر کو اگر میری ڈول کو کچھ ہو جاتا تو پوری دنیا کو آگ لگا دیتا"۔۔۔۔  
الیکس نے کمرے کی جانب قہر برساتی نظروں سے دیکھا۔۔۔

وہ تینوں لفٹ سے نیچے چلے گئے جبکہ کلب کا عملہ آگ بجھانے کے لیے اس کمرے کی جانب بھاگا  
جہاں آگ لگی تھی۔۔۔۔

"مجھے بولا تھا ریڈی ہو جانا اور خود ابھی تک نہیں آئے اب تو میں سچی ناراض ہوں"۔۔۔۔۔

صبح تیار ہو کر کمرے کے چکر کاٹ رہی تھی

ریڈ ساڑھی پہنے بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا جس سے شفاف گردن واضح ہو رہی تھی میک اپ کے نام  
پر ریڈ لپسٹک لگا رکھی تھی کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹاپس ڈالے وہ تیار کھڑی اس کے انتظار میں  
تھی

★★★

"یہ لیں سر آپ کا پیک"۔۔۔۔

وہ اس وقت جیولری شاپ پر تھا جب شاپکیپر نے اسے ایک بیگ تھمایا  
"تھینک یو"

بیگ سے ڈبہ نکال کر دیکھتے پیمٹ کر کے وہ چلا گیا گاڑی میں آکر اس نے ایک بار پھر وہ باکس کھولا  
جیب سے کچھ نکالتے باکس میں ساتھ لگاتے اس نے باکس بند کر کے ڈیش بورڈ پر رکھا اور گاڑی  
سٹارٹ کر دی

★★★

"ریڈی ہیں ڈول"

کمرے میں داخل ہوتے صبح کو دیکھا کوئی جواب نا ملنے پر وہ اس کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا



"مجھے آپ سے بات نہیں کرنی"

کہتے رخ موڑ گئی

"ڈول آپ کے لیے ایک سرپرائز پلین کر رہا تھا اسی وجہ سے لیٹ ہو گیا"۔۔۔

اس کا رخ اپنی جانب کرتے وجہ بتائی وہ بھی اس کی بات مان گئی

"چلیں"

ایقان نے ہاتھ تھاما

"آپ کے کپڑے"

"اٹس اوکے آپ میرا ویٹ کر رہی تھی اب اور لیٹ نہیں کرتے ہیں"

اس کا ہاتھ تھام کر وہ باہر نکل گیا جانے سے پہلے اس کے کندھوں پر اچھے سے شال سیٹ کرنا نہیں

بھولا تھا۔۔۔

کافی دیر بعد ان کی گاڑی ایک جگہ پر رکی جہاں پر دور دور تک کوئی بلڈنگ نظر نہیں آرہی تھی ہر

طرف بس برف ہی تھی گاڑی روکتے وہ نیچے اترا صبح کی طرف دروازہ کھولتے ہاتھ آگے بڑھایا جسے

تھامتے وہ اتری صبح نے نیچے اتر کر چاروں طرف دیکھا تو دور دور تک بس برف ہی نظر آرہی تھی

صبح نے اپنے ہاتھ رگڑے ساڑھی کی وجہ سے اسے ٹھنڈ بھی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

ایقان اس کا ہاتھ تھامتے آگے بڑھا جہاں ایک شیشے کا کاٹیج نما کمرہ بنا ہوا تھا ایقان دروازہ کھولتے اسے

لیے اندر داخل ہوا باہر کی نسبت اندر کافی حد تھی۔۔۔۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں"۔۔۔۔؟

وہ شیشے سے باہر گرتی برف کو دیکھ رہی تھی

"آپ کی ناراضگی ختم کرنے میری جان"۔۔۔

پیچھے سے اس کے گرد حصار باندھتے کندھے پر ٹھوڑی رکھی

"ہاں۔۔۔۔ میں آپ سے سچی والی ناراض ہوں"۔۔۔

یاد آنے پر اس نے خود کو ايقان کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کی لیکن آزاد نہیں کر سکی

"میری جان اسی لیے تو آپ کو یہاں لے کر آیا ہوں"۔۔۔

رخ اپنی جانب موڑتے اس کی کمر پر گرفت مضبوط کرتے اپنے ساتھ لگایا اس کی قربت صبح کے ہوش اڑا رہی تھی

"ا۔۔۔ ایق۔۔۔ ايقان"۔۔۔۔

مشکل سے اس کا نام ادا کیا ايقان نے گرفت ڈھیلی کرتے اس کا سر اوپر کیا صبح کا چہرہ سرخ ہو رہا

تھا اور دل دھونکی کی مانند دھڑک رہا تھا ايقان اس کا ہاتھ تھام کر بیڈ کے پاس لے آیا، بیڈ پر پڑا

بیگ اٹھایا اس میں باکس نکال کر صبح کے پاس آیا

باکس سے ایک پینڈڈ نکالا جس میں ہارٹ شیپ بلیک ڈائمنڈ لگا ہوا تھا شال اتار کر اس نے صبح کے

گلے میں پہناتے گردن پر اپنے لب رکھے۔۔۔

"ہپی نیو ایئر ڈول"۔۔۔

باہر آسمان پر رنگ برنگی روشنیاں نظر آرہی تھی نیو ایئر کی آتش بازی ہو رہی تھی

"تھینک یو یہ بہت پیارا ہے۔۔۔ بلیک کیوں۔۔۔؟

اس پنڈو پسند آیا تھا لیکن کالا دل اسے کچھ عجیب لگا  
 "ڈول بلیک اس لیے تاکہ میری پیاری سی جان کو کسی کی نظر نا لگے اور آپ کو پتہ ہے اس میں کوئی  
 بھی کلر شامل کریں بلیک کا کلر چنچ نہیں ہوتا"۔۔۔۔

اس کو بیڈ پر بیٹھاتے وجہ بتائی

"ڈول آپ کو پتہ ہے میں آپ سے کس قدر عشق کرتا ہوں۔۔۔"

اس کے ہاتھ تھام کر نیچے بیٹھ گیا صبح تو بس اس کے انداز کو دیکھے جا رہی تھی اس نے صرف سن  
 رکھا تھا لیکن آج دیکھ بھی لیا تھا

"جب عشق ہو جائے تو محبوب بھی قدموں میں آجاتا ہے۔۔۔"

"آ۔۔۔ آپ اٹھ جائیں پلیز نیچے نہیں بیٹھیں۔۔۔"

اس نے آنکھوں میں آئی نمی پیچھے دھکیلتے اس کا ہاتھ کھینچا ایقان نے اس کے ساتھ بیٹھتے ہاتھ کو لبوں  
 سے لگایا

"ڈول آپ کو پتہ ہے عشق کے سات مقام ہوتے ہیں

دلکشی

انس

محبت

عقیدت

عبادت

جنون

موت "

اس کی طرف دیکھ رہا تھا جس کی نگاہ اس کے ہاتھوں پر تھی جو اس نے تھام رکھے تھے  
 "میں ان سب مقامات کو پورا کرتے آپ سے عشق کرتا ہوں آپ کو زندگی میں شامل کر کے مجھے  
 کسی اور کی خواہش نہیں رہی محبت ، عقیدت ، جنون سب آپ ہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اگر کبھی  
 آپ مجھ سے دو ہوئیں تو میری موت واقع ہو جائے گی آپ کے بغیر ایک پل نہیں گزار سکتا ہوں  
 میں۔۔۔۔۔"

اسے کی پیشانی سے ماتھا ٹکائے وہ بولا صبح تو اس کے اظہار محبت پر کھوسی گئی تھی کس قدر چاہت  
 تھی اس کے دل میں صبح کے لیے اتنی محبت  
 "آپ مرنے والی بات نہ کریں۔۔۔ میں نے دس سال گزارے ہیں اب آپ سے دور نہیں رہ پاؤں  
 گی۔۔"

اس کے گلے لگتی وہ رونے لگی ایقان نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلائی  
 "ڈول اب بھی ناراض ہیں کیا۔۔۔۔۔"  
 "نہیں۔۔۔"

اسی پوزیشن میں ایک لفظی جواب جو اس شخص کے چہرے پر مسکراہٹ لے آیا وہ الگ ہی مسکراہٹ  
 تھی اس کی محبت اس کے حصار میں تھی وہ اس کی سانسوں کو محسوس کر سکتا تھا یہ احساس ہی باعث  
 مسرت تھا۔۔۔



اس سے پیچھے ہٹتے ایقان نے صبح کو بانہوں میں بھرا دوسری طرف سے ہوتے بیڈ پر جا کر لیٹایا کمرے میں آتش دان میں لکڑیاں جل رہی جس سے سردی کا احساس نہیں ہو رہا تھا اس کو بیڈ پر سیدھا کرتے ساتھ خود لیٹتے اس کا رخ اپنی طرف کرتے اس کے گال پر لب رکھے اس کا لمس محسوس کرتے صبح نے آنکھ بند کر لی

"ڈول آپ کی اجازت کے بغیر میں اس کی رشتے کی شروعات نہیں کروں گا کیا اجازت ہے"۔۔۔؟ اس کی ساڑھی کے پلو کو کندھے سے ہٹاتے سوال کیا صبح نے بس ایک نظر سر اٹھا کے دیکھتے اس کے سینے سے سر ٹکا لیا ایقان نے اس کے لبوں کو قید کرتے اس سے سانسیں چھین لی تھی "آپ خدا کی وہ خاص نعمت ہیں جس کا میں جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔۔ آپ میری سانسوں میں سما چکی ہیں"۔۔۔

لبوں کو آزادی بخشتے اس نے کندھے پر لب رکھے صبح نے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں لیا "میں آپ کو اس قدر اپنی محبت میں بھگو دوں گا آپ کو اپنے وجود سے میری مہک آئے گی"۔۔۔ اس کی بیوٹی بون پر لب رکھے صبح سانس روکے اس کے لمس میں پل پل پگھل رہی تھی اور وہ اس کے وجود کو اپنی محبت کی حدت دے رہا تھا اپنے عشق میں اس کا رواں رواں مہکا رہا تھا رات یونہی گزر رہی تھی دونوں آج ایک ہو گئے تھے خود میں کھو کر وہ مکمل ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

★★★

صبح اس کی آنکھ کھلی تو برف باری تھم چکی تھی خود پر نظر پڑتے اس کے چہرہ پر پھر سے لالی بکھر گئی شرٹ لیس ایقان اس کو اپنے ساتھ تکیے کی طرح لگائے سو رہا تھا صبح نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن گرفت سخت تھی ایک بار پھر کوشش کی تو اسے احساس ہوا ساڑھی کا پلو ایقان کے نیچے تھا ہار مانتے

آرام سے ٹھوڑی اس کے سینے پر ٹکاتی وہ بغور اس دیکھ رہی تھی ہلکی سٹائلش بیرڈ سفید رنگت تھیکے نقوش اور بائیں آئی برو کے آخر پر تل صبح نے اسے بہت فرصت سے دیکھا کسی احساس کے تحت اوپر ہوتے اس نے تل پر اپنے لب رکھے وہ جو کب سے جاگتے ہوئے اس کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا اس کی حرکت پر اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے صبح پیچھے ہٹنے لگی جب اس نے کمر پر گرفت سخت کرتے اس اپنے ساتھ لگا لیا وہ اس کے شرٹ لیس سینے کے ساتھ چپکی آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔۔۔

"کیا کر رہی تھی آپ"۔۔۔

اس کی بند آنکھوں پر پھونک مارا لہجے میں شرارت نمایاں تھی

"وہ۔۔۔ وہ میں بس۔۔۔"

اس سے کچھ بولا ہی نہیں گیا

"مجھے گھر جانا ہے"۔۔۔

دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھتی اٹھنے کی کوشش کی ایقان نے دونوں ہاتھ سر کے نیچے تکیے کی طرح رکھ لیے

وہ جیسے پیچھے ہو کر سیدھی ہوئی تو پھر لیٹ گئی۔۔۔ ایقان نے ایک آئی برو اچکائی جیسے پوچھا رہا ہو کیا ہوا

"وہ آپ کے نیچے"۔۔۔

صبح بامشکل بولی ایقان کی طرف دیکھنے کی غلطی وہ نہیں کر سکتی تھی اس کی لو دیتی نظروں سے بچنا بہت مشکل تھا اور اس کے ذہن میں رات جو کچھ ہوا سب گھوم رہا تھا

"اوکے میں باہر ہوں آپ شال لے کے آجائیں"۔۔۔

اس کے لبوں پر اپنا لمس چھوڑتے وہ باہر نکل گیا صبح نے کب کا رکا ہوا سانس ہوا کے سپرد کیا ساڑھی کو سیٹ کر کے شال کو اچھے سے گرد لپیٹتی وہ باہر نکل آئی ایقان اس کا ہاتھ پکڑ کر کار تک لایا اسے بیٹھاتے دوسری طرف سے ہو کر گھر کی طرف گاڑی موڑ لی۔۔۔

"ہیپی نیو ایئر"۔۔

عمر کے فلیٹ میں داخل ہوتے وہ بولی وہ جو صوفے پر ٹانگیں اور سر نیچے کیے لیٹا ہوا تھا اس کی آواز پر سیدھا ہوا بلیو جینز کے ساتھ وائیٹ سویٹر اور براؤن لانگ کوٹ پہنے وہ سامنے کھڑی تھی

"ہیپی نیو ایئر پلیز سٹ ڈاؤن"۔۔۔

اسے بیٹھنے کی آفر کرتے وہ اوپن کچن کی طرف بڑھا کچھ دیر بعد ٹیبل پر چائے اور کیک کی ٹرے رکھی وردانے چائے کا گگ اٹھا کر لبوں سے لگایا

"ایک منٹ تم میرے گھر میں آئی کیسے ڈور لاک تھا"۔۔۔

چائے پیتے اسے دیکھا

"مسٹر عمر رضوان آپ شاید بھول رہے ہیں میں ایک ڈان کے ساتھ کام کرتی ہوں میرا یہ ہی کام ہے لاک کھولنا"۔۔

اس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے عمر نے سر اثبات میں ہلایا  
"تم ریڈی ہو"۔۔

کچھ دیر بعد عمر کی آواز نے خاموشی توڑی  
"ہممم۔۔ کب جانا ہے"۔۔۔

مگ ٹیبل پر رکھتے وہ اب سیدھی ہو کے بیٹھ گئی  
"آج شام کو۔۔ اس میں تمھاری جان کو خطرہ بھی ہو سکتا ہے"۔۔۔  
اسے آنے والے حالات سے آگاہ کیا  
"تم مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہو"۔۔

اس کے لبوں پر الگ سی مسکراہٹ تھی کچھ بھی کر گزرنے والی  
"ڈن پھر ابھی نکلتے ہیں"۔۔۔

کہتے عمر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔ کچھ دیر بعد وہ کمرے سے باہر نکلا وائٹ جینز کے ساتھ وائٹ  
ہی سوئٹر، براؤن لیڈر کالانگ کوٹ اور گلے میں مفلر ڈالے وہ تیار باہر نکلا ایک پسٹل وردا کی طرف  
اچھالا اور دوسرا اپنے کوٹ کے اندر ڈالا وردا نے بھی پسٹل کوٹ میں رکھا وہ دونوں گھر سے باہر نکل  
گئے۔۔۔

"تم بہت پھوہڑ ہو"۔۔

وہ جب گاڑی میں جارہے تھے وردا نے ڈرائیو کرتے کہا  
"وہ کیسے"



تعب سے اسے دیکھنے لگا

"میں جب تمہارے گھر گئی تھی تم لنگوروں کی طرح الٹے لٹک رہے تھے پھر چائے کے کپ بھی ٹیبل پر چھوڑ آئے ہو۔"

اس کی بات پر عمر نے بامشکل قہقہہ ضبط کیا

"میڈم وہ میں لنگوروں کی طرح لٹک نہیں رہا تھا کچھ سوچ رہا تھا اور ایسے کرنے سے خون دماغ تک بھی پہنچ جاتا ہے۔ کپ اس وجہ سے نہیں دھوئے تاکہ اگر کوئی پیچھے سے گھر میں آئے تو مجھے پتہ چلا جائے۔"

"وہ کیسے۔"

اس نے ٹرن لیا

"ٹرے کے ساتھ سپائی کیمرہ تھا"

وردانے گاڑی روک دی وہ اپنی منزل پر پہنچ چکے تھے

ایقان اسے گھر چھوڑ کر فریش ہوتے کہیں چلایا گیا تھا صبح فریش ہو لیٹ گئی گیلے بال تکیے پر پھیلے ہوئے تھے اس نے بال خشک نہیں کیے تھے ایقان واپس آیا تو وہ سو رہی تھی اسے دیکھتے وہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس آیا بالوں میں انگلیاں چلائی جو ابھی بھی ہلکے نم تھے اس کے بالوں پر لب رکھتے اس کا رخ اپنی جانب کیا

"ڈول اٹھ جائیں۔"

اس کی آواز پر وہ ہلکا سا کسماتے ہوئے اس کے تھائی پر سر رکھ گئی اس کے انداز پر ایقان کو بہت پیار آیا

"ڈول اٹھ جائیں کتنا سونا ہے"

اس نے گھڑی دیکھی جہاں تین بج رہے تھے

"مجھے نیند آرہی ہے"

اس نے آنکھیں مسلی

"کیوں آپ رات کو نہیں سو سکتی ہیں کیا"

اپنے ساتھ لگاتے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا رات کا لفظ سنتے اس کے ذہن میں رات والے مناظر چھائے

"کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں۔۔ ناشتہ کیا تھا آپ نے۔۔"

اسے خاموش پا کر اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے لیا

"نہیں۔۔"

ایک لفظی جواب

"آپ فریش ہو جائیں پھر لنچ کرتے ہیں۔۔۔"

اس کی ناک دباتے وہ باہر نکل گیا صبح فریش ہونے کے کیے واشروم کی جانب بڑھ گئی لنچ کرنے بعد ایقان اسے اپنے ساتھ باہر لان میں لایا وہ جب سے یہاں آئے تھے صبح نے گھر ہی نہیں دیکھا

تھا ہر طرف رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے تھے جن کی مہک ہوا میں رچی بسی ہوئی تھی وہ گھر کی پچھلی طرف آئے جہاں ایک جھولا لگا ہوا تھا جس پر پھولوں کی نیل چڑھی ہوئی تھی

"یہ کب سے ہے"۔۔

اس نے جھولے کے پاس جاتے ایتان کو دیکھا

"جس دن ہماری شادی ہوئی تھی اس دن سے"۔۔۔

"ہاں۔۔۔ مطلب"۔۔

صبح نے حیران ہوتے اسے دیکھا

"مطلب یہ کہ میں نے اسی دن سوچ لیا تھا آپ کو اپنے ساتھ لے آؤں گا اسی لیے عمر کو بول کے لگوا دیا"۔۔۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر جھولے پر بیٹھتے ساتھ بیٹھ گیا

"من پسند شخص کا ساتھ سکون بخش ہوتا ہے جو دل کے ساتھ روح کو بھی راحت پہنچاتا ہے"۔۔۔

اس کا ہاتھ دل کے مقام پر رکھتے کہا

اس کے انداز محبت سے صبح سرشار ہو گئی وہ شخص ہر روز نئے طریقے سے اسے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا

ان دونوں کو وہاں آئے دو گھنٹے سے زیادہ وقت ہو چکا تھا وہ لوگ ایسے بیٹھے کر باتیں کر رہے تھے جیسے کوئی بہت گہرے دوست ہوں اور کافی عرصہ بعد ملے ہوں وہاں کسی کو اردو سمجھ نہیں آتی تھی

وہ دونوں اردو میں بات کر رہے تھے جب اچانک عمر کی نظر باہر روڈ پر گئی وردا کی اس طرف پیٹھ تھی اس لیے وہ نہیں دیکھ سکی۔۔۔

"وہ ہے تمہارا ٹارگٹ .."

اس نے سامنے کھڑے آدمی کی طرف اشارہ کیا جس نے بلیک جینز کے ساتھ بلیک لانگ کوٹ پہنا ہوا تھا جو اس کے ٹخنوں کو چھو رہا تھا

وردانے کھڑے ہوتے اپنے بالوں کو سیٹ کیا پھر کوٹ کو بازو پر رکھا گلے میں عمر کا مفلر ڈالتی باہر نکل گئی ایک ادا سے چلتی وہ اس کے پاس۔۔۔

"مسٹر آرتھر رائٹ"۔۔۔

بالوں کو ادا سے کان کے پیچھے کرتے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا وہ آدمی بس اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا وہ عمر میں اکیس، بائیس سال کی نظر آتی تھی خود کو اچھے سے مینٹین کیا ہوا تھا اسے دیکھتے مسکرا رہی تھی

"یس۔۔ اینڈ یو"۔۔۔؟

ہاتھ تھامتے اس کا پوچھا

"لیانا ڈیوڈ فرام یو کے"۔۔۔

"اوہ نائس ٹو میٹ یو"۔۔۔

اس نے وردا کے کندھے پر ہاتھ رکھتے دباؤ ڈالا جب اس کے کان میں لگے آلے میں عمر کی آواز گونجی



"کام ہو گیا اب تمہاری باری"

ورد آگے ہوتے اس کے گلے لگی سپائی کیمرہ اس کے کوٹ کے بٹن میں ہینگ کرتے پیچھے ہٹی  
"سیم ہیر اوکے بائے"۔۔۔

کہتے وہ مڑنے لگی جب اس آدمی نے اس کی کلائی تھام لی  
"کین وئی میٹ اگین"۔۔۔

وردانے دل میں شکر کیا پلین کامیاب رہا  
"یا شور ٹومارو 3pm ایٹ سیم پلین"۔۔۔

کہتے وہ آگے بڑھی پھر اس کی طرف پلٹ کر کہا  
"آئی لائنک یور کوٹ آئی وش یو آل سو اویر ٹومارو"۔۔۔

سمائل پاس کرتے وہ واپس کیفے میں داخل ہوئی جبکہ وہ آدمی سامنے بنی بلڈنگ میں چلا گیا  
"تمہارا اس کے گلے ملنا پلین میں شامل نہیں تھا"۔۔۔

جب وہ اس کے پاس آئی تو عمر نے بات شروع کی  
"ہاں جانتی ہوں لیکن اگر ایسا نہیں کرتی تو کیمرہ کیسے فٹ کر پاتی ، تم خوش ہو جاؤ پلین کامیاب رہا  
"۔۔۔"

اس کا مفلر اسے واپس کرتی اپنا کوٹ پہننے لگی  
"اب چلیں یا یہیں رہنے کا ارادہ ہے"۔۔۔  
اسے ویسے ہی بیٹھا دیکھ ٹیبل کو ہلکا سا بجایا۔۔۔



کیوں۔۔۔۔؟

میں سوچ رہا ہوں کل کے میٹن کے بعد اس سے بات کرو گا  
"اوکے۔۔۔۔ لیکن تحمل سے کام لینا"

الیکس نے کھڑے ہوتے عمر کا کندھا تھپتھپایا، وہ دونوں اکٹھے آفس سے باہر نکل گئے

اگلے روز وہ دونوں آر تھر کے آنے سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکے تھے۔ گاڑی میں بیٹھے وہ دونوں آر تھر کا انتظار کر رہے تھے عمر نے آر تھر کو دیکھتے وردا کو اشارہ کیا جو آج کے لے پر عزم تھی بلیک پینٹ کے ساتھ ریڈ سوائیٹر اور بلیک ہی لونگ کوٹ پہنے آر تھر کے جانے کے پانچ منٹ بعد وہ کار سے اتری بلیک ہائی ہیل پہنے کانفیڈنس کے ساتھ چلتی کیفے میں داخل ہوئی ایک طرف بیٹھے آر تھر نے اسے اشارہ کیا وہ چلتی اس کے پاس آگئی۔۔۔۔  
"ہائے مسٹر آر تھر۔۔"

اس کے پاس ٹھہرتے ہاتھ بڑھایا جسے خوشدلی سے تھامتے وہ کھڑا ہوا  
"میرے خیال سے میں لیٹ نہیں ہوں"

ایک ادا سے مسکراتے پیچھے ہٹی آر تھر نے اس کے لیے کرسی کھینچی  
"میں خوبصورت لڑکیوں کے لیے ہمیشہ انتظار کر سکتا ہوں"

کہتے اس نے نہ محسوس انداز میں وردا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا وردا نے سائل پاس کرتے ہاتھ کینچ لیا

"ٹی یا کافی"

"کافی"

آرتھر نے ویٹر کو بلا کر آڈر لکھوایا، کچھ دیر بعد آڈر سرو ہوا کافی پینے کے بعد آرتھر نے وردا سے اس کے متعلق کچھ سوال کیے

جس میں اس نے بتایا وہ ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھنے والی ہے چھ مہینے پہلے سربیا جاب کے سلسلے میں آئی ہے لیکن ابھی تک جاب نہیں ملی۔۔۔ آرتھر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے تسلی دلائی وہ اس کی ہیلپ کرے گا وردا نے آگے ہوتے اس کے ساتھ لگتے کیمرہ لینے کی کوشش کی لیکن کیمرہ نہ ملنے پر وہ پیچھے ہٹی مسکرا کر آرتھر کو دیکھا جو مکروہ ہنسی ہنستے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"وٹ ہیپنڈ بے بی"۔۔؟

اس کی طرف دیکھ طنزیہ مسکرایا

"اسے ڈھونڈ رہی تھی"۔۔

انگلش میں کہتے اس نے جیب سے نکال کر سپائی کیمرہ اس کے سامنے لہرایا وردا کو ایک سیکنڈ لگا سمجھنے میں کیا ہوا ہے مطلب وہ پکڑی جا چکی ہے

"تمہیں لگا تم اور سمارٹ بن کر مجھ سے ساری انفارمیشن نکال لو گی اور مجھے پتہ ہی نہیں چلے گا آج صبح ہی مجھے پتہ چل گیا تھا اس کیمرہ کا لیکن میں دیکھنا چاہتا تھا تم کس حد تک جاتی ہو"۔۔۔۔



وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھتے بول رہا تھا جہاں کوئی ڈر خوف نظر نہیں آرہا تھا وہ پر اعتماد بیٹھی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں وردا نے دل میں شکر کیا وہ کیمرہ ساتھ لے کر آیا اور اس کی بے وقوفی پر اسے ہنسی بھی آئی جسے وہ ضبط کر گئی

"کتنے بے وقوف ہو تم جب تمہیں پتہ چل گیا تھا پھر بھی یہاں آگئے اور کیمرہ بھی لے آئے"

اس نے آگے ہوتے کہنیاں ٹیبل پر ٹکائی

"اگر تم اب سوچ رہے ہو تم یہاں سے واپس صحیح سلامت جاسکتے ہو تمہاری بھول ہے اور یہ انفارمیشن تو میں لے کر ہی جاؤں گی"۔۔۔

ایک ایک لفظ پر دباؤ دیتے وہ سرد لہجے میں بولتی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جہاں ایک پل کے ڈر آیا تھا اور بس وہ ہی پل وردا نے ایک لمحے میں کھڑے ہوتے کرسی کو ٹانگ مارتے گرایا جس سے آرتھر ایک طرف گرا وردا کیمرہ لے کر باہر بھاگی

"ہئے سٹاپ۔۔سٹاپ"۔۔۔

آرتھر جلدی سے باہر آیا تو وہ بھاگ رہی تھی وہ اس کے پیچھے بھاگتے رکنے کا کہہ رہا تھا "رک جاؤ ورنہ میں شوٹ کر دوں گا"۔۔۔

اس نے رکتے کوٹ سے ریوالور نکالا

"عمر جلدی آؤ اسے پتہ چل گیا ہے وہ میرے پیچھے۔۔۔جلدی۔۔۔"

ایئر پیس کو ہاتھ لگاتے وہ بولی دوسری طرف سے سنتے عمر جو کار سٹارٹ کر کے کھڑا تھا فوراً اس طرف کار موڑ لی وردا کار کے قریب تھی جب فضا میں آواز گونجی

"ٹھاہ"۔۔۔

عمر نے سامنے دیکھا جہاں آرتھر کا وجود زمین بوس ہو رہا تھا وردا کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھی عمر نے جھٹکے سے کھینچتے اسے خود کے ساتھ لگایا

"پاگل ہو گئی ہو تم گن ساتھ لے کر جانی چاہیے تھی تمہیں پتہ بھی تھا خطرہ ہو سکتا ہے اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو سوچا میرا"۔۔۔۔۔

کہتے کہتے رک گیا اپنی حالت کا اندازہ ہوا تو پیچھے ہٹ گیا کار کو ریورس کیا اس نے الیکس مینشن جانا تھا

"سوری۔۔۔ شاید میں زیادہ۔۔ ایموشنل ہو گیا تھا"۔۔۔۔۔

ڈرائیونگ کرتے اس نے رک رک کر کہا نظریں سامنے روڈ پر ہی تھی

"اٹس اوکے"۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں الیکس کے سامنے کھڑے تھے وردا نے کیمرہ اس کے سامنے رکھا جسے دیکھ اس نے دونوں کو سراہا

"نیکسٹ ہوشیار رہنا"

وردا کے طرف دیکھتے کہا

"یس باس"۔۔

"بھائی لیٹ ہو رہی ہے مجھے نیند آرہی ہے"

عمر نے ٹائم دیکھتے ان کی طرف دیکھا

کچھ دیر بعد وہ دونوں وہاں سے نکل گئے وردا کو ڈراپ کر کے عمر نے اپنے فلیٹ جانا تھا  
"کل کا کیا پلین ہے تمہارا"۔۔۔؟

وہ لوگ الیکس ہاؤس سے نکلتے روڈ پر آئے جب وردا نے سوال کیا  
"کچھ خاص نہیں کیوں کوئی کام ہے کیا تمہیں"۔۔۔

کار کی سپیڈ سلو کرتے وہ اس کی بات توجہ سے سن رہا تھا  
"کافی پینے چلو گے میرے ساتھ"۔۔۔

عمر کو لگا اس نے شاید کچھ غلط سن لیا اس نے ایک نظر وردا کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی  
"کیا کہا پھر سے کہو"۔۔۔

"کافی پینے چلو گے میرے ساتھ"

اس کو ہاتھ سے سامنے دیکھنے کا اشارہ کیا  
"نہیں"

ایک لفظی جواب وردا حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی کو کچھ دن پہلے تک اسے بول رہا تھا اور اب  
انکار کر دیا

"کیوں وجہ"۔۔۔؟

"کافی نہیں لُچ پر چل سکتی ہو تو بتاؤ"۔۔۔

اس کے فلیٹ والے روڈ پر گاڑی موڑتے کہا

"او۔۔۔ اوکے"۔۔۔

لب سیڑتے اس نے ہامی بھرمی اسے ڈراپ کر کے اپنے فلیٹ کی طرف چلا گیا۔۔۔۔۔  
 فلیٹ کے اندر داخل ہوتے اس نے کوٹ اتار کر صوفے پر رکھا خود سر ہیچھے لٹکا گیا آج جو کچھ ہوا  
 اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا، کل کا سوچتے اس کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی آنکھیں بند کیے  
 وہیں نیم دراز ہو گیا۔۔۔۔۔



کافی دونوں بعد سورج نظر آیا تھا جس سے سردی کی شدت میں کمی آئی موسم میں کچھ حدت در آئی  
 تھی سب لوگ لان میں چٹائی بچھا کر بیٹھے چائے اور میوہ جات سے لطف اندوز ہو رہے تھے  
 "صبح سے بات ہوئی تمہاری"

نسیمہ بیگم نے نائلہ بیگم سے پوچھا

"نہیں امی جب سے گئی ہے شروع میں ایک دو بار بس ہوئی تھی اس کے بعد نہیں۔۔۔"

انہوں نے چائے کا سیپ لیتے کپ نیچے رکھا

"میں نے اسے میسج کیا تھا لیکن کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔"

فاریہ جو سب کے درمیان چیئر پر بیٹھی تھی اس نے بتایا فاریہ کا دوسرا منتھ سٹارٹ ہو چکا تھا جس کا  
 ان کو دو ہفتے پہلے ہی پتہ چلا تھا ڈاکٹر نے بیڈ ریسٹ کا بولا تھا لیکن موسم کچھ بہتر ہونے کی وجہ سے  
 وہ بھی سب کے ساتھ ہی تھی

"عجیب انسان ہے ہم سب کو تو جیسے بھول ہی گیا ہے"

نائلہ بیگم نے شکوہ کیا

"اب اس کے پاس اس کی ڈول ہے تو ہم سب کدھر سے یاد آئیں گے۔۔"



طاہرہ بیگم نے اب بھی بھانجے کی سائڈ لی جس پر سب مسکرا دیے ایقان کی صبح کے لیے محبت سے سب واقف تھے

"میں نمبر ملاتا ہوں کیا پتہ ہو جائے بات"۔۔۔

معاذ عالم نے فون نکالتے ایقان کا نمبر ٹرائی کیا جو دوسری بیل پر اٹھا لیا گیا "اسلام علیکم چاچو کیسے ہیں آپ"۔۔

اپنے روم کا دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوا جہاں صبح سو رہی تھی "وعلیکم اسلام الحمد للہ تم دونوں کیسے ہو"۔۔

"ہم بھی ٹھیک ہیں"

صبح کے ماتھے پر لب رکھتے اسے جگایا "ویڈیو کال کرو"

پیچھے سے فاریہ کی آواز پر صبح نے مسکراتے فون پکڑ لیا ویڈیو کال ہوتے سامنے صبح کا چہرہ نظر آیا آنکھیں اب بھی ہلکی ہلکی بند ہو رہی تھی نیند کی وجہ سے "اسلام علیکم کیسے ہیں آپ سب"۔۔۔

سب کو ایک ساتھ دیکھ وہ خوش ہو گئی تھی "تم کیسی ہو"۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں نانو"

ایک ایک کر کے سب سے بات کی صبح سے بات کر سب خوش ہو گئے دل کو تسلی مل گئی وہ ایقان کے ساتھ خوش ہے اسے فون تھا کر ایقان کپڑے نکالتے واشروم چلا گیا۔۔۔

"ایک خوشخبری ہے ہمارے پاس تمہارے لیے"۔۔۔

زائشہ جس کی گود میں مشل سو رہی تھی فون پکڑتے کہا اس وقت لان میں زائشہ اور فاریہ تھی باقی سب اندر چلے گئے تھے

"کیا خوشخبری ہے بتاؤ"۔۔۔

تکیہ گود میں رکھتے اس نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی

"پہلے ایک بات بتاؤ یہ تم رات کو کیا کرتی ہو جو اب سو رہی ہو"۔۔۔

فاریہ نے اسے چھیڑا جس پر صبح کا چہرہ سرخ ہو گیا اسے ایقان کے بدلتے ہوئے انداز پھر یاد آ گئے

"ر۔۔ رات کو بھی سوتی ہوں۔۔۔ گھر بور ہو جاتی ہوں تو سو جاتی ہوں دن میں"۔۔۔

بالوں کو کان کے پیچھے اڑیستے رک رک کر بات کی جس پر دونوں کا قہقہہ بلند ہوا

"آپ بتاؤ کیا بات بتانی ہے"۔۔۔

خود ہی نروس نیس کو کم کیا

"فاریہ پریگنٹ ہے مبارک ہو"۔۔۔

"ماشاء اللہ بہت مبارک ہو فاریہ"۔۔۔

فاریہ کو فون تھامتے زائشہ نے مشل کو کندھے سے لگاتے تھپتھایا جو اب جاگ چکی تھی

"شکریہ تم کب سناؤ گی ہمیں یہ خوشخبری"۔۔۔

"مم۔۔۔ میں۔۔۔ میں کیسے پریگنٹ ہو سکتی ہوں"۔۔۔

اسے پتہ ہی نا چلا وہ کیا بول رہی ہے جبکہ اس کی بات پر زائشہ اور فاریہ نے بامشکل ہنسی کنٹرول کی  
"اللہ سے دعا کرو وہ تمہیں بھی اس نعمت سے نواز دیں گے"۔۔۔

پچھے سے آتی طاہرہ بیگم نے کہا جو اب فاریہ کو روم میں لے جانے کے لیے آئی تھی

"اللہ سے دعا کرنے سے پریگنٹ ہو جاتے ہیں فاریہ تم نے کب دعا کی تھی"۔۔۔

اس کی معصومیت پر واشروم سے نکلتے ایقان کو پیارا آیا۔۔۔

"ہاں اور میں نے تمہاری شادی سے پہلے دعا کی تھی ایقان کو بولو اللہ سے دعا کریں"۔۔۔

"اوکے اللہ حافظ"۔۔۔

"اللہ حافظ خوش رہو"۔۔۔۔

کال کٹ ہوتے وہ فون سائیڈ ٹیبل پر رکھتی نیچے اتری۔۔۔

"آپ کو پتہ ہے فاریہ پریگنٹ ہے"۔۔۔

ایقان جو بالوں میں برش کر رہا تھا اس کے ساتھ کھڑے ہوتے برش رکھ دیا۔۔۔

"اچھا"۔۔۔

محبت بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے اٹھاتے ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھایا۔۔۔

"آپ کو پتہ ہے اب فاریہ کا بے بی آئے گا"۔۔۔

"جی"۔۔۔

اس ناک سے ناک مس کرتے لب رکھے۔۔

"نک۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔"

ایقان کی انگلیاں اس کی کمر پر رینگ رہی تھی

"کچھ بھی تو نہیں میں کیا کر رہا ہوں۔۔۔"

دوسرے ہاتھ کی پشت سے اس کے گال سہلائے

"اور ہاں بڑی ممانی نے بولا ہے آپ اللہ سے دعا کریں گے تو میں بھی پریگنٹ ہوں جاؤ گی۔۔۔"

ڈریسنگ ٹیبل سے نیچے اترتے وہ اس کے سامنے کھڑی ہو گئی جو اس کے کندھے تک آتی تھی ایقان

نے بغور دیکھتے پیشانی پر کب رکھتے اپنے ساتھ لگایا

"انشاء اللہ۔۔۔"

اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا صبح نے اپنے بازو اس کے گرد باندھے۔۔۔۔

صبح سے تیاریوں میں لگا ہوا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا پہن کر جاؤں

"ا۔۔۔ یہ ٹھیک ہے۔۔۔۔ نہیں اس کے ساتھ کوٹ اچھا نہیں لگے گا۔۔۔"

چیک شرٹ کو ساتھ لگاتے کہا پھر منہ بسورتے بیڈ پر اچھال دی کافی دیر محنت کرنے کے بعد اسے

کپڑے پسند آگئے بارہ بجے وہ ریڈی ہو کر اپنے فلیٹ سے نکلا جانے سے پہلے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ

کر گیا۔۔۔۔



وائٹ چیزز کے ساتھ سکائے بلیو شرٹ اور وائٹ ہی کوٹ پہنے وہ گاڑی میں بیٹھا جیب کو ہاتھ لگاتے کچھ ٹولا پھر مطمئن ہوتے کار سٹارٹ کی آدھے گھنٹے بعد وردا کے فلیٹ کے باہر اسے پک کیا بلیک ٹراؤزر کے ساتھ پنک شرٹ اور ڈریس کوٹ پہنے وہ روز مرہ سے مختلف لگ رہی تھی بالوں کو ہائی پونی ٹیل میں باندھ رکھا تھا مہرون سٹریٹ بال جو پشت تک آتے پیچھے جھول رہے تھے۔۔۔

"کیا لو گی تم"۔۔۔

"جو تم کھلا دو"۔۔۔

اسی کے انداز میں جواب "اوکے"

عمر نے ویٹر کو بلاتے آرڈر لکھوایا کچھ ہی ٹائم میں آرڈر سرو ہوا کھانے کے دوران وہ لوگ چھوٹی موٹی باتیں کرتے رہے

"مجھے تم سے کچھ کہنا"۔۔۔

"ہمممم"

"دیکھو وردا مجھے غلط مت سمجھنا میں کافی ٹائم سے یہ سب کہنا چاہتا تھا لیکن کہہ نہیں پایا"۔۔۔

عمر نے تمہید باندھی وہ بغور اسے سن رہی تھی

"میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں اگر تمہاری رضا مندی ہو میرے بارے میں تم سب جانتی ہو اور تمہارے بارے میں۔۔ اگر تم راضی ہو جاؤ تو اسے پہن لینا نہیں تو کہیں پھینک دینا مجھے برا نہیں لگے گا لیکن اگر ہاں کرو گی تو وعدہ کرتا ہوں تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گا۔۔۔"

کوٹ سے ایک رنگ کی ڈبیہ نکالتے ٹیبل پر رکھی وردا کچھ دیر اسے دیکھتے رہی پھر ڈبیہ کھول کر عمر کی طرف بڑھائی

"اب لے آئے ہو تو پہنا بھی دو تمہارے پیسے ضائع نہیں کر سکتی۔۔"

ہاتھ اس کے طرف بڑھایا عمر نے ہاتھ تھماتے رنگ پہنائی۔

"میں بھائی سے بات کر کے جلدی شادی کی ڈیٹ فیکس کرواتا ہوں۔۔۔"

مسکراتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا

"عمر میں چاہتی ہوں نکاح سادگی سے ہو جائے۔۔۔"

"کیوں"

"عمر میرے پاس کوئی رشتہ نہیں ہے اور ایسی بہت سی رسومات ہوتی ہیں جہاں ان رشتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔"

اس کی آنکھیں نم ہو گئی عمر نے آگے بڑھتے اس کا ہاتھ تھاما

"اوکے جیسے تم کہوں۔۔۔"

مسکراتے وردا کی آنکھیں صاف کی۔۔

"تھینک یو۔۔"

"میڈم لائف پارٹرن بنانے لگا ہوں آپ کو آپ کی تکلیف اب میری تکلیف یہ فارمیٹیز اب ختم کریں"

عمر صبح دس بجے الیکس مینشن پہنچ گیا تھا ایقان صبح ناشتہ کرنے کے لیے نیچے آرہے تھے اس دیکھ صبح کو تو حیرت ہوئی لیکن ایقان نارمل انداز میں ہی اس کے پاس آیا۔۔۔  
"گڈ مارنگ بھابی"۔۔۔

ہاتھ ہلاتے اسے بولا

"گڈ مارنگ آپ صبح صبح بھائی سب خیریت"۔۔۔

صبح نے حیران ہوتے اسے دیکھا کیونکہ ایقان بتا چکا تھا وہ آج پورا دن فری ہے تو عمر یقیناً کسی سے کام سے نہیں آیا۔۔۔

"جی بھابی سب خیریت ہے اب میرے پاس آپ جیسی بیوی تو ہے نہیں جس کے ساتھ ناشتہ کروں سوچا آپ لوگوں ساتھ ہی کر لوں"۔۔۔

دانت نکالتے صوفے پر ٹک گیا صبح کو تو کچھ سمجھ نہیں آئی لیکن ایقان سب سمجھ گیا وہ کیوں آیا  
"تو آپ بھی شادی کر لیں بھائی ویسے بھی آپ نے لڑکی تو ڈھونڈ کر رکھی ہوئی ہے"۔۔۔  
"جی بھابی بس جلدی ہی کر لوں گا"۔۔۔

ایقان کی طرف دیکھا جو اشارے سے پوچھ رہا تھا میڈم نے آکر ناشتہ کا بولا تو وہ تینوں ناشتے کے لیے ڈانگ ٹیبل کی طرف چلے گئے ناشتہ کرنے کے بعد الیکس اور عمر میٹنگ روم میں چلے گئے جبکہ صبح

گھر کے پچھلے حصے میں جھولے پہ آکر بیٹھ گئی موسم کافی سرد تھا صبح نے پاؤں جھولے پر رکھتے شال ارد گرد لپیٹ لی۔۔۔

"بھائی وہ مان گئی ہے"۔۔۔

کمرے میں آتے عمر نے اصل بات بتائی جس وجہ سے وہ یہاں آیا تھا۔

"تو کب کر رہے ہو شادی"۔۔۔

کرسی پر بیٹھتے ساتھ اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا

"بھائی وہ چاہتی ہے سادگی سے نکاح ہو بس زیادہ تام جھام نہیں کرنا"۔۔۔

"تو تم نے کیا کہا"۔۔۔

"میں کیا کہتا بھائی"۔۔

"ٹھیک ہے پھر جیسی تم دونوں کی مرضی"۔۔۔

"بھائی بھابھی"۔۔۔۔

عمر نے دانستہ طور پر بات ادھوری چھوڑ دی الیکس اس کی بات کا مطلب سمجھتے سیدھا ہوا

"اسے میں بتا دوں گا تم تیاری کرو نکاح کی"۔۔۔

اس کی طرف دیکھتے سنجیدہ لہجے میں کہا عمر سر ہلاتا اٹھ کر باہر نکل گیا ایقان کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا پھر

وہ بھی کمرے سے باہر آگیا۔۔۔

اس نے باہر آکر صبح کو لاؤنچ میں دیکھا جو خالی پھر اپنے کمرے میں دیکھا وہ ادھر بھی نہیں تھی

واشروم چینجنگ روم ہر جگہ دیکھا وہ اسے کہیں نہیں ملی ایقان کو عجیب سا ڈر محسوس ہونے لگا اس



کو لگا جیسے اس کا سانس رک جائے گا دل کی دھڑکن مدھم مدھم رہی تھی نیچے آتے اسے آوازیں دی کہیں سے کوئی جواب نا آیا نوکروں کو بلا کر پوچھا تو ایک ملازمہ نے بتایا وہ باہر کی طرف گئی ہیں ایقان جلدی سے باہر آیا پھر کچھ یاد آنے پر گھر کی پچھلی طرف آیا وہ پاؤں اوپر کیے مزے سے جھولے پر بیٹھی تھی اسے دیکھتے ایقان نے گہرا سانس خارج کیا۔۔۔

"وہ الیکس جو کہتا تھا الیکس کی دنیا میں رشتے نہیں اب اس کے پاس رشتہ تھا اس کی بیوی، اس کا سکون جو اسے چند پل نظر نا آئی تو اس کی سانس رکنے لگی اب الیکس کی کمزوری بھی وہ ہی تھی۔۔۔ اور الیکس کی دنیا میں رشتے مطلب کمزوری ہماری کمزوری دوسرے کی طاقت ہوتی ہے۔۔۔۔ اب الیکس کی کمزوری دوسروں کی طاقت بنی تھی۔۔۔۔"

قدموں کی آہٹ پر اس نے سر اس طرف گھمایا ایقان کو دیکھتے اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ آئی اس کے پاس آتے جھولے پر ساتھ بیٹھ گیا۔۔

"آپ ادھر کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟"

اپنے ساتھ لگاتے پوچھا

"آپ عمر بھائی کے ساتھ چلے گئے میں بور ہو رہی تھی تو ادھر آگئی۔۔۔"

ناک سکیڑتے کہا ٹھنڈ کی وجہ سے ناک سرخ ہو رہی تھی۔۔

"اتنی سردی میں آپ باہر آکر بیٹھ گئی۔۔۔"

"تو کیا ہوا سردی تو پاکستان میں بھی ہوتی تھی"

"جی لیکن ادھر زیادہ ہوتی ہے آپ روم میں چلیں بیمار ہو گئی تو پھر عمر کی شادی پر کیسے جائیں گی"

اس کی ناک پر ہاتھ رکھتے حدت پہنچانے کی کوشش کی  
"عمر بھائی کی شادی کب؟ کس سے ہو رہی ہے۔۔۔؟ انہوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔"

ایک دم سیدھی ہوتے رخ ایقان کی طرف کیا  
"کل یا پرسوں نکاح ہو گا بس سادگی سے۔۔۔"

"لڑکی کون ہے آپ کو یہ بھی پتہ ہو گا۔۔۔"

جانچتی نظروں سے اسے دیکھتے کہا

"جی پتا ہے۔۔۔"

"مجھے بھی بتا دیں یا مجھے بتانا منع ہے۔۔۔"

نروٹھے پن سے کہا

"آپ کو بھی بتا دوں گا اس کے لیے آپ کو کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔"

اس کھینچ کر اپنے قریب کیا

"کک۔۔ کیا کرنا ہو گا۔۔۔"

"زیادہ کچھ نہیں بس ایک کس۔۔۔"

کس کو لمبا کرتے اپنا چہرہ اس کے پاس کیا وہ منہ کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی

"نن۔ نہیں میں نہیں کروں گی کس آپ نا بتائیں میں دیکھ لوں گی نکاح پر ہی۔۔۔"

اس کی گرفت سے نکلنے کے لیے اس نے ہاتھ پاؤں ہلائے لیکن وہ الیکس کی گرفت تھی مضبوط جس

سے اس وقت تک آزاد نہیں ہو سکتے جب تک اس کی خود کی مرضی نا ہو۔۔۔

"سوچ لو میں لے کر ہی نہیں جاؤں"۔۔۔

"یہ تو غلط ہے ایقان آپ ایسے نہیں کر سکتے"۔۔۔

"اب خود کرتی ہو یا میں کروں"۔۔۔

اس کے ہونٹوں کو فوکس کیا صبح نے اس کی نظروں کا تعاقب سمجھتے جلدی سے ایقان کی پیشانی پر

لب رکھتے پیچھے ہٹی

"یہ کیا تھا"۔۔۔؟

منہ بسورتے پوچھا

"وہ ہی جو آپ نے کرنے کو کہا"۔۔۔

نظریں نیچے گھاس پر جمائے جواب دیا

"تم اسے کس بولتی ہو"۔۔۔

"جی"۔۔۔

"چلو روم میں ، میں بتاتا ہوں کس کسے کہتے ہیں"۔۔۔

اس کا ہاتھ تھامتے کھڑا ہوا

"نہیں آپ بھی ادھر ہی بیٹھیں نا دیکھیں موسم کتنا پیارا ہے"۔۔۔

اس کی بات کا مطلب سمجھتے تیزی سے سر نفی میں ہلایا اس کی معصومیت پر ایقان نے بامشکل قہقہہ

ضبط کیا ایقان کو اس پر پیار آیا کس قدر گھبراتی تھی وہ ایقان کی قربت سے جبکہ اب اسے ساری

زندگی اس کے ساتھ گزارنی تھی۔۔۔

"من پسند شخص کے ہر انداز سے عشق ہوتا ہے پھر وہ روٹھنا منانا ہو یا اس کی معصومیت " اور ایقان عالم کو اپنی ڈول کے ہر انداز سے بے پناہ عشق تھا وہ روز اس کے عشق میں آگے بڑھتا جا رہا تھا

"آپ نے نام نہیں بتایا ابھی تک"۔۔۔

اس کے ہاتھ کو جھولاتے اسے ہی دیکھ رہی تھی تبھی ایقان کا فون رنگ ہوا فون نکال کر دیکھا تو عمر کا میسج تھا جس میں اس نے اپنے اور وردا کے آنے کی اطلاع دی

"ڈول میں کیا سوچ رہا ہوں کیوں نا آپ کو لڑکی سے ملوا دیا جائے بجائے کہ اس کا نام بتاؤں"۔۔۔

آگے جھکتے اس نے صبح کو اٹھا لیا وہ جو اس کی باتوں میں الجھی تھی اس طرف دھیان ہی نا گیا

"اتاریں مجھے۔ نیچے اتاریں ناں"۔۔۔

روہانسی سی ہوتی اس کے کندھے کو جھنجھلایا

"کیوں اتاروں"۔۔۔

"کسی نے دیکھ لیا تو کیا سوچیں گے"۔۔۔۔

آہستہ سے منمنائی

"پہلی بات یہاں کوئی اور ہے نہیں اور دوسری بات کسی نے دیکھ بھی لیا تو یہ ہے سوچیں گے کہ کتنا

پیار کرتا ہوں اپنی ڈول سے"۔۔۔

ویسے ہی اس کو اٹھائے ساتھ چلتے ہوئے باتیں بھی کرتا رہا کمرے میں داخل ہو کر پاؤں سے

دروازے بندے کرتے اسے بیڈ پر اتارا۔۔۔



"مجھے مما سے بات کرنی ہے"۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ اور کرتا یا کہتا صبح نے اپنی فرمائش رکھی۔۔۔

"ہمممم۔۔۔ ٹھیک ہے کروا دیتا ہوں لیکن مجھے کیا ملے گا"۔۔۔

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ساتھ بیٹھ گیا

"آپ کو کچھ نہیں ملے گا"۔۔۔

اس کا ہاتھ کندھے سے ہٹاتے جواب دیا

"ڈول نیسٹ ایسا نہیں کرنا آپ پر حق رکھتا ہوں پورا آپ کو دیکھنے کا چھونے کا حق صرف اور صرف

ایقان عالم کا ہے"۔۔۔

صبح کا ہاتھ ہٹانا اسے برا لگا تھا فون اسے پکڑاتے وہ کمرے سے باہر چلا گیا صبح کچھ دیر اس کی

باتوں کے بارے میں سوچتی رہی پھر سر جھٹکتے نمبر ملایا جو جلدی رسیو کر لیا گیا۔۔۔

"اسلام علیکم ایقان بیٹا کیا حال ہے"۔۔۔؟

"وعلیکم اسلام مما ایقان کے علاوہ آپ کی ایک عدد بیٹی بھی ہے جو ان کے ساتھ رہتی ہے"۔۔۔

صبح کی بات سن کر نائلہ بیگم کی ہنسی نہیں رکی ان کی بیٹی کو شکوہ تھا کہ انہوں نے ایقان کا پوچھا

صبح کا نہیں جبکہ فون تو ایقان کا تھا۔۔۔

"مما آپ ہنس رہی ہیں"۔۔۔

"نہیں میں دیکھ رہی ہوں میری بیٹی اپنے شوہر سے جیلز ہو رہی ہے"۔۔۔

"ہاہاہا نہیں مما ایسے ہی بول دیا کیسی ہیں آپ"۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں الحمد للہ صبح تم۔ خوش تو ہو نا"۔۔۔۔

"جی ممّا میں خوش ہوں اور ایقان میرا بہت خیال رکھتے ہیں"۔۔۔۔

"شکر الحمد للہ بیٹی اپنے گھر میں خوش ہے اس سے زیادہ اور کیا چاہیے مجھے"۔۔۔۔

"پچھو میری بات کروائیں"۔۔۔۔

فارہ نے ان کے پاس بیٹھتے کہا وہ سمجھ گئی تھی صبح کی کال ہے نائلہ بیگم نے فون اسے تھا دیا

"اسلام علیکم کیسی ہو"۔۔۔۔

"وعلیکم اسلام میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو"۔۔۔۔

"الحمد للہ ٹھیک ہوں پر یگننسی کی وجہ سے کبھی کبھی ووٹنگ ہو جاتی ہے"۔۔۔۔

"اوہ تو میڈیسن لو نا"۔۔۔۔

اس نے جلدی سے حل بتایا

"ہاہاہاہا۔۔۔ بیٹا اس کی میڈیسن نہیں لی جاتی پر یگننسی میں ایسے ہوتا ہے"۔۔۔۔

نائلہ بیگم جو ساتھ سن رہی تھی بیٹی کی بات پر ہنستے ہوئے جواب دیا کس قدر معصوم تھی وہ۔۔۔۔

"او کے ممّا"۔۔۔۔

نائلہ بیگم اٹھ کر چلی گئی تو فارہ نے بات شروع کی

"تم ٹھیک ہو میرا مطلب کوئی پریشانی تو نہیں ہے نا"۔۔۔۔

فارہ کو اس کی آواز سے لگا جیسے وہ پریشان ہے وہ دونوں بہترین دوست تھی جو ایک دوسرے کو

جانتی تھی اچھے سے۔۔۔۔

"بہترین دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کے بغیر بولے آپ کی بات سمجھ جائے"  
 "نہیں پریشان نہیں ہوں بس ایک بات پوچھنی تھی"۔۔۔

"ہاں پوچھو"۔۔

"اگر شوہر غصہ ہو جائے یا ناراض ہو تو کیسے مناتے ہیں۔؟ کیا اس کا گناہ ہوتا ہے"۔۔۔؟  
 "ہاں اس کا گناہ ہوتا ہے۔۔۔ کیا ہوا ایقان بھائی سے کوئی لڑائی ہوئی انہوں نے غصہ کہا ہے کیا"۔۔؟  
 "نہیں ایسی کوئی بات نہیں میں ویسے ہی پوچھ رہی تھی"۔۔۔۔

اس نے جلدی سے بات بدل دی فاریہ کا کیا پتہ اس سے اصل بات اگلا لیتی  
 "صبح کوئی بات ہے تو بات سکتی ہو"۔۔۔۔

"نہیں فاری کوئی بات نہیں سچی"۔۔۔

"اوکے مان لیتی ہوں لیکن اپنے شوہر کو خوش رکھنا سمجھ رہی ہو نا میری بات"۔۔۔۔  
 فاریہ نے ڈھکے چھپے الفاظ میں اسے اس کے سوال کا جواب دیا جو صبح کے اوپر سے گزر گیا  
 "اوکے میں ایقان کو ہمیشہ خوش رکھوں گی کوئی شکایت کا موقع نہیں دوں گا ان کو بہت سارا پیار  
 کروں گا ان کی ہر بات مانوں گی"۔۔۔۔

روانی میں بہت کچھ بول دیا ایقان جو کمرے میں داخل ہو رہا تھا اس کی بات سن کر رک گیا  
 "اوکے اللہ حافظ"۔۔۔

"اللہ حافظ"۔۔۔

فون کان سے ہٹاتے اس نے سامنے کیا جہاں ایقان کی تصویر تھی

"پتہ نہیں آپ کو اتنا برا کیوں لگا ہاتھ ہٹانا ایم سوری"۔۔۔  
 سکرین کو دیکھتے بولی پھر سکرین پر ہی لب رکھے۔۔۔  
 "اہمممم اہمممم"۔۔۔

ایقان نے کھانستے ہوئے اپنی طرف متوجہ کیا صبح نے جلدی سے فون بیڈ پر اچھال دیا دل میں دعا  
 کی ایقان نے کچھ ناسنا ہونا اس کی حرکت دیکھی  
 "کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں"۔۔۔

اپنی خفت مٹاتے اس کے پاس آکر فکر مندی سے پوچھا ایقان بنا کوئی جواب دیے بیڈ کی طرف بڑھ  
 گیا فون اٹھاتے وہیں بیٹھ گیا  
 "آپ ناراض ہیں"۔۔۔؟

بیڈ کے پاس آکر انگلیاں چٹختے پوچھا  
 "کیوں آپ نے منانا ہے"۔۔۔

لہجہ سنجیدہ اور آنکھوں میں شرارت سے اسے دیکھ رہا تھا  
 "وہ۔۔۔ میں نے جان بوجھ کے نہیں کیا تھا۔۔۔ میں ایسا نہیں کرنا چاہتی"۔۔۔  
 روہانسی سی ہوتے بولی

"ٹھیک ہے بیٹھ جائیں"۔۔۔

صبح کو تنگ کرنے میں مزا آرہا تھا اسے



"آپ ناراض نہیں ہو آپ پہلے بھی ناراض ہو کر دس سال کے لیے چلے گئے تھے اب بھی چلے جائے گے میں ایسے پھر کبھی نہیں کروں گی ہر بات مانوں گی پلیز ناراض نہیں ہوں"۔۔۔

آنسو آنکھوں سے نکل کر گالوں پر بہنے لگے ایقان جو اب خود کو فون میں مصروف ظاہر کر رہا تھا اس کے رونے سے پریشان ہوتے سیدھا ہوا

"ڈول میں ناراض نہیں ہوں آپ پلیز رو نہیں بہت قیمتی آنسو ہیں آپ کے ان کو بہا کر بے مول نا کیا کریں"۔۔۔

انگی کے پوروں سے آنسو چنتے بولا

"آپ کی آنکھوں میں آئی سرخی میری آنکھوں کو تکلیف دیتی ہے آپ بہت عزیز ہیں مجھے " اس کے چہرہ کو صاف کرتے کہا

"آپ پلیز ناراض نہیں ہونا میں آپ کی ہر بات مان لیا کروں گی بس مجھے چھوڑ کے نہیں جانا آپ"۔۔۔۔

اس کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے کہا

"ڈول کبھی نہیں جاؤں گا آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا ہوں میں "

اسے خود سے لگاتے چپ کروانے لگا

"دھڑکن کے بغیر بھی کوئی زندہ ہوتا ہے کیا دھڑکن رک جائے تو انسان مر جاتا ہے اور آپ تو میری ہارٹ بیٹ ہے"۔۔۔

اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے خود میں بھیج گیا ایتان عالم کو اس کے آنسو تکلیف دے رہے تھے اسے خود پر غصہ آرہا تھا کس قدر گہرا اثر چھوڑ گیا تھا اس کا دس سال پہلے اسے چھوڑ کر جانا سب سچ جاننے کے باوجود بھی وہ یہ خوف اپنے اندر سے نکال نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔

اسے چپ کروا کر ایتان نے سلا دیا صبح سوتے ہوئے اس کا بازو پکڑ رکھا تھا جیسے وہ اسے چھوڑ کر چلا جائے گا۔۔۔

"کچھ حادثات انسان کی زندگی پر گہرا اثر چھوڑ جاتے ہیں انسان وقتی طور پر نارمل ہو سکتا ہے لیکن وقت کے ساتھ وہ ڈر، خوف اپنا اثر اور بڑھاتا رہتا ہے انسان اندر سے کمزور ہو جاتا ہے وہ اثر پھر مشکل سے زائل ہوتا ہے۔۔۔"

اس کے ساتھ ایتان بھی وہیں نیم دراز ہو گیا فون پر مسلسل ہوتی بیل سے اس کی آنکھ کھلی فون اٹھا کر دیکھا تو عمر کی گیارہ مسڈ کالز تھی فون پکڑتے کال بیک کی جو فوراً رسیو ہوئی "یہ کیا طریقہ ہے بھائی مہمان گھر بلا کر خود آرام فرما رہے ہے۔۔۔"

عمر کی بات سنتے اس نے ایک نظر صبح کو دیکھا جو اب بھی اس کے بازو کو پکڑے سو رہی تھی "آتا ہوں۔۔۔"

کہتے فون بند کر دیا

"ڈول۔۔ ڈول عمر لوگ آئے ہے نیچے چلیں۔۔۔"

اس کے کان کے پاس سرگوشی کی صبح نے آنکھیں کھولے اسے دیکھا پھر مسکراتے ہوئے آگے بڑھتے گال پر ہاتھ رکھا

"آپ بہت پیارے ہیں آپ کو پتہ ہے آپ کا یہ جو تل ہے نا یہ بہت پیارا ہے مجھے یہ اس لیے ہے تاکہ آپ کو کسی کی نظر نہ لگے"۔۔۔۔

گال سے آئی برو کے آخر پر موجود تل چھوتے بولی ایقان کو پتہ چل گیا تھا وہ یہ سب خواب سمجھ رہی تھی اس لیے کچھ نہیں بولا بس دیکھتا رہا

"اور میرا دل کرتا ہے میں آپ کو ہمیشہ ایسے زور سے گلے کر سویا کروں"۔۔۔۔

اس کے گرد نرم بازو باندھتے زور کو لمبا کھینچتے آنکھیں میچی صبح ویسے ہی اس کے ساتھ لگی ہوئی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی "سر عمر سر بول رہے ہیں جلدی نیچے آ جائیں"۔۔۔۔

عمر کو پتہ تھا اب ایقان کال اٹینڈ نہیں کرے گا اس لیے ملازم کو بھیجا "اوکے آرہا ہوں"۔۔۔۔

صبح کی سیٹی گم ہوئی مطلب یہ سب سچ تھا وہ کوئی خواب نہیں دیکھ رہی تھی بلکہ ایقان کو سچ میں چھوتے کہا اور زور سے گلے لگایا تھا۔۔۔۔

"ڈول کب تک ایسے پکڑے رکھنے کا ارادہ ہے آپ کا"۔۔۔۔

صبح میں اتنی ہمت نہیں تھی اس کا سامنا کرتی خود کی حرکت پر افسوس ہو رہا تھا ایقان کیا سوچے گا وہ کیا کیا سوچتی ہے اس کے بارے میں

"عمر لوگ آگئے ہیں آپ تیار ہو کر نیچے آجائے"۔۔۔۔

اس کے پیچھے ہٹتے اٹھ گیا۔۔۔۔

"اور ہاں یہ جو سب آپ نے اب بولا اور کیا ہے اس کا جواب رات کو دوں گا آپ کو"۔۔۔  
دروازے کے پاس مڑ کر کہتے وہ باہر نکل گیا صبح نے اس کی کہی بات کو سوچتے چہرہ ہاتھوں میں  
چھپا لیا۔۔

\*\*\*

"شکر ہے آپ کو ہمارے لیے ٹائم مل گیا مانا آپ شادی شدہ ہیں بھائی لیکن دن ، رات میں فرق ہوتا  
ہے"۔۔

ایقان کو نیچے آتا دیکھ عمر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا ایقان نے پاس آتے ہاتھ ملایا اور تھری سیٹر صوفے  
پر بیٹھ گیا جبکہ وہ دونوں سنگل صوفے پر بیٹھے تھے آمنے سامنے  
"بھابھی کہا ہے"۔۔  
"آرہی ہے"۔۔

ایقان نے سیڑھیوں کی طرف دیکھتے عمر کو جواب دیا  
"بھائی پتہ ہے اسی طرف سے آنا ہے بھابھی نے بس کرو سیڑھیوں کو گھورنا"۔۔۔  
"میں تو نہیں گھورتا لیکن اب جو وہ تم دونوں کو گھورے گی وہ تم لوگ دیکھنا"۔۔۔  
ایقان نے شرارت سے کہتے انہیں ڈرایا عمر تو شرارت سمجھ گیا تھا لیکن وردا جو پہلے نروس بیٹھی تھی  
گھبرا گئی کیا ری ایکشن ہو گا صبح کا۔۔۔  
"اسلام علیکم"۔۔۔

نیچے آتے اس نے مشترکہ سلام کیا عمر سامنے بیٹھا تھا جبکہ وردا کی پیٹھ تھی اس طرف



"وعلیکم اسلام بھابھی"

عمر نے سر کو خم دیتے ہوئے جواب دیا آگے بڑھتے اس نے وردا کو دیکھا  
"آپ کی ہونے والی بیوی کدھر ہے ایک منٹ۔ ایک منٹ کہیں وردا ہی تو آپ کی ہونے والی بیوی  
نہیں۔۔۔!!"

اس نے حیرت و خوشی کے ملے جلے تاثرات سے کہا  
"جی بھابھی۔۔ کیسی لگی آپ کو اپنی بھابھی۔۔۔"

عمر کھسیانی ہنسی ہنسا

صبح وردا کی طرف بڑھنے لگی جب ایقان نے اسے خود کے پاس بلا لیا  
"ڈول ادھر آئیں میرے پاس۔۔۔"

"مجھے وردا کو مبارک باد تو کہہ لینے دیتے۔۔۔"

اس کے ساتھ بیٹھتے آہستہ آواز میں کہا

"آپ ادھر بیٹھ کر بھی اسے مبارک دے سکتی ہیں میں نہیں چاہتا میرے علاوہ کوئی بھی آپ کے  
نزدیک آئے۔۔۔"

صبح نے گردن ٹیڑھی کر کے اسے دیکھا جو شان بے نیازی سے کندھے اچکا گیا واہ کیا انداز تھا اس  
شخص کا اپنی بیوی کے نزدیک وہ کسی لڑکی کا وجود بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا  
"جیلیسی آپ کے مخلص ہونے کی نشانی ہوتی ہے اور اگر آپ اپنے من پسند شخص کو کسی کے ساتھ  
دیکھ جلن نہیں ہوتی تو سمجھ جائیں کہ آپ کی محبت میں کہیں کہیں ناکھوٹ ہے"

"اہم اہم"

عمر نے اپنی جانب متوجہ کیا

"بھائی میری شادی کی ڈیٹ فکس کریں"۔۔۔

"ہمم۔۔۔ پرسوں نکاح کر لیتے ہیں پھر ٹھیک ہے نا"۔۔۔!!

"اوکے بھائی کل جا کر وردا اپنا ڈریس لے آئے گی اور پرسوں شادی"۔۔۔

وردا کو نظروں کے حصار میں رکھے ہوئے تھا جو نروس ہوتی ہاتھ مسلے جا رہی تھی مسلسل

"کیا مطلب پرسوں شادی کوئی ڈھولکی مہندی کچھ نہیں ڈائریکٹ شادی"۔۔۔۔

"جی بھابھی"۔۔۔۔

"ایک تو آپ اپنے بھائی کی سیکرٹری سے شادی کر رہے ہیں اور سے وہ بھی چپکے چپکے کیوں۔۔۔۔؟

شادی میں رسمیں تو ہوتی ہیں ناں جو ہر لڑکی کا ارمان ہوتا ہے"۔۔۔

"آپ کے اپنی شادی میں کوئی ارمان رہ گئے تھے تو بتادیں پورے کردوں گا"

ایقان نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی۔۔۔

"بھابھی اب ایسے نہیں بولیں بھائی کی سیکرٹری ہم دونوں پسند کرتے ہیں ایک دوسرے کو اور رہی

بات کسی کو بلانے کی تو ہم دونوں کی کوئی فیملی نہیں ہے بس آپ اور بھائی ہی ہیں ہماری فیملی اسی لیے

آپ دونوں کو بتا دیا ہے وردا چاہتی ہے نکاح سادگی سے کیا جائے"۔۔۔۔

"ٹھیک ہے جیسی آپ لوگوں کی مرضی"۔۔۔

اس نے دونوں کو دیکھتے کہا پھر ایقان کو جو اسے ہی دیکھے جا رہا تھا

"او کے ہم لوگ چلتے ہیں۔۔۔۔ چلیں وردا"۔۔

"ج۔۔ جی چلیں"۔۔۔

اس نے کھڑے ہوتے اپنا بیگ نیچے سے اٹھایا صبح اس سے ملنے کے لیے اٹھنے لگی جب ایقان نے اسے ہاتھ پر گرفت سخت کرتے ایسا کرنے سے روک لیا

"اللہ حافظ"۔۔۔

وردا عمر نے یک زبان کہا

"اللہ حافظ فی ایمان اللہ"۔۔۔

ان دونوں کے جانے کے بعد صبح سیدھے ہوتے ایقان کی طرف رخ موڑ کے بیٹھ گئی

"آپ کو شرم نہیں آئی ایسا کرتے ہوئے"۔۔۔

"کیا کیا ہے میں نے"۔۔۔

وہ بھی ایقان عالم تھا معصومیت سے پلکیں چھپکانے لگے

"آپ کو نہیں پتہ آپ نے کیا کیا ہے"۔۔۔۔؟

"نہیں۔۔۔۔ آپ بتائیں تو پتہ چلے ناں"۔۔۔

کمر میں ہاتھ ڈالتے اپنے نزدیک کیا

"پہلے تو نا اپنا ہاتھ ہٹائیں پھر بتاتی ہوں"۔۔۔

"تم مجھے خود سے چاہ کر بھی دور نہیں کر سکتی ڈول اس لیے جو بھی بولنا ہے ایسے ہی بولو میں سن رہا

ہوں"۔۔۔!!

ایقان کی انگلیاں اس کی کمر پر رینگ رہی تھی صبح نے کسماتے ہوئے ایک بار ناکام کوشش کی ہاتھ ہٹانے کی لیکن ہٹا نہیں سکی

"ڈول میں نے کیا کہا ہے آپ چاہ کر بھی مجھے خود سے دور نہیں کر سکتی نہ ہی آپ میری گرفت سے نکل سکتی ہیں پھر کیوں خود کو ہلکان کرنے پر تلی ہوئی ہیں اب بتائی جو بات بتانی ہے"۔۔۔

اس کے گال کو دو انگلیوں سے سہلاتے اسے بہت کچھ باور کروا چکا تھا جو اس کو سمجھ نہیں آیا تھا "ٹھیک ہے۔۔۔۔ آپ نے مجھے وردا سے ملنے نہیں دیا کیا سوچے گی وہ میرے بارے میں اور آپ ان دونوں کے سامنے بے شرموں کی طرح مجھے ہی دیکھے جارہے تھے"۔۔۔۔

صبح کی بات پر ایقان کو ہنسی آئی جسے وہ ضبط کر گیا

"ڈول میں آپ کے نزدیک کسی اور کا وجود نہیں برداشت کر سکتا، جسے آپ بے شرموں کی طرح دیکھنا کہہ رہی تھی وہ محبت سے دیکھنا ہوتا ہے"۔۔۔

اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالوں میں بھرتے کہا

"جب آپ میرے روبرو ہو آپ کے سوا ادھر ادھر دیکھنا میں اپنی نظروں کی توہین سمجھتا ہوں میرا سکون ہے آپ جو نگاہوں کے ساتھ روح کو بھی راحت پہنچاتا ہے اب آپ ہی بتاؤ کیسے نا دیکھوں آپ کو"۔۔۔

پیشانی اس کی پیشانی سے ٹکائے بولا صبح سانس روکے بس اس کو ہی سنے جارہی تھی



"ڈول پتہ ہے تم، تمہارا نام، تمہارا وجود حتیٰ کے تمہارا فقط تصور ہی مجھے سکون کی نا ختم ہونے والی دلکش وادیوں میں لے جاتا ہے تو خود بتاؤ جب آپ میرے سامنے ہو تو میں کیسے کسی اور طرف دیکھوں اتنی ہمت ہے کیا ان گستاخ آنکھوں کی آپ کے علاوہ کسی اور طرف دیکھیں"۔۔۔۔۔

"اچھا۔ اچھا سمجھ گئی"۔۔۔۔۔

صبح نے سر پیچھے کرتے کہا ایقان کی گرم سانسیں اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی

"کیا آپ نے بھی ڈریس لینا ہے ان دونوں کی شادی کے لیے"۔۔۔۔۔

"ہاں جی اور مجھے لے کر جائیں گے"

اس کے سینے پر انگلی رکھ کر کہا

"جو حکم میری جان بندہ حاضر آپ کی خدمت میں ہر لمحہ"۔۔۔۔۔

کہتے سر خم دیا



"عمر تم خوش ہو"۔۔۔۔۔

سامنے روڈ کو دیکھتے کب سے من میں اڈتا سوال کہہ دیا

"ہاں میں بہت خوش ہوں مجھے یقین نہیں تھا تم ہاں کر دو گی۔۔۔ تم نے یہ سوال کیوں پوچھا"۔۔۔۔۔؟

رخ اس کی طرف موڑ کر کہتے پھر سے ڈرائیونگ پر دھیان دیا

"مجھے لگا شاید تم تھوڑا ناراض ہو گے میں نے کسی بھی فنکشن سے انکار دیا ہے"۔۔۔۔۔

"وردا ہم جس رشتے میں بندھنے جا رہے ہیں اس میں ایک دوسرے کی پسند ناپسند کا خیال رکھا جاتا ہے عزت دی جاتی ہے دوسرے کے کمفرٹ کا خیال رکھا جاتا ہے اور اسلام میں بھی سادگی سے نکاح کا حکم ہے۔"

اس کا ہاتھ تھپھاتے ریلیکس کروایا

\* "عزت محبت سے زیادہ ہوتی ہے" \*

"تھینک یو سوچ مجھے سمجھنے کے لیے۔"

"کل صبح دس بجے آؤں گا تیار رہنا۔ اوکے۔"

فلیٹ کے سامنے گاڑی روکی

"اوکے میں انتظار کروں گی۔"

گاڑی سے اترتے کہا

"پھر میں جلدی آجاؤں گا اپنی ہونے والی بیوی کو انتظار کیسے کروا سکتا ہوں۔"

شوخی مزاحی سے بالوں میں ہاتھ چلایا

"اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا۔"

"اللہ حافظ اب آپ اندر جائیں تاکہ میں بھی جاؤں۔"

اس کے بلڈنگ میں داخل ہونے تک وہ وہیں رہا پھر کار سٹارٹ کرتے اپنے فلیٹ کی طرف بڑھ

گیا۔۔۔



رات کے کھانے کے بعد ایقان کسی کام کے لیے باہر چلا گیا تقریباً دو گھنٹے بعد واپس لوٹا کمرے میں داخل ہوتے بیڈ پر نظر ڈالی تو وہ بلینکٹ سر تک اوڑھے خواب خرگوش ہو رہی تھی ایقان ٹراؤزر شرٹ نکالتے واشروم کی طرف بڑھ گیا دس منٹ بعد فریش ہو کر باہر نکلا ایک نظر اسے دیکھتے ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہوتے بال برش کیے۔۔۔ مسکراتا ہوا بیڈ کے پاس آیا ذہن میں چلتی کسی شرارت کے تحت صبح کی سائیڈ سے بلینکٹ ہٹاتے اس کا چہرہ دیکھا جو نیند میں مسکرا رہی تھی ایقان جگہ بناتے اس کے ساتھ لیٹ گیا کچھ دیر ایسے ہی دیکھتا رہا پھر آگے جھکتے اس کے مسکراتے لبوں کو قید کر لیا صبح کو اپنا سانس گھٹتا محسوس ہوا تو آنکھیں کھولی ایقان کو جو دہر جھکا دیکھ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں

"لک۔۔ کیا کر رہے تھے آپ۔۔۔؟"

اس کے سینے پر ہاتھ رکھے مشکل سے پیچھے ہٹاتے پوچھا جبکہ خود کو لمبے لمبے سانس لے رہی تھی "وہ ہی جو تم چاہتی ہو۔۔۔"

اس کو خود کے نزدیک کرتے خمار آلود لہجے میں کہتے صبح کی سیٹی گم کر گیا

"کیا۔۔۔۔ میں نے کب ایسے کچھ کرنے کو کہا۔۔۔"

صبح چیختے ہوئے اس کو دیکھا جس کے ہاتھ اب رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے

"آج ہی جب سو کے اٹھی تھی تو خود ہی کہہ رہی تھی تمہارا دل کرتا ہے تم ہمیشہ مجھے لگے لگا کے سونا چاہتی ہو اور بھی کبھ تھا۔۔۔"

اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا

"وہ میں نیند میں تھی مجھے پتہ نہیں چلا تھا"۔۔۔

صبح منمنائی

"کوئی بات نہیں تم سو رہی تھی میں تو جاگ رہا تھا مجھے سب یاد ہے اور اب میں تمہیں بھی یاد کروا دوں گا سب"۔۔۔

اس کو بیڈ پر سیدھا لیٹاتے اس پر سایہ کر گیا

"ا۔۔۔یقین مجھے نیند آرہی ہے"۔۔۔

اس کے ارادوں کو بھانپتی اس نے رہائی کی آخری کوشش کی

"آپ کی نیند کا بھی علاج کر لیتے ہیں دن میں بھی سوتی رہی ہو اب بھی سو رہی تھی اور پھر نیند آرہی ہے"۔۔۔

اس کے گال سے بریڈ مس کرتے اپنے لب رکھے صبح کی تمام کر کوششوں کو ناکام کرتے اس پر جھکا اپنی محبت کا ثبوت دے رہا تھا صبح نے کوشش تک کرتے اپنا آپ اس کے سپرد کر دیا یقین نے کندھے سے شرٹ ہٹاتے لائٹ آف کر دی۔۔۔۔۔

□♥□♥□♥

کمرے میں چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا ایک نفوس کرسی پر بیٹھا سیگریٹ نوشی کر رہا تھا جب اس کے موبائل پر بیل ہوئی اکتاتے ہوئے اس نے فون نکال دیکھا انجان نمبر دیکھتے اس نے کال کاٹ دی دوسرے ہی لمحے اسی نمبر سے میسج موصول ہوا

"آئی ایم یور ویل وشر"۔۔۔

میسج پڑھنے کے بعد اس نمبر سے پھر کال آئی شروع ہو گئی جسے اس آدمی نے رسیو کر لیا



"کون ہو تم۔؟ اور مجھے کیسے جانتے ہو۔۔۔؟؟؟"

"بتایا تو ہے تمہارا ویل وشر ہوں۔۔۔ اس زیادہ اور کیا بتاؤں اتنا جان لو دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔۔۔"

"کون دشمن۔؟ کس کا دشمن میں کچھ سمجھا نہیں۔" سیگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

"کون دشمن۔؟ کس کا دشمن۔۔۔؟"  
"الیکس"

دوسری طرف موجود شخص کے ایک لفظی جواب نے ایک پل میں ساری بات سمجھا دی تھی  
"تم الیکس کو کیسے کو جانتے ہو۔۔۔"

"تمہارے بھائی کو پاکستان جا کر الیکس ختم کر کے آیا تھا۔ میرا اس سے پرانا حساب ہے وہ ہمیشہ دشمن کی کمزوری ڈھونڈ لیتا ہے اس بار اس کی کمزوری ہاتھ لگی ہے ہمیں بھی اس پر وار کرنا ہے۔۔۔"  
"یہ سب تمہیں کیسے پتہ اور تم میری مدد کیوں کرنا چاہتا ہو۔۔۔"

"دیکھو خاور میں تمہیں ایک بتا دیتا دوں تمہیں اپنے بھائی کا بدلہ لینا ہے اور مجھے اپنا اس کی کمزوری پر وار کر کے اسے اپنا شکار بنائیں گے اس کے بعد الیکس تمہارا اور سربیا میرا۔۔۔ مجھے سربیا چاہیے جو الیکس کے زندہ رہتے ناممکن ہے آئی ہوپ میری بات سمجھ گئے ہو گے۔۔۔"

"میں تمہیں سوچ کر جواب دوں گا"

"سوچ لو اچھے سے سوچ لو مجھے امید ہے تمہارا جواب ہاں میں ہی ہو گا۔۔۔"

اس نے پر یقین لہجے میں کہتے فون بند کر دیا جبکہ خاور موبائل کو دیکھتا رہا  
"کون ہو سکتا ہے یہ جو الیکس کے خلاف جا کر میرا بدلہ لینے میں میری مدد کرنا چاہتا ہے"۔۔۔  
بڑبڑاتے اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لی



ورداناشہ کر کے تیار ہو رہی تھی جب دروازے پر بیل ہوئی  
"اس ٹائم کون آیا ہو گا"۔۔۔

گھڑی کو دیکھتے سوچا جو 9:50 بتا رہی تھی بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے کمرے سے باہر آئی دروازہ  
کھول کر دیکھا تو سامنے عمر کھڑا تھا جس کا رخ دوسری جانب تھا وردانے اس کی کمر دیکھی۔۔  
"تم اتنی جلدی کیسے آگئے، تم نے دس بجے آنا تھا"۔۔۔

اس کی پیٹھ دیکھتے بولی

"پہلی بات دروازہ پوچھ کر کھولا کرو کوئی بھی ہو سکتا ہے ایسے دروازہ نہیں کھولا کرو اور دوسری بات  
میں اپنی ہونے والی بیوی کو انتظار نہیں کروا سکتا نا اس لیے جلدی آگیا"

دونوں ہاتھ سینے پر باندھے بڑے سکون سے کھڑا تھا

"اوکے۔۔۔ اندر آجاؤ"۔۔۔

"تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی"۔۔۔

لاونچ میں داخل ہوتے پوچھا وہ جو اوپن کچن کی طرف بڑھ رہی تھی پلٹی

"تیار ہو رہی تھی مجھے لگا تھا تم دس بجے کے بعد آؤ گے"۔۔

کہتے آگے بڑھ گئی

"میں نے کل کہا تھا تمہیں انتظار نہیں کرواؤں گا پھر کیسے لیٹ ہو جاتا"۔۔۔

"اوکے کافی پی لو تم پھر چلتے ہیں"۔۔۔

کافی مشین میں کافی بناتے اسے جواب دیا

"ویسے تم کتنے ٹائم میں تیار ہو جاؤ گی"۔۔

"میں تیار ہوں بس کوٹ پہننا ہے"۔۔۔

□♥□♥□♥

ایقان صبح کو لے کر مال آیا تھا شاپنگ کے لیے دو گھنٹے سے مال پھر رہے تھے لیکن اسے کچھ پسند ہی نہیں آرہا تھا

"ڈول آپ کو کچھ پسند نہیں آئے گا ہم کہیں اور چلتے ہیں"

اس کا ہاتھ تھامے آگے بڑھا

"نہیں۔۔ نہیں رکیں ادھر یہاں سے دیکھ لیتے ہیں ایک بار پھر کہیں اور چلیں گے"۔۔

"اوکے چلیں"۔۔۔

اس کے ساتھ وہ شاپ میں داخل ہوئے جہاں دو ینگ لڑکیاں اور ایک لڑکا تھا

"یس میم ہاؤ کین آئی ہیلپ یو"۔۔؟

لڑکے نے آگے بڑھتے صبح سے پوچھا

"فی میل اسٹاف کی ضرورت ہے آپ جاسکتے ہیں"۔۔

کہتے ایقان صبح کا ہاتھ پکڑے سائیڈ پر ہو گیا

کچھ دیر بعد ایک لڑکی آئی جس نے شارٹ ڈریس پہنا ہوا تھا جو گھٹنوں تک آتا تھا

"یس سر"۔۔۔

کافی خوشدلی سے کہتے وہ ایقان کے کافی قریب آکر کھڑی ہو گئی صبح نے گھورتے ہوئے ایقان کا ہاتھ سختی سے تھام لیا  
"اللہ اتنی جیلیسی"۔۔۔

منہ میں بڑبڑایا

"میم کو ڈریسز دیکھائیں"۔۔۔

"آئیں میم"۔۔۔

صبح کو ساتھ لیے وہ ایک طرف بڑھ گئی ..

"رشتے مطلب کمزوری اور آپ کی کمزوری دوسرے کی طاقت ہوتی ہے الیکس۔۔۔ اب تمہارا واحد رشتہ ہی تمہاری کمزوری ہے میری طاقت"۔۔۔

اس کے فون پر انجان نمبر سے میسج موصول ہوا جب اس نے کال کی تو نمبر آف تھا ایقان اس نمبر کے بارے میں سوچتا رہا ایسا کون ہو سکتا ہے جسے اس کی بیوی کا پتہ چل گیا ہو الیکس کو کسی کا ڈر نہیں تھا حتیٰ کہ موت کا بھی نہیں لیکن اب وہ پریشان ہو گیا تھا اپنی ڈول کے لیے اگر کسی کو اس کی بیوی کا پتہ چل گیا تو وہ اسے نقصان بھی پہنچا سکتا تھا  
"یہ کیسی ہے"۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھا جب صبح نے اس کے سامنے زنک کلر کی فراک کی جو گولڈن امبرڈیڈ تھی



"اچھا ہے۔۔"

بامشکل مسکرایا

"صرف اچھا ہے۔۔۔"

"ڈول آپ کوئی بھی کلر سلیکٹ کریں آپ پر ہر رنگ اچھا ہے مجھے تو آپ ہر رنگ میں پسند ہیں اور سب سے زیادہ آپ پر میری محبت کا رنگ چلتا ہے۔۔۔"

\*"من پسند شخص ہر روپ میں دل کو بھاتا ہے ہر رنگ اس پر چلتا ہے جیسے اسی کے لیے بنایا گیا ہو جب کسی کو اپنا لیا جاتا ہے تو وہ انسان سب سے معتبر ہو جاتا ہے زندگی کا ہر لمحہ اس کے ساتھ سکون بخش ہوتا ہے۔"

"یہ فائنل کر لوں۔۔؟ اور آپ نے تو اپنے لیے کچھ پسند ہی نہیں کیا۔۔۔؟"

"بیوی ساتھ شاپنگ کے لیے آیا ہوں فرسٹ ٹائم مجھے لگا اپنے ساتھ میرے لیے بھی کچھ پسند کر لے گی لیکن انہیں خود کو بامشکل ایک ڈریس پسند آیا ہے۔۔۔"

"مطلب آپ کے لیے بھی میں پسند کروں ڈریس۔۔"

"ارادہ تو کچھ ایسا ہی تھا باقی آپ کی مرضی۔۔۔"

ڈریس خریدنے کے بعد صبح کے لیے میچنگ جیولری اور شوز لے کر وہ لوگ کھانا کھا کر لیٹ واپس گھر گئے۔۔۔

★★★★

"کس کلر کا ڈریس لو گی تم۔۔۔؟"

وہ لوگ مال میں داخل ہوئے ساتھ چلتے عمر نے پوچھا

"پہلے سوچا تھا یہاں کی طرح سفید گاؤں ہی لے لوں لیکن اب سوچ رہی ہوں وائٹ نہیں"۔۔۔  
 "اچھا پھر کونسا کالر لینا ہے"۔۔۔

"سوچ رہی ہوں تمہاری پسند کا لے لوں"۔۔۔

"ایک بار پھر سوچ لو شادی ایک بار ہی ہوتی ہے اور ہر لڑکی کا خواب ہوتا ہے اپنی شادی کا ڈریس اپنی مرضی سے لے"۔۔۔

"مممم۔۔۔ ہوتی ہے ساری زندگی ساتھ رہنا ہے تو تمہاری پسند کا برائیڈل ڈریس تو پہن سکتی ہوں"۔۔۔  
 احسان کرنے والے انداز میں کہتی مسکراتے آگے بڑھ گئی



نکاح کا انتظام وردا وردا کے فلیٹ پر ہی ہوا ڈیپ ریڈ میکسی کے ساتھ ہلکی سلور جیولری میں وہ سمپل سا تیار ہوئی تھی اسے زیادہ میک اپ کرنا پسند نہیں تھا صبح کو ڈراپ کر وہ فلیٹ سے باہر نکل آیا اسے جلد سے جلد اس نمبر کا پتہ لگانا تھا جس نے اسے دھمکانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔



آدھے گھنٹے بعد ایقان، عمر مولانا اور گواہان کے ساتھ فلیٹ میں موجود تھے ایقان مولانا کے ساتھ وردا کے کمرے میں گیا جہاں پر اس کی رضامندی جانتے نکاح نامہ پر دستخط لیے گئے دستخط کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے صبح نے کندھے پر ہاتھ رکھتے حوصلہ دیا

یہ ایک لڑکی کی زندگی کا سب سے مشکل ترین مرحلہ ہوتا ہے جب وہ ایک انجان انسان کے نام اپنی زندگی کر دیتی ہے اس کی زوجیت میں آتی ہے وہاں اس آدمی پر فرض ہوتا ہے وہ اس کی آنکھوں میں کبھی آنسو نا آنے دے نا ہی اسے کوئی تکلیف پہنچائے۔۔

وردا کے بعد نکاح کے مقدس کلمات عمر کے سامنے دہرائے گئے جس پر قبول ہے۔ قبول ہے۔ قبول ہے۔ کہتے اس نے وردا کو اپنی بیوی کے روپ میں اپنی زندگی میں شامل کیا۔۔

نکاح کے بعد سب چلے گئے تھے عمر، وردا، ایقان اور صبح ہی موجود تھے۔۔۔  
"سینی کو بول کر تمہارے گھر سجاوٹ کروا دی ہے تم دونوں کو اب جانا چاہیے"۔۔۔  
ایقان نے اسے تحفہ دیا

"بھائی شکریہ لیکن اس کی ضرورت نہیں تھی آپ نے پہلے ہی ہمارے لیے بہت کچھ کیا ہے"۔۔  
"عمر بھائی آپ بھائی بھی بولتے ہیں اور شکریہ بھی کرتے ہیں"۔۔۔

"بھابھی آپ کو نہیں پتہ بھائی کے کتنے احسان ہیں ہم دونوں پر ہم ساری زندگی غلامی کریں تو بھی کم ہوگا"

ورد نے بھی سر اثبات میں ہلایا

"بس کرو ٹائم کافی ہو گیا ہے اب تم دونوں کو جانا چاہیے صبح ہم بھی چلتے ہیں"۔۔

وہ چاروں فلیٹ سے اکٹھے نکلے تھے اہقان نے کار میں بیٹھتے کسی کو کال کی اور پھر ان دونوں کے جانے کے بعد وہ لوگ اپنے گھر کی طرف بڑھے  
"مسز عمر رضوان"۔۔

ڈرائیو کرتے عمر نے اس کا ہاتھ تھاما  
"ایس مسٹر ہربنڈ"۔۔۔

اسی کے انداز میں جواب آیا  
"آئی لو یو وردا میں بتا نہیں سکتا کتنا خوش ہوں..."

اس کے ہاتھ کو لبوں سے لگاتے اظہارِ محبت کیا  
"اصل اظہارِ محبت وہ ہی ہوتا ہے جو نکاح کے بعد کیا جائے حلال رشتے میں پاک محبت کا اظہار ہوتا  
ہے وہ جو اپنی شریکِ حیات اپنی محرم سے کیا جاتا ہے"۔۔۔۔  
"عم۔۔۔ عمر ڈرائیونگ پر دھیان دو"۔۔۔

نروس ہوتے ہاتھ پیچھے کھینچنا چاہا عمر نے گرفت اور مضبوط کر لی  
"مسز یہ ہاتھ چھوڑنے کے لیے نہیں تھاما ہے زندگی بھر کا ساتھ نبھانا ہے اب آپ کو میرے  
ساتھ"۔۔۔۔

□♥□♥□♥

"آہ۔۔۔!! میں تو تھک گئی ہوں"۔۔۔  
بیڈ پر نیم دراز ہو گئی

"کیوں تھک گئی ہیں آپ"۔۔۔؟

ایقان نے کوٹ اتار کر صوفے پر رکھا اور گھڑی اتارتے ہوئے ڈریسنگ کے پاس آیا  
"پہلے صبح تیار ہوئی پھر وردا گھر بیٹھ بیٹھ کر اور اب ٹھنڈ۔۔۔ میری تو بس ہو گئی ہے"۔۔۔  
اس کی تھکن کی وجہ جان کر ایقان نے ہونٹ دانتوں تلے دباتے اپنی ہنسی کا گلہ گھونٹ دیا



"آپ بیٹھ کر تھک گئی"۔۔۔

اس کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھ گیا صبح تھوڑا سا کھسک کر سیدھے ہوتے بیٹھ گئی

"ہاں جی میک اپ میں پورا دن تھی ناں اس وجہ سے"۔۔۔

بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھتے اترنے لگی

"کدھر جا رہی ہیں آپ"۔۔۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا

"چینج کرنے"۔۔۔

"اتنی جلدی کیوں ابھی میں تو میں نے اپنی ڈول کو جی بھر کے دیکھا بھی نہیں ہے"۔۔۔

اس کو جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا تو وہ اس کے سینے سے آگئی

"میں چینج کر لوں پھر جی بھر کر دیکھ لیجئے گا"۔۔۔

اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کی جسے ایقان نے ناممکن بنا دیا

"مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ چینج کر کے سونا ہے"۔۔۔

منمناتے اسے کنوئیں کرنے کی کوشش کی ایقان نے کروٹ لیتے اسے بیڈ پر گرا دیا صبح بیڈ پر لیٹی

ہوئی تھی اور ایقان کہنی کے سہارے کروٹ کے بل اسے فرصت سے دیکھ رہا تھا جیسے اس دنیا میں

اسے دیکھنے کے علاوہ اور کوئی ضروری کام ہو ہی نا

"جب آپ کی محبت آپ کے روبرو ہو تو اس کے سوا کسی اور طرف دیکھنا تو بہن محبت ہوتا ہے محبوب

کو جس قدر دیکھا جائے کم ہی لگتا ہے"۔۔۔

"اب دیکھ لیا نا جی بھر کے ہٹیں مجھے سونا ہے"۔۔۔

"ڈول ایسے لیٹی رہو ورنہ بہت برا پیش آؤں گا"۔۔۔

"آپ نے نا خود چہنچ کیا ہے نا مجھے کرنے دے رہے ہیں ایسے کیسے سو جاؤں ، میں اس ہیوی ڈریس میں کیسے سو سکتی ہوں"۔۔۔

"ایک پل کے لیے اپنی نظروں سے دور نہیں جانے دے سکتا آپ کو"۔۔۔

وہ مصنوعی ڈانٹتے ہوئے سیدھا ہوا

"نن۔نن۔ نہیں میں ایسے ہی ٹھیک ہوں سو جاؤں گی ایسے ہی"۔۔۔

اس نے گھبراتے ہوئے جلدی سے اسے روکا اس کی گھبراہٹ کو دیکھتے ایقان نے مسکراتے ہوئے سینے میں چھپا لیا

"اب آرام سے سو جائیں"۔۔۔

بالوں میں بوسہ دیتا بلینکٹ کھینچتے خود بھی آنکھیں موند لی کچھ ہی دیر میں اسے اپنے سینے پر صبح کی مدھم چلتی سانس محسوس ہوئی جس کا مطلب وہ گہری نیند سو گئی تھی ایقان نے سر تھوڑا سا نیچے کرتے دیکھا تو وہ کسی معصوم بچے کی طرح اس کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی چہرے پر مسکراہٹ سجائے۔۔

"ڈول آپ نہیں سمجھ سکتی میرا ڈر کس قدر خوفزدہ ہو گیا ہوں میں آپ کو کھونے کا سوچ کر ہی میری جان نکلنے لگتی ہے میری روح کا حصہ بن گئی ہیں ایک پل کے لیے بھی آپ میری نظروں سے اوجھل ہو جائیں تو سانس رکنا شروع ہو جاتا ہے"۔۔۔

اسے دیکھتے ایقان نے ذہن میں سوچا



"ویکم ہوم مسز عمر رضوان"۔۔۔۔

دروازہ کھول اندر داخل ہوتے وردا کا ویکم کیا وردا مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر اندر داخل ہوئی  
دروازہ لاک کرتے عمر اس کو لیے اپنے کمرے کی طرف بڑھا کمرے کا دروازہ کھولتے دونوں حیران ہو  
گئے پورے کمرے کو سرخ گلابوں اور کینڈلز سے سجایا گیا تھا پھولوں کی خوشبو نے کمرے کا ماحول  
رومانوی بنایا ہوا تھا اس کا ہاتھ تھامے بیڈ تک لایا وردا نے بیڈ پر بیٹھتے جھک کر جوتے کا سٹریپ کھولنا  
چاہا تو عمر نے اس کا ہاتھ پکڑتے روک دیا

"میں کر دیتا ہوں"۔۔۔

اس کے سامنے بیٹھتے گھٹنے پر پاؤں رکھتے جوتا اتارا۔۔۔

"عمر"۔۔۔۔

ٹرانس کی کیفیت میں اس کا نام پکارا وہ تو مرد کا یہ روپ دیکھ کر حیران رہ گئی تھی کیا مرد ایسے بھی  
ہوتے ہیں وہ بھی تو مرد ہی تھے جنہوں نے اس کے ساتھ برا کیا اس کی زندگی برباد کی اور یہ بھی  
مرد ہی تھا جو اس کے سامنے جھک کر اس کا جوتا کھول رہا تھا۔۔

"ہاں مرد ایسے بھی ہوتے جو عورت کو عزت فراہم کرتے ہیں اسے مان بخشے ہیں اپنا نام دیتے ہیں

۔۔۔۔"

"مرد انا کا پتلا ہے لیکن وہ جھک جاتا ہے جب سامنے اس کی من پسند عورت ہو"۔۔۔

"جی عمر کی جان"۔۔۔

اس کے پاس بیٹھتے ہاتھ لبوں سے لگایا وردا کی آنکھوں میں آنسو دیکھتے ٹھٹکا  
"کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو"۔۔۔

اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیا وردا نے نفی میں سر ہلایا  
"رو کیوں رہی ہو کچھ برا لگا کیا بتاؤ مجھے ، تمہارے آنسو نہیں برداشت ہو رہے ہیں یار"۔۔۔  
اس کے آنسو دیکھتے وہ بے چین ہو گیا تھا

"عمر آئی لو یو۔۔۔ پلیز ہمیشہ میرے ساتھ رہنا"۔۔۔

اس کے دونوں ہاتھوں کو سختی سے تھامے اس نے اپنی محبت کا اظہار کیا  
"وردا میں کبھی تمہیں نہیں چھوڑوں گا آئی پر امس مجھے بڑے بڑے وعدے کرنے تو نہیں آتے لیکن  
جب تک زندہ رہوں گا تم سے محبت کرتا رہوں گا میری ساری چاہت ساری وفا کی حقدار تم ہو گی تم  
میری زندگی میں آنے والی پہلی اور آخری عورت ہو تمہارے آنے کے بعد اب کسی اور کی گنجائش  
نہیں رہی ہے"۔۔۔

اس کو سینے سے لگائے اس کا ڈر کم کیا

"میں ہمیشہ تمہارے ساتھ باوفا رہوں گی"۔۔۔

"عورت کو باوفا ہونا چاہیے عورت باوفا ہو تو مرد کے لیے وہ ایک ہی کل کائنات ہوتی ہے اس کے سوا  
ہر عورت کو مرد خود پر حرام تسلیم کر لیتا ہے"۔۔۔

"وردا میں نے زندگی میں بہت کچھ کھویا ہے تم وہ واحد خوشی ہو جس کی خواہش کی اور پوری ہو گئی  
۔۔۔۔"



اس کی گود میں سر رکھے وہ دل کے جذبات بتا رہا تھا وردانے نم آنکھوں سے مسکراتے اس کے بالوں میں انگلیاں چلائیں۔۔

"بیوی کی گود میں سر رکھنا سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے"۔۔۔

رات یوں ہی پل پل گزر رہی تھی وہ دونوں اپنی زندگی میں ملنے والے رشتے پر اللہ تعالیٰ کے مشکور تھے دونوں کے پاس کوئی رشتہ نا تھا اور پھر دونوں کو ہی اللہ پاک نے ایک پاک اور مقدس رشتے میں منسلک کر کے ایک دوسرے کا محرم بنا دیا تھا ان دونوں کو مکمل کر دیا تھا۔۔۔

\* "وخلقنم ازوجا" \*

"اور ہم نے تمہیں جوڑوں میں پیدا کیا"

□♥□♥□♥

وہ اپنے کچھ آدمیوں کے ساتھ ایک بلڈنگ سے نکل رہا تھا جس وقت اس کا فون بجا مسلسل ہوتی بیل نے اس کا دماغ خراب کر دیا کوٹ سے فون نکال کر دیکھا تو وہ ہی نمبر سکرین پر تھا جس سے اسے ہاتھ ملانے کی آفر موصول ہوئی تھی ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا اس کو کیا کہے ایک بار پھر سے کال آنی شروع ہو گئی چارو ناچار اسے کال اٹینڈ کرنی ہی پڑی

"ہیلو"۔۔

یس کا بٹن پریس کرتے اس نے فون کان سے لگایا

"زہ نصیب خاور صاحب آپ نے ہماری کال اٹینڈ تو کی"۔۔۔

مقابل کی آواز سماعت سے ٹکرائی تو اس نے بامشکل کچھ برا کہنے سے خود کو باز رکھا

"کس لیے فون کیا ہے تم نے"۔۔۔؟

اپنی کار کی طرف بڑھتے اس نے آدمی کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا  
 "ہمارے فون کرنے کی وجہ سے آپ اچھی طرح واقف ہیں اب اتنے بھی معصوم نا بنیں"۔۔۔  
 "میں کیسے مان لوں تمہاری بات یہ بھی تو ہو سکتا ہے تم الیکس کے ہی کوئی آدمی ہو اور یہ الیکس کی  
 کوئی چال ہو مجھے پھنسانے کی"۔۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔ خاور صاحب تو ڈر رہے ہیں لیکن یقین رکھیں میں بھی وہ چاہتا ہوں جو آپ چاہتے ہیں الیکس  
 کی بربادی اسے گڑ گڑاتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں اسے گرانا چاہتا ہوں وہ جو سربیا کا ڈان بنا بیٹھا اسی  
 سربیا میں اس سے اس کا سب کچھ چھین کر اسے منہ کے بل گرانا چاہتا ہوں"۔۔۔  
 اس کے لہجے میں صرف اور صرف زہر بھرا تھا جو خاور اچھے سے محسوس کر سکتا تھا  
 "یہ بھی تو ہو سکتا ہے تم مچھلی کو پکڑنے کے لیے کانٹے میں مجھے لگا کر اس کا شکار بنا دو اور خود اپنا  
 بدلہ پورا کرو"۔۔۔

خاور نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔۔  
 "تم مجھ پر یقین کر سکتے ہو"۔۔۔  
 "کیسے یقین کر لوں تم پر بلیک ورلڈ میں تو لوگ اپنے سگوں پر یقین نہیں کرتے پھر میں تم پر کیسے  
 کروں جسے میں جانتا نہیں تمہارا نام بھی معلوم نہیں اور تم نے میرے بارے میں اتنی انفارمیشن نکالی  
 ہے تو وقت آنے پر تم مجھے دھوکہ دے سکتے ہو"۔۔۔۔

گاڑی جھٹکے سے رکی ایک آدمی نے آکر ڈرائیور کو لفافہ پکڑایا اور چلا گیا  
 "اس کو دیکھنے کے بعد امید کرتا ہوں تمہیں مجھ پر یقین ہو جائے گا"۔۔۔

ڈرائیور سے لفافہ لے کر اس نے کھولا تو اندر اس کے بھائی کے تصاویر تھی جسے الیکس بے رحمی سے مار رہا تھا

"ہیلو"۔۔

وہ تصاویر دیکھ رہا تھا جس اس کے فون سے آواز آئی

"ہاں"۔۔۔

"میرے خیال سے اب یقین آجانا چاہیے اور رہی بات نام کی تو وہ بھی تمہیں بتا دوں گا"۔۔۔

"الیکس نے تمہارے ساتھ کیا کیا تھا جو تم اس قدر اس کے خلاف ہو"۔۔۔۔

"اب تمہیں مجھ پر یقین آہی گیا ہے تو بتا دیتا ہوں"۔۔۔

اس نے گہرا کش لگا کر کہا جسے سگریٹ یا بیڑی پی رہا ہو

"الیکس سے میری دشمنی 4 سال پرانی ہے جب اس نے میرے لڑکیوں کے بار اور کلب بند کروائے

تھے سربیا پر اس نے چھ سال پہلے اپنا قبضہ جمانا شروع کیا تھا میں نے اس کے بارے میں انفارمیشن

نکالی تو پتہ چلا تھا وہ بس ایک نوجوانوں لڑکا ہے اکیلا اس کے سوا اس کا کوئی بیک گراؤنڈ نہیں تھا میں

نے سوچا کوئی چھوٹا موٹا غنڈا ہو گا کچھ دن میں شوق اتر جائے گا"۔۔۔

اس نے سانس خارج کی جس سے دھوئیں کے مرغولے اندھیرے میں گم ہو گئے

"اس کے بعد اس نے چھوٹے گینگز کا خاتمہ کرنا شروع کیا اور دو سال میں پورے سربیا کو اپنے ہاتھ

میں لے لیا یہاں تک کہ قانون کو بھی اس سے ڈر لگتا ہے چند ماہ پہلے اس نے Hotel President

Palace میں میری اربوں کی ڈیل لاسٹ ٹائم پر آکر خراب کر دی اور میرے کلائنٹس کو بھی ختم کر دیا۔۔۔۔

آخر پر الیکس کو گالی دیتے وہ تھوکا

"تو تم اتنے سالوں کا لاوا اگلنا چاہتے ہو۔۔۔"

گاڑی سے اتر کر اب وہ اپنے گھر میں داخل ہوا۔

"میرے اندر جو آتش فشاں بنا ہے اس میں الیکس اس کی خوشیاں سب کو تباہ کر دوں گا اس سے

سربیا تو چھین ہی لوں گا ساتھ ہی ساتھ اسے بھی موت کے گھاٹ اتاروں گا اس کی آنکھوں کے

سامنے اس کی جان سے پیاری بیوی کو اتنی تکلیف دہ موت دوں گا کہ اس کی روح تک کانپ جائے

گی۔۔۔۔"

"پاشا۔۔۔۔ پاشا ہونا تم۔۔۔"

اپنے کمرے میں پہنچتے وہ رانگ چیئر پر بیٹھا

"ہمم۔۔۔ پاشا ہوں وہی پاشا جس کی اجازت کے بغیر سربیا میں کوئی گینگسٹر اپنی کوئی ڈیل نہیں کرتا تھا

۔۔۔"

"اوکے ڈن میں تم سے ہاتھ ملانے کو تیار ہوں لیکن میری ایک شرط ہے۔۔۔"

"تم اس کنڈیشن میں ہو کہ میرے سامنے شرط رکھو۔۔۔"

اس کے لہجے میں کچھ تھا جو خاور کو کھٹکا

"تم مجھے دھوکہ دینے کا سوچ رہے ہو پاشا۔۔۔"



سیدھے ہو کر بیٹھتے اس نے پوچھا

"اونہوں میں تمہیں دھوکہ دینے کا نہیں سوچ رہا ہوں انفارم کر رہا ہوں تم میرے ساتھ کوئی  
ہوشیاری نا کرنا اگر میں الیکس کی ڈیٹیل نکال سکتا ہوں تو تمہاری بھی ہسٹری میرے پاس ہے "  
کہتے اس نے فون رکھ دیا اب خاور کو ایک پل کے لیے ڈر کا احساس ہوا کہیں اس نے غلط آدمی  
ساتھ تو ہاتھ نہیں ملا لیا ہے لیکن اس نے سر جھٹکتے بات ذہن سے نکالی کیونکہ اسے الیکس سے بدلہ  
لینا تھا اس کے لیے وہ اتنا تو رسک لے ہی سکتا تھا۔

□♥□♥□♥

تم صرف میرے ہو۔۔۔۔۔

فقط میرے ہو۔۔۔۔۔

پھر کیوں کوئی دیکھے تجھے

پھر کیوں کوئی سوچے تجھے

کیوں کوئی چاہے تجھے

کہ تم تو صرف میرے ہو

کہ تمہارے سبھی جذبے

میرے نام ہونے ہیں

تمہاری محبت پر

صرف حق ہے تو میرا ہے

تمہاری چاہت تمہاری محبت

اور تم خود بھی  
صرف اور بس میرے ہو  
یوں کسی اور کے لیے  
کبھی مسکرایا نا کرو  
کہ تمہاری مسکراہٹ بھی فقط  
میری ہے  
محبت بھری نظروں سے کسی  
اور کو دیکھا نا کرو  
کہ تمہاری آنکھوں پر بھی حق  
صرف میرا ہے  
یوں ایسے کسی کو سپنوں میں  
سوچا نا کرو  
کہ تمہارے خوابوں پر بھی۔۔۔۔  
حق صرف میرا ہے  
تم خود بھی میرے اور صرف  
میرے ہو

"ڈول جلدی باہر آئیں یار کب سے ویٹ کر رہا ہوں پھر بریک فاسٹ کرنا ہے۔۔۔"

چینجنگ روم کا دروازہ بجاتے کہا  
"کیا ہو گیا ہے آپ کو فراک کی زیپ نہیں کھل رہی تھی آپ تو دروازہ بجانا شروع ہو گئے جیسے میں  
کہیں چلی جاؤں گی"۔۔۔

سوئیٹر کے آستین درست کرتے وہ ڈریسنگ کی طرف بڑھی  
"کہیں جانے نہیں دوں گا آپ کو خود میں چھپا کر رکھوں گا کوئی آپ کو مجھ سے دور نہیں لے کر  
جاسکتا ایقان عالم سے اس کے سکون کو کوئی دور نہیں کر سکتا اس کی ڈول کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر  
بھی نہیں دیکھ سکتا"۔۔۔

اس کی طرف بڑھتے زور سے گلے لگاتے وہ بولا رہا تھا صبح کو سمجھ نہیں آئی وہ کیا بول رہا ہے  
"کیا ہوا ہے آپ کو میں مزاق کر رہی تھی پیچھے ہٹیں بال بنانے ہیں میں نے"  
سر اٹھا کر اسے دیکھتے کہا  
"بیٹھیں میں بنا دیتا ہوں"۔۔۔

اسے ڈریسنگ کے سامنے بیٹھاتے برش اٹھا کر بالوں میں برش چلانے لگا  
"آپ رہنے دیں میں خود کر لوں گی"۔۔۔  
اس کے ہاتھ تھام کر برش لینا چاہا لیکن ایقان نے نفی میں سر ہلاتے خود برش کر کے ایک طرف  
بالوں کے کلپ لگایا  
"پرفیکٹ"۔۔۔

معائنہ کرتے کہا صبح اس کی ساری کاروائی سامنے شیشے میں دیکھ رہی تھی

"چلیں"۔۔۔

اس کی طرف ہاتھ بڑھایا

"آپ ہاتھ دھولیں"۔۔

دانت نکالتے کہا

"چلو مل کر دھوتے ہیں"۔۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر واشروم کی جانب بڑھا

"ارے آپ واشروم ہاتھ دھونے اکیلے بھی تو آسکتے تھے مجھے ساتھ لانا ضروری تھا کیا"۔۔۔

"جی میں چاہتا ہوں اپنی ڈول کو ہر وقت اپنے ساتھ رکھوں"۔۔

اس کے ہاتھوں پر ہینڈ واش لگایا

"میں خود دھو سکتی ہوں آپ رہنے دیں"۔۔۔

"پتہ ہے ڈول لیکن مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے بس"۔۔۔

اس کا رخ اپنی جانب کرتے آہستہ سے لبوں کو اپنے لبوں میں لیا

"مجھے بھوک لگی ہے"۔۔۔

اس سے فاصلہ قائم کرتے جلدی سے واشروم سے باہر نکلی

"مجھے بھی بھوک لگی ہے اور ڈول آپ مجھے ناشتہ کرنے سے روک رہی ہیں"۔۔

اس کی کمر کے گرد حصار باندھتے گردن سے بال ہٹاتے لب رکھے

"م۔۔۔ مجھے نا آپ کی دماغی حالت پر شبہ ہو رہا ہے آپ ٹھیک نہیں ہیں"۔۔۔۔



ایقان نے حیران ہوتے اس کا رخ اپنی جانب موڑا  
"ہوں۔۔ مطلب۔۔؟"

"کبھی آپ بولتے ہیں جلدی کرو بریک فاسٹ کرنا ہے پھر کل سے ہر وقت ساتھ ساتھ ہیں رات  
چینج بھی نہیں کرنے دیا اور ابھی اپنے ساتھ واشروم لے گئے۔۔۔"

اس کے گلے میں بانہیں ڈالی

"ڈول آپ سامنے ہو تو کس کنبخت کا دماغ ٹھکانے پر رہے گا آپ کو دیکھ کر تو میں خود ہل جاتا ہوں  
پھر دل دماغ کیا چیز ہے۔۔"

کمر پر گرفت مضبوط کرتے اسے خود کے اور قریب کیا

"میں آپ کو خود سے دور نہیں جانے دوں گا کبھی بھی آپ پر کسی بھی مصیبت کو آنے سے پہلے  
ایقان عالم کا سامنا کرنا ہو گا۔۔۔"

اس کے بالوں میں لب رکھے

اس کو ساتھ لیے وہ نیچے آیا جب اس کے موبائل پر میسج بیپ ہوئی

"ڈول آپ ڈائمنگ ٹیبل پر چلیں میں آتا ہوں۔۔۔"

اس کا ہاتھ چھوڑتے جانے کا اشارہ کیا اور خود جیب سے موبائل فون نکالا

"الٹی گنتی شروع کر دو الیکس اب تمہاری باری کیسے بچاؤ گے اپنی بیوی کو۔۔۔"

میسج پڑھتے اس کا خون کھول اٹھا اس نے موبائل کو آف کرتے جیب میں رکھا اور صبح کی طرف  
بڑھ گیا جو اس کا ویٹ کر رہی تھی

"سوری ایک میج آگیا تھا"۔۔

"اُس اوکے"

"منہ کھولیں آپ"۔۔۔

بریڈ اس کے منہ کے پاس لاتے کہا ایتان نے اسے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروایا ناشتہ کے بعد باہر لان میں اس کے ساتھ ہی آگیا وہ ایک پل کے لیے بھی اس سے دور نہیں ہو رہا تھا ساتھ وہ خود سے ہر ممکن کوشش کر رہا تھا اس نمبر کا پتہ لگانے کی وردا اس کا نمبر کا پتہ تو منٹوں میں لگا سکتی تھی لیکن ابھی وہ ان دونوں کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا جو بھی تھا ان دونوں کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اور وہ نمبر رومنگ پہ تھا جس وجہ سے پتہ نہیں چل رہا تھا کس ملک میں ہے۔۔۔

□♥□♥□♥

"عمر اٹھ جاؤ اور کتنا سونا ہے"۔۔

بالوں کو ٹاول سے آزاد کرتے وہ اس کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھ گئی بالوں سے پانی کے قطرے گر رہے "گڈ مارنگ"۔۔۔

آنکھیں مسلتے اس نے وردا کے بال سائیڈ پر کیے جن سے پانی اس کے چہرے پر گر رہا تھا "گڈ مارنگ اٹھو فریش ہو جاؤ میں ناشتہ بنا دیتی ہوں"۔۔

اس کے ماتھے سے بال پیچھے ہٹاتے وہ اٹھنے لگی جب عمر نے کلائی تھامتے واپس بیٹھا لیا خود بھی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا وردا نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا "میں چاہتا ہوں میری بیوی میرے ساتھ شاور لیتی"۔۔۔

اس کے نم بالوں کو کان کے پیچھے کیا جو گال پر چپک رہے تھے

"تم ہوش میں ہو کیسی بے شرموں جیسی بات کر رہے ہو"۔۔۔

سرخ اناری چہرے کے ساتھ وہ نظریں جھکا گئی جتنی بھی وہ ماڈرن نڈر تھی، تھی تو ایک لڑکی نا جس پر قربت کا رنگ چڑھ رہا تھا

"جی ہاں ہوش میں ہو اور ان بے شرم باتوں کا لائننس ہے میرے پاس میں تو اور بھی بہت کچھ کرنا چاہتا ہوں میری جان"۔۔۔

اس کے نیچلے ہونٹ کو انگوٹھے سے ٹریس کیا

"د۔۔ دیکھو عمرت۔۔ تم پٹو گے میرے ہاتھوں"۔۔۔

کوشش کے باوجود بھی زبان لڑکھڑا گئی

"ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں اور تم اتنا گھبرا رہی ہو جسٹ ریلیکس اوکے"۔۔۔

اس کی پیشانی پر لب رکھتے اپنے ساتھ لگایا

"مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے جب تک تمہاری مرضی نہیں ہوگی میں کچھ نہیں کروں گا تمہاری اجازت کے بغیر اس رشتے کو آگے نہیں بڑھائیں گے اسی لیے مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔

کمر سہلاتے اس کا خوف کم کرنے کی کوشش کی

"تم کیا کھاؤ گے ناشتے میں"۔۔۔

اس کے سینے پر دائرے بناتے کہا

"میں فریش ہو کر بنا لیتا ہوں اب میں اپنی نئی نوپلی دلہن سے کھانا تھوڑے بناؤں گا"۔۔۔

"اُس اوکے میں بنا لوں گی"۔۔۔

اٹھتے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آکر بال سنوارنے لگی

"ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی جو تم بناؤ گی میں کھا لوں گا"۔۔۔

نیچے اترتے الماری کی طرف بڑھا کپڑے نکال کر واشروم کی جانب بڑھنے لگا جب پیچھے سے وردا کی

آواز پر پلٹا

"جی"

اس کے پاس آتے گال پر لب رکھتے وہ باہر بھاگ گئی عمر تو گال پر ہاتھ رکھے منہ کھولے کھڑا رہ گیا

پھر مسکرا کر واشروم میں بند ہو گیا۔۔۔

"ا"۔۔۔ کیا بناؤں میں تو جسٹ چائے اور سلائس سے بریک فاسٹ کرتی ہوں اگر یہ بنایا تو عمر کیا

سوچے گا مجھے اور کچھ بنانا نہیں آتا"۔۔۔

نیچے والے ہونٹ کو دانتوں تلے دبائے وہ خود سے ہی بات کرتے فریج کھول کر چیک رہی تھی

"ہممم یہ سہی ہے"۔۔۔

فریج سے سامان نکال کر اس نے سلیب پر رکھا اور پھر کھانا بنانے لگی

کیا بنایا پھر مسز"۔۔۔

عمر نے کچن میں آتے پوچھا

"باہر جا کر بیٹھو لا رہی ہوں بس ابھی ڈش آؤٹ کرتی ہوں"۔۔۔

اسے باہر کی طرف موڑتے وہ برتن نکالنے لگی



"ڈن"۔۔۔

ناشتہ ٹرے میں سیٹ کر کے ہاتھ ٹشو سے صاف کرتے ٹرے لیے باہر آگئی

"یہ لیں آپ کا ناشتہ"

ٹرے ٹیبل پر رکھا

"مجھے سمجھ نہیں آیا کیا بناؤ اس لیے یہ بنا لیا"

ٹرے کی طرف اشارہ کیا جہاں دو مگ چائے کے ساتھ چیز آلیٹ اور پین کیک تھا

"انمم واؤ بہت مزے کا ہے"۔۔

آلیٹ کو فوک سے منہ میں رکھتے عمر نے دل سے تعریف کی

"سچی اچھا بنا ہے یا تم میرا دل رکھنے کے لیے ایسے بول رہے ہو"۔۔

اس کی طرف غور سے دیکھتے پوچھا

"خود کھا کر چیک کر سکتی ہو"۔۔

عمر نے آلیٹ اس کی طرف بڑھایا

"اب ناشتہ تو میں نے بنا دیا ہے لیکن برتن تم صاف کرو گے"۔۔

ناشتہ کرتے مزے سے فیصلہ سنایا

عمر اس کا منہ دیکھتا رہ گیا

"اب ایسے کیوں دیکھ رہے ہو کام ہم لوگ مل کر کریں گے ویسے بھی برتن دھونے کا ایکسپیرینس ہے

تمہارے پاس"

چائے کا کپ اسے تھمتے وہ اس کے ہوش اڑا رہی تھی  
 "اوکے میڈم جو آپ کا حکم۔۔"  
 خوش دلی سے اس نے ہامی بھر لی  
 "عمریو آر سو سویٹ لیکن میں برتن صاف کر لوں گی مزاق کر رہی تھی۔۔۔"  
 دونوں ہی مسکرا دیے



"اسلام علیکم بھائی۔۔۔"  
 وہ دونوں آج ایک ہفتے بعد مل رہے تھے شادی کے بعد عمر کو ایقان نے کوئی کال نہیں کے اسے ٹائم دیا وہ خود پریشان تھا اس نمبر کو لے کر جس سے میسجز آتے تھے اور اب دو دن سے کال آرہی تھی لیکن نمبر شو نہیں ہوتا تھا آواز بھی بدل کر بات کرتا تھا وہ جو کوئی بھی تھا ایقان کے ہاتھوں اس کی موت تو تہہ تھی لیکن ایسا پہلی مرتبہ ہوا تھا الیکس کو ڈر لگا تھا۔۔۔  
 ہاں ڈر لگنا بھی چاہیے پہلے الیکس کے پاس کچھ نہیں تھا کھونے کے لیے اب تھی اس کی محبت اس کی بیوی اس کی ڈول اس کا سکون جس کے بغیر وہ سانس بھی نہیں لے سکتا تھا اب الیکس کو خوف تھا کہیں اسے کچھ ہونا جائے ایک ہفتے میں وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہا ایک لمحے کے لیے خود سے دور

نا جانے دیا الیکس کے دشمن اتنے طاقتور تو نہیں تھے کہ وہ اس کے گھر میں گھس کر اس کو نقصان پہنچاتے لیکن اس کے اندر جدائی کا خوف پیدا کر دیا

\*"یقیناً جدائی موت سے زیادہ اذیت ناک ہوتی ہے"\*

"وعلیکم اسلام بیٹھو کیسے ہو"---

اسے اشارہ کرتے وہ دوسری کرسی پر بیٹھ گیا

"بھائی میں ٹھیک ہوں پر آپ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے ہیں کیا ہوا ہے آپ کو پریشان لگ رہے ہیں

---

اس کے چہرے کو بغور کو دیکھتے عمر نے بات کی اتنے سالوں سے وہ ساتھ جانتے تھے ایک دوسرے کو

کون کب کس موڈ میں ہوتا ہے

"تمہیں کیا لگتا ہے الیکس جو پورے سربیا کو کنٹرول کرتا ہے وہ پریشان ہو گا کیا اسے کوئی ڈرا سکتا ہے"---

اس نے پیپر ویٹ گھمایا

"یہ--- یہ میں نے آپ سے پریشانی کی وجہ پوچھی آپ نے تو پوری بات بتا دی"---

اس کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے وہ مسکرایا

"کیا کہہ رہے ہو میں پریشان نہیں ہوں تم ادھر آج سب خیریت"---

اس نے بات بدلتی جاہی

"بھائی آپ بتائیں اب کیوں پریشان ہیں اور کون آپ کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے"---

اس کے پاس آتے کندھے پر ہاتھ رکھا  
 "عمر مجھے اپنے لیے کسی بات کا ڈر خوف نہیں مجھے جس چیز کا خوف تھا وہ ہو گیا ہے میرے دشمنوں کو  
 پتہ چل گیا ہے میری بیوی ہے اور اب وہ الیکس کو نیچا دیکھانے کے لیے اس کی بیوی کو مہرہ بنا رہے  
 ہیں"۔۔۔۔

اس سے بات کرتے اس کے لہجے میں صبح کے پریشانی صاف عیاں تھی اس نے عمر کو ساری بات  
 بتا دی

"اب وہ لوگ الیکس کی کمزوری کو اپنا ہتھیار بنانا چاہتے ہیں میں کیا کروں کیسے اسے اس سب سے  
 محفوظ رکھوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے"۔۔۔۔

اس نے دونوں ہاتھوں میں سر گرا لیا

"بھائی ریلیکس پانی پیئیں"۔۔۔۔

اسے گلاس تھمایا

\* "محبت انسان کو کمزور بنا دیتی ہے" \*

اور الیکس کو محبت کمزور بنا چکی تھی محبت کو کھونے کا ڈر اس کے دل میں کنڈلی مار کر بیٹھ گیا تھا وہ  
 کسی بھی قیمت پر اسے کھونا نہیں چاہتا تھا

"بھائی آپ بھابھی سے محبت کرتے ہیں"۔۔۔

دونوں ہاتھوں کو باہم جوڑے اس نے سوال کیا

"یہ کیسا سوال ہے عمر"۔۔۔



"بھائی سمپل سا سوال ہے آپ کو بھابھی سے محبت ہے یا نہیں"

"آف کورس ہے اس کے لیے ہی تو پریشان ہوں اگر میری جان بھی چلی جائے کوئی پرواہ نہیں لیکن میں اس پر ایک خراش بھی نہیں آنے دوں گا"۔۔۔

"جب آپ کو ان سے محبت ہے تو ڈر کیسا محبت تو طاقت ہوتی ہے ناں بھائی تو آپ کیوں کمزوری بنا رہے ہیں وہ آپ کو کمزور دیکھنا چاہتے ہیں اور وہ ہی کر رہے ہیں آپ ایقان عالم بن کر نا سوچیں بھائی جس کے لیے اس کی محبت سب کچھ ہے ایک بار الیکس بن کر سوچیں کیا وہ ڈر سکتا ہے۔۔۔؟ کیا الیکس کو کوئی ڈر سکتا ہے"۔۔۔۔؟

عمر نے ممکنہ حد تک اس کا ڈر کم کرنے کی کوشش کی

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو وہ جو کوئی بھی ہے الیکس کی کمزوری پر وار کرنا چاہتا ہے اور جس کو وہ میری کمزوری سمجھ رہے ہیں وہ ہی میری طاقت بن جائے تو کیسے نقصان پہنچا سکتے ہیں"۔۔۔۔

اس کے چہرے پر سائیڈ سائل نمودار ہوئی وہ جو الیکس کی تھی صرف خاص لوگوں کے لیے اور الیکس کے لیے خاص اس کے دشمن ہی تھے

"اور کوئی میرے لیے کام ہے تو بتا دیں بندہ حاضر ہے"۔۔۔

عمر نے آنکھ ونک کی

"یہ چھچھوری حرکتیں اپنی بیوی کے ساتھ کرنا میرے سامنے دوبارہ ایسے کیا تو شوٹ کر دوں گا"۔۔۔۔

"اوکے اوکے باس ابھی نئی نئی شادی ہوئی ہے مرنا نہیں چاہتا میں۔۔۔۔ اور ایسی حرکتیں وہ بھی نہیں کرنے دیتی آپ کی ٹرینڈ کی ہوئی ہے"۔۔۔۔



"جب تم ماں بننے والی ہو گی ناں تب پوچھوں گی تم سے پھر پتہ چلے گے تمہیں کیسے فلفلی فلفلی لگتی ہو تم"۔۔۔

فاریہ نے ناک منہ چڑھایا

"میں نے ایقان کو بولا تھا انہوں نے کہا وہ دعا کریں گے لیکن مجھے پتہ ہے انہوں نے دعا نہیں کی ہو گی"۔۔۔

پاؤں جھولاتی وہ اداس ہوتے بولی  
 "ہاہا ہا اللہ صبح کتنی معصوم ہو تم ابھی تک بھی تم خود دعا کرو اور بھائی کو بھی بولنا دعا کریں"۔۔۔۔  
 فاریہ نے اس کی اداسی دور کرنے کی کوشش کی  
 "ہممم میں دعا کروں گی تم بھی کرنا"۔۔۔

وہ مسکرائی تھی الیکس جو آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس کے پاس آرہا تھا پاؤں کو ٹھوکر لگنے پر کراہیا  
 "آآآ آہہہ"۔۔۔۔

"کیا ہوا آپ کو ٹھیک ہیں"۔۔۔۔

فون کو بیڈ پر پھینکتے دور بھاگ کر اس کے پاس آئی دوپٹے سے بے نیاز لوز بلیو سویٹر کے ساتھ بلیو کلر کا ہی ٹراؤزر پہنے وہ فکر مندی سے اس سے پوچھ رہی تھی بالوں کو جوڑے میں باندھا ہوا تھا جبکہ اطراف میں لٹیں جھول رہی تھی چہرہ پر  
 "ہممم ٹھیک ہوں تم ٹینشن نہیں لو"۔۔۔  
 اس کے گال تھپتھپاتے اپنے ساتھ لگایا

"اوہ فون"۔۔۔

سر پر ہاتھ مارتے وہ اسے ساتھ لیے بیڈ پر آئی جہاں کال چل رہی تھی  
"کیا ہوا یہ تم اچانک سے کدھر چلی گئی تھی"۔۔۔؟

"وہ ایقان کو صوفے سے ٹھوکر لگ گئی ان کے پاس گئی تھی"۔۔۔۔

بال کان کے پیچھے کیے جو اس کی آنکھوں میں چب رہے تھے۔۔۔

"ایقان بھائی آگئے ہیں تو پھر تم اب ان سے بات کرو مجھے آرام کرنا ہے"۔۔۔۔

"اوکے اللہ حافظ اپنا اور بے بی کا خیال رکھنا"۔۔۔

اسے فلائنگ کس پاس کرتے اس نے کال ڈسکنکٹ کی۔۔۔

ایقان جو اس کو دیکھ رہا تھا اس کی اس کارروائی پر جل بھن کر رہ گیا۔۔۔

"کیا ہوا آپ کو درد ہو رہا ہے کیا"۔۔۔۔

وہ جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر لیٹا ہوا تھا اس کے گال پر ہاتھ رکھتے فکر مندی سے پوچھا ایقان کو  
اس کے اس انداز پر بہت پیارا آیا لیکن ابھی وہ اس موڈ میں نہیں تھا۔۔۔ اس نے صبح کا ہاتھ جھٹک  
دیا

"کیا ہوا آپ کو اب تو میں نے ایسا کچھ کیا بھی نہیں جو آپ ناراض ہوں"۔۔۔

نیچلا ہونٹ باہر نکالتے آنکھیں پٹیٹاتے وہ اس وقت ایقان کو کوئی چھ سات کی بچی لگ رہی تھی ہاں وہ  
بچی تھی ایقان کی ڈول جو بے حد معصوم تھی



"ڈول آپ کو بتایا تھا ناں میں آپ کی ساری توجہ خود پر چاہتا ہوں کسی اور کو آپ کے نزدیک نہیں برداشت کر سکتا نہیں چاہتا کوئی اور مجھ سے زیادہ خاص ہو آپ کے لیے اور آپ میرے سامنے فاریہ کو ایسے ایسے کر رہی تھی"۔۔۔۔

اس کو بازو سے پکڑ کر فلائنگ کس کے انداز میں دوسرا ہاتھ لہراتے اسے بتایا وہ کیوں بگڑا ہے صبح کو ہنسی آئی اس کے فلائنگ کس پر لیکن ابھی ہنس کر اسے اور ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی "اولے اولے ایتان تو دوشہ آدیا ایتان تو دیتھی ہو رہی ہے"۔۔۔

اس کے پاس آتے چھوٹے بچوں کو بہلانے جیسے اس کے گال کھینچے ایتان نے اس کے ہاتھ پیچھے کرتے رخ موڑ لیا مطلب اب وہ معافی نہیں دینے والا تھا صبح منہ کھولے اسے دیکھے جارہے تھی اس کی اس چھوٹی سی حرکت پر وہ اتنا خفا ہو گیا اگر اسے پتہ چلا جاتا وہ فاریہ کو سچی کس کر لیتی تھی تو ایتان عالم پتہ نہیں کتنا خفا ہوتا سوچ کر اس نے سر جھٹکا

"آپ مجھ سے ناراض ہوں گے کیا۔۔؟ اپنی ڈول سے ناراض سکتے ہیں آپ"۔۔۔؟

اس کا رخ اپنی جانب موڑتے اس نے ایتان کی پیشانی پر لب رکھے کیا انداز تھا اس کا خود درد دے کر خود ہی مرہم لگایا ایسا مرہم کہ ایتان عالم نے اس کا لمس محسوس کرتے سکون سے آنکھیں موند لی وہ لمس، لمس تھوڑی تھا وہ تو حرارت جان تھا راحت بخش لمحہ تھا وہ جو اسے محسوس ہوا۔۔۔

پیچھے ہٹتے اس نے ایتان کے دونوں ہاتھوں کو اپنے مومی ہاتھوں میں قید کیا ایتان کی نظر اس کے چہرے سے ہوتے اس کی شفاف گردن پر گئی جو کھلے گلے سے زیادہ نمایاں ہو رہی تھی ایتان نے ہاتھ

اس کے ہاتھوں سے نکالتے چہرے کو ایک طرف کرتے گردن کو نشانہ بنایا شدت بھرا لمس چھوڑتے وہ پیچھے ہوا

"ابھی کے لیے اتنا اگر آپ نے پھر کچھ ایسے کیا تو بہت سخت سزا دوں گا آپ کو"۔۔۔۔۔  
اس کی گردن کو سہلاتے آنکھوں میں دیکھتے وہ صبح کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔۔۔۔۔  
"آپ"۔۔۔۔۔

باقی کے الفاظ کا ايقان نے گلہ گھونٹ دیا تھا اس کی گرفت میں صبح مچل اٹھی تھی دل تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا اس کو سانس لینے میں مشکل ہونے لگی تو اس پر رحم آتے ايقان نے اسے آزادی بخشی آنکھوں میں نمی لیے اس نے ايقان کو شکوہ کناں نظروں سے دیکھا جو شوخ نگاہوں سے اس کے حسن کا طواف کر رہی تھی ايقان کی قربت میں وہ اور زیادہ پیاری ہوتی جا رہی تھی اس کی محبت صبح کو نکھار رہی تھی یا یہ ايقان کی نظر تھی جسے صبح پیاری لگتی تھی۔۔۔۔۔

\*"من پسند عورت مرد کے لیے دنیا کی حسین ترین عورت ہوتی ہے اس کے سامنے اگر دنیا کی خوبصورت عورت بھی آجائے تب بھی وہ اس سے زیادہ دلکش نہیں ہو سکتی جو اس کے دل کی سلطنت کی ملکہ ہوتی ہے"۔\*

"آپ کچھ کہنے لگی تھی ڈول بولیں"۔۔۔۔۔

اس کھینچ کر خود کے قریب کرتے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا  
"کچھ نہیں۔۔۔۔۔ آپ بہت برے ہیں"۔۔۔۔۔

اس کے سینے پر سر رکھے وہ اسے ہی برا بول رہی تھی  
 "میں واقعی ہی بہت برا ہوں اتنا برا کہ کبھی کبھی مجھے خود سے بھی خوف آتا ہے اگر تمہیں میری  
 سچائی پتہ چل گئی تو کیا ہو گا۔۔۔ کہیں تم مجھے چھوڑ کر نا چلی جاؤ اس وجہ سے۔۔۔"

وہ صرف سوچ سکا

"کیا ہوا کچھ بولیں۔۔"

ٹھوڑی سینے پر ٹکائے اس کی طرف دیکھا جو کسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا  
 "کیا کیا ہے آپ کے ساتھ جو آپ مجھے برا کہہ رہی ہیں بتائیں۔۔۔"  
 "آپ۔۔۔ وہ۔۔۔"

کہتے کہتے چپ ہو گئی

۔۔۔ "ہممم بولو میں کیا۔۔۔؟"

آئی برو اچکاتے پوچھا اس کی بات کا مطلب اچھے سے سمجھ گیا تھا لیکن وہ اس کے منہ سے سننا چاہتا  
 تھا

"کچھ نہیں بہت اچھے ہیں آپ اب خوش۔۔۔"

جان چھڑوانے والے انداز میں کہتے اس نے ایتقان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کندھے پر رکھا اس کی اس  
 حرکت پر ایتقان دلکشی سے مسکرایا مطلب اب اسے عادت ہو رہی تھی ایتقان کے لمس کی۔۔۔ کافی  
 دیر بعد ایتقان کی مدھم آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی  
 "ڈول۔۔"

"کچھ پوچھوں آپ سے"۔۔۔

"جی یو چھیں"۔۔۔

اس کے گرد حصار باندھے سر سینے پر رکھے لیٹی ہوئی تھی

"اگر کبھی کچھ ایسا ہو جائے جو آپ نے نا سوچا تو کیا آپ مجھے چھوڑ کر چلی جائیں گی"۔۔۔

اس نے ٹھہر ٹھہر کر کہا جیسے سوچتے ہوئے مناسب الفاظ کا چناؤ کر رہا ہو۔  
"کیا ہو جائے ایسا بھی کیا ہو جائے کہ میں آپ کو چھوڑ کر جاسکتی ہوں۔۔۔"

اس نے الجھن سے اسے دیکھا

"ڈول میرا مطلب تھا آپ کبھی مجھ سے بدظن نا ہونا کچھ بھی ہو جائے میرا یقین کرنا میرے ساتھ رہنا ہمیشہ" ---

"آپ تو ایسے بول رہے ہیں جیسے کچھ چھپا رہے ہیں کہیں آپ کی کوئی دوسری بیوی تو نہیں

---ایقان اگر ایسا ہے تو ابھی بتا دیں بعد میں پتہ چلا تو جان لے لوں گی میں اپنی"--

تفشیشی انداز میں پوچھتے وہ رو دی اس کے آنسو دیکھ ابقان کو خود پر غصہ آیا کیسی باتیں کر رہا تھا وہ

"ڈول رو نہیں میری کوئی بیوی نہیں ہے بس ایک ہی بیوی ہے اور وہ آپ ہیں آپ کے علاوہ میں

کسی اور کے بارے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا آپ کے علاوہ کسی اور کو اپنی زندگی میں جگہ دینا

میرے لیے ناممکن ہے۔۔۔۔۔



اس کے آنسو صاف کرتے اس کو زور سے گلے لگایا

"ایقان میں آپ سے بہت پیارا کرتی ہوں آپ کے بغیر میں مر جاؤں گی کچھ بھی ہو جائے مجھے آپ کے ساتھ کے رہنا ہے"۔۔۔

ناک سوس سوس کرتے وہ ہنوز اسے دیکھ رہی تھی

"میں آپ کو کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا"۔۔۔۔

اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے اسے پرسکون کرنے کی کوشش کی صبح کچھ ہی دیر میں پرسکون ہو کر اس کے سینے سے لگتے نیند کی آغوش میں چلی گئی اس کو پرسکون سوتے دیکھ ایقان کو کچھ حوصلہ ہوا تو اس نے کمبل ٹھیک کرتے خود بھی آنکھیں موند لی۔۔۔۔

□♥□♥□♥

"اسلام علیکم سویٹ ہارٹ"۔۔۔

اندر داخل ہوتے اس نے وردا کے گال کھینچے

"وعلیکم سلام"۔۔۔

وہ کچن کی طرف بڑھ گئی

"یہ مطلع آبر آلود کیوں ہے آج"۔۔۔

اس کے موڈ پر چوٹ کی وہ ناراضگی ظاہر کر رہی تھی۔۔

"دو گھنٹے پہلے میسج کیا تھا اب آرہے ہیں جناب شادی سے پہلے کیا کیا بولتے تھے اب ایک ہفتے میں

ساری محبت گھاس چرنے چلی گئی اتنا بھی خیال نہیں ایک بیوی گھر میں ہے جو ان کا ویٹ کر رہی ہو

گی لیکن نہیں کیا فرق پڑتا ہے اگر بیوی انتظار کر رہی ہے تو کرتی رہے"۔۔۔۔

اس نے پلیٹ زور سے فرش پر ماری جو چکنا چور ہو گئی عمر نے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھے جیسے کوئی چھوٹا بچہ ڈر سے سہم گیا ہے

"لگتا ہے گرج چمک کے ساتھ بارش ہونے والی ہے"۔۔۔

اس کے غصے سے اونچی بولنے پر عمر نے ایک بار پھر چوٹ کی وردا جو پہلے سے بھری پڑی تھی اس کے ایسے کہنے پر اس کی طرف بڑھی۔۔۔

"وردا۔۔۔ وردا۔۔۔ نو۔۔۔ نو میں تمہارا شوہر ہوں تمہارا نجازی خدا ہوں یار شوہر کو مارنا گناہ ہوتا ہے"۔۔۔

وہ جو صوفے پر بیٹھا اسے دیکھ موسم کا حال بتا رہا تھا بلین پکڑے اپنی طرف آتے دیکھ صوفے کے پیچھے کودا

"اچھا شوہر ہو یاد آگیا صبح سے گئے ہوئے تھے تب یاد نہیں آیا تم کسی کے شوہر ہو میں تمہارے انتظار میں کھانا تیار کر کے بیٹھی رہی تم آؤ گے تو ساتھ کھائیں گے اور تمہیں تو جیسے یاد ہی نہیں تھا تمہاری کوئی بیوی ہے نجازی نہیں مجازی خدا ہوتا ہے"۔۔۔

اس نے بلین عمر کی طرف پھینکا جو بروقت جھکتے پیچھے دیوار کے ساتھ لگی وال کلاک پر جا لگا تھا چھناکے کی آواز سے ٹوٹ کر وہ نیچے گر گئی

"ایم سوری پلیز معاف کر دو نیکسٹ ایسا نہیں ہوگا آئی پرامس"۔۔۔

اس کی طرف بڑھتے شرمندگی سے کہا اسے سچی برا محسوس ہو رہا تھا وہ شرمندہ تھا وردا نے اس کی وجہ سے کچھ نہیں کھایا

"کان پکڑو"۔۔

بازو سینے پر لپیٹے حکم دیا گیا عمر نے سر اثبات میں ہلاتے فوراً اس کے کان پکڑے  
"میرے نہیں اپنے پکڑو"۔۔۔

دانت پیستے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

"وردا ہم دونوں میں تمہارا میرا کب سے ہو گیا جو بھی ہے ہم دونوں کا ہے تم جانتی ہو نا میاں بیوی  
ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں"۔۔

اسے اپنے ساتھ محبت سے لگایا

"کھانا کھایا تم نے"

اس نے عمر کے کندھے پر سر ٹکایا ہوا تھا غصہ کم ہوا تو اس کے کھانے کا خیال آیا  
"مجھے میری بیوی ساتھ کھانا تھا سوچا گھر جا کر کھاؤں گا"۔۔۔

"اوکے تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لگاتی ہوں"۔۔۔

اس سے دور ہوتے کچن کی طرف پلٹی

"مجھے کچھ اور کھانے کا دل کر ہے کچھ میٹھا"۔۔۔

اس کو کلائی سے پکڑتے واپس کھینچتے ہونٹوں کو فوکس کیا۔۔۔

"ہم میں نے کسٹرد بنایا ہے جی بھر کے کھا لینا اب جاؤ ہاتھ منھ دھو آؤ"۔۔۔

اس کی بات پر عمر کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

"تم سے تو سارے حساب آج رات برابر کروں گا ڈیر وائف"۔۔۔

اس کا ہاتھ چھوڑ وہ کمرے کی جانب بڑھتے سوچتے ہوئے مسکرایا۔۔۔



"ماشاء اللہ ماشاء اللہ خاور صاحب نے ہم جیسے ناچیز کو کال کی خیریت جناب"۔۔۔

خاور نے پاشا کو کال کی جو پہلی بیل پر رسبو کر لی گئی تھی جیسے وہ اسی کال کا انتظار کر رہا ہو۔۔۔

"تم نے بتایا نہیں الیکس کو کیسے ختم کرنا ہے"۔۔۔۔

بغیر گھومائے پھرائے اس نے کام کی بات کی۔۔۔

"خاور خاور تم مجھے یہ محسوس کرنے پر مجبور نہ کرو میں نے غلط آدمی پر بھروسہ کیا ہے جو عقل

سے پیدل تو ہے ہی ساتھ جلد باز بھی ہے"۔۔۔

اپنی بے عزتی پر وہ کڑہ کر رہ گیا

"شیر کا شکار کرنے کے لیے بکری کو شکار بنایا جاتا ہے نہیں تو شیر سامنے نہیں آتا وہ جھاڑیوں میں

چھپا رہتا ہے اور اپنے شکار پر جھپٹتے ہوئے اسے اپنا نوالہ بنا لیتا ہے تم سمجھ رہے ناں میری بات

۔۔۔۔ اگر تم سامنے سے جا کر اس پہ وار کرنا چاہتے ہو تو شوق سے کرو میں اس میں تمہارا ساتھ

نہیں دوں گا ہاں اڈریس دے سکتا ہوں الیکس ہاؤس کا"۔۔۔۔

اس نے خاور کو سب حالات سے آگاہ کر دیا کہ وہ پاشا کی مرضی کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتا

جب تک پاشا کی مرضی نہیں ہوگی وہ الیکس پر کسی قسم کا کوئی ایک نہیں کر سکتا

"تم نے خود مجھے کال کر مجھ سے ہاتھ ملایا تھا اب تم مجھ پر اپنا رعب نہیں جھاڑ سکتے اگر الیکس کو ختم

کرنے سے میں اپنا بدلہ لوں گا تو تم بھی سربیا کو اپنی مٹھی میں چاہتے ہو الیکس کے خاتم ہونے سے

جتنا فائدہ مجھے ہو گا اس سے دگنا تمہیں ہو گا"۔۔۔۔۔



اس نے سخت لہجے میں کہا

"خاور صاحب آپ تو برا ہی مان گئے ہیں میری بات کا میں تو آپ کو کافی سمجھدار سمجھتا تھا لیکن وہ کہتے ہیں ناں کہ

واسطہ پڑے تو نسلوں کا پتہ چلتا ہے

باتوں سے تو ہر شخص باکردار لگتا ہے □

آپ سے ایسی توقع نہیں تھی"۔۔۔۔۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو صاف صاف کہو پاشا ایسے پہلیاں نہیں بوجھاؤ"۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر سنیں ہر کام کا ایک درست وقت ہوتا ہے اگر اس سے پہلے یا بعد میں کیا جائے تو

نقصان اٹھانا پڑتا ہے اس لیے آپ صبر سے کام لیں صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے سنا تو ہو گا آپ نے

اس لیے تحمل رکھیں الیکس سے آپ کا بدلہ ضرور پورا دلاؤ گا آپ کو"۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے جو بھی کرنا ہے جلدی کرو میں اسے جلد سے جلد اس دنیا سے ہٹانا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔

"ہممممم۔۔۔۔۔ گڈ آپ سمجھ گئے میں نیکسٹ خود کال کروں گا مجھے دوبارہ کال نہیں کرنا"۔۔۔۔۔

درشتگی سے کہتے اس نے فون رکھ دیا خاور فون کو گھورتے اسے ایک موٹی گالی سے نوازا پھر صوفے

پر پٹختے باہر نکل گیا جب دوسری طرف پاشا کا بھی کچھ ایسا ہی رد عمل تھا دونوں نے الیکس کو ختم

کرنے کے لیے ایک دوسرے ہاتھ ملا تو لیا تھا لیکن دونوں ہی ایک دوسرے کو بھی پسند نہیں کرتے

تھے کہتے ہیں ناں مصیبت میں گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے وہی سسٹم تھا ان دونوں کا الیکس سے

دونوں کو بدلہ لینا تھا اور پاشا سے صحیح آدمی کا انتخاب کیا تھا جو پکڑا بھی جائے تو اس پر شک نہیں

جائے گا۔۔۔۔۔ لیکن وہ بھول رہا تھا اگر خاور پکڑا گیا تو وہ سب سچ اگل بھی تو سکتا ہے الیکس کے سامنے لیکن اس وقت مطلب تھا تو ایک بات سے الیکس کی بربادی ہر حال میں ہر قیمت پر



ڈول میں کسی ضروری کام سے جا رہا ہوں تم اپنا خیال رکھنا کچھ بھی عجیب لگے یا ڈر لگے مجھے کال کر لینا"۔۔۔۔۔

یہ بات وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے بول رہا تھا اسے کسی ضروری مشن کی وجہ سے جانا تھا ورنہ اپنی ڈول کو چھوڑ کر وہ کبھی نہیں جانا چاہتا تھا لیکن یہاں سوال کئی اور جانوں کا تھا اگر وہ نہیں جاتا تو ان کو نقصان پہنچ سکتا تھا وہ اتنا خود غرض نہیں تھا کسی ایک کے لیے کئی جانوں کو خطرے میں ڈال دیتا "میں اپنا خیال رکھوں گی ڈر لگے تو آپ کو کال کروں کہیں جانا نہیں آپ کے آنے تک اور ہر وقت میری کو اپنے ساتھ رکھنا ہے گارڈز کو آپ بول کر جائیں گے وہ چوکنا رہیں"۔۔۔۔۔

اس نے اس کی کہی گئی ایک ایک بات دہرا دی تو وہ مسکرا دیا

"گڈ گرل"۔۔۔

پاس آتے ماتھے پر لب رکھے

"لاسٹ تھنگ ہو سکتا ہے آنے میں وقت لگ جائے گا اسی لیے پریشان نا ہونا"۔۔۔۔۔

کمرے سے نکلتے اس نے مڑ کر اسے دیکھا جو مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

گھر سے نکلتے وہ گارڈز کو بول کر گیا تھا گھر کا خیال رکھیں کچھ اس کے ساتھ گئے عمر اور سیفی پہلے نکل چکے تھے عمر کو کچھ سوز سے پتہ چلا تھا کہ الیکس کے گھر پر کوئی حملہ کرنے والا ہے اسی کے خاتمے

کے لیے وہ سب جا رہے تھے وہ اس گیم کے ماسٹر مائنڈ تک پہنچنا چاہتے تھے جو سامنے والوں نے ابھی شروع ہی نہیں کی تھی۔۔۔ وہ الیکس تھا وہ اپنے دشمنوں کا خاتمہ کرنا اچھے سے جانتا تھا اور اس سب کے ساتھ وہ لوگ معصوم بچیوں کو ناجائز کاموں کے لیے استعمال کرنے کے لیے ان کا سودا کرنے والے تھے اس سے پہلے کوئی اس کو نقصان پہنچائے وہ اس کے سر تک اس کی موت بن کر پہنچ جاتا تھا۔۔۔

اس کے جانے کے بعد وہ کچھ دیر باہر جھولے پر بیٹھ رہی پھر گھر کال کر کے بات کی میری ہر وقت سائے کی طرح اس کے ساتھ رہی تھی

"میم کچھ چاہیے آپ کو"۔۔۔

وہ کمرے میں بے چین سی ٹہل رہی تھی

"نہیں عجیب سا لگ رہا ہے جیسے کچھ برا ہونے والا ہو"۔۔۔

"میم ریلیکس آپ بیٹھ جائیں"

اسے بیڈ پر بیٹھاتے اس نے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اس کی طرف بڑھایا ایک گھونٹ بھر کر اس نے واپس رکھ دیا

"میری دل پر ایک بوجھ سا بڑھ رہا ہے عجیب سا خوف آرہا ہے"۔۔۔۔

اس نے ہاتھ مسلے جیسے اپنے اندر کی گھبراہٹ کو کم کرنا چاہتی ہو

"میم آپ سو جائیں آپ کو کچھ دیر آرام کرنا چاہیے آپ اچھا محسوس کریں گی"۔۔۔

مُودبانہ انداز میں اس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی تھی اسے بغور دیکھتے سر اثبات میں ہلاتے وہ لیٹ گئی کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی۔۔۔ اسے سوتے دیکھ تسلی کرتے میری روم سے چلی گئی ابھی اسے سوئے کچھ ٹائم ہوا تھا کہ فضا گولیوں سے گونچ اٹھی

ٹھاہ ٹھاہ کی آواز نے ماحول کو پر خوف بنا دیا نیند سے بیدار ہوتے نے اس نے آس پاس دیکھا میری کہیں نظر نا آئی جوتا پہن کر باہر نکلتے اس نے سامنے نیچے دیکھا تو کچھ نقاب پوش گھر میں داخل ہوتے گارڈز کو دھمکا رہے تھے کچھ گارڈز تو زخمی بھی ہو گئے تھے

"الیکس وائف"۔۔۔؟

ایک نقاب پوش نے میری کو کلائی سے دبوچ کر واپس کھینچا جو اوپر سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہی تھی

"مم۔۔۔ مجھے نہیں پتہ"۔۔۔۔

اس آدمی نے ایک تھپڑ میری کے منہ پر مارا میری کا ہونٹ پھٹ گیا جس سے خون رسنے لگا کمرے کی دروازے میں ڈری سہمی وہ کھڑی تھی میری کے ہونٹ کو دیکھتے اس کی چیخ بلند ہوئی تو سب کی توجہ اس طرف گئی منہ پر ہاتھ رکھتے اندر کی جانب دوڑ لگاتے اس نے دروازہ اندر سے بند کر لیا

"وہ الیکس کی بیوی ہے"۔۔۔۔

ایک نے کمرے کے بند دروازے کی طرف اشارہ کیا تو کچھ سیڑھیوں سے بھاگتے ہوئے دروازے تک پہنچے

"اوپن دا ڈور"۔۔۔

"آئی سے اوپن دا ڈور"۔۔۔



باہر سے دروازہ پٹیتے ہوئے کوئی چلا رہا تھا اس نے ادھر ادھر اپنا موبائل دیکھا جو اسے بیڈ کی دوسری طرف نظر آیا اب باہر سے دروازہ توڑنے کی آواز آرہی تھی جلدی سے موبائل کی طرف لپکتے اس نے ایقان کا نمبر ملایا اب دروازہ تقریباً ٹوٹ چکا تھا ایک دو تین مسلسل کئی بار وہ ٹرائی کر چکی تھی لیکن وہ فون اٹھا نہیں رہا تھا ٹھاہ کی آواز سے دروازہ ٹوٹ کر کھل گیا اور کچھ آدمی اندر داخل ہوتے اس کی طرف بڑھے کال رسیو ہو چکی تھی

"ہیلو۔۔۔ ہیلو ایقان پیپ۔۔۔ پلیز ہیلپ می پلیز۔۔۔"

وہ اس کی طرف بڑھ رہے تھے ڈر میں کانپتے ہوئے وہ بامشکل بول رہی تھی اس نے واس اٹھا کر ایک آدمی کی طرف پھینکا جو اس کی طرف بڑھ رہا تھا لیکن دوسرے لمحے اس کے ناک پر کلوروفارم لگاتے اسے بے ہوش کرتے وہ اٹھا کر باہر نکل آئے سامنے سے میری نے روکنے کی کوشش کی تو ایک آدمی نے اس کے بازو پر گولی مارتے اسے زخمی کر دیا۔۔۔۔۔

"عمر جلدی چلو۔۔۔"

عمر ڈرائیونگ کر رہا وہ ساتھ بیٹھا پریشانی سے اسے جلدی کار چلانے کا بولا رہا تھا "کیا ہوا ہے بھائی بس پہنچنے والے ہیں۔۔۔"

"عمر میں نے ڈول سے کہا تھا جب اسے ڈر لگے یا کچھ عجیب محسوس ہو تو وہ مجھے کال کرے ابھی اس کی کال آئی تھی لیکن سگنل ایشو کی وجہ سے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا اور اب وہ کال اٹینڈ نہیں کر رہی ہے۔۔۔۔"

"بھائی آپ ٹینشن نہ لیں ہو سکتا ہے وہ آپ کو مس کر رہی ہوں اور اب کہیں بڑی ہوں کسی کام میں"۔۔۔

اس نے اسے پر سکون کرنا چاہا لیکن وہ کہاں پر سکون ہونے والے تھا جب محبت پر کوئی خطرہ منڈلاتا ہے تو خود باخود پتہ چل جاتا ہے اپنی سوچوں کو جھٹکتے وہ بس یہ ہی دعا کر رہا تھا صبح ٹھیک ہو اسے کچھ نا ہو یہ سب اس کا وہم ہو۔۔۔ لیکن ایسے وہم ہی ہمیشہ بھیانک حقیقت بن کر ہمارے سامنے کھڑے ہوتے ہیں جو دل و دماغ کو مفلوج کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ایسی کہ روح تک کانپ اٹھے

-----  
□ ♥ □ ♥ □ ♥

وہ لوگ اسے گاڑی میں ڈالے وہاں سے ہوا سے باتیں کرتے نکلے انہیں جلد از جلد اس مقام پر پہنچنا تھا جہاں انہیں اس لڑکی کو لانے کا حکم دیا گیا تھا دنیا مافیا سے بیگانی وہ کار کی بیک سیٹ پر پڑی تھی اس کے منہ پر ٹیپ لگی ہوئی تھی اور ہاتھ پاؤں کو رسی سے باندھا گیا تھا جس سے وہ ہوش میں آنے کے بعد بھی اتنی ہی بے بس ہوتی جتنی وہ بے ہوشی کے عالم میں تھی۔۔۔

وہ لوگ گھر پہنچے تو ایقان جلدی سے نیچے اترتے اندر کی جانب بڑھا لاؤنچ میں داخل ہوتے جو منظر اس کے سامنے تھا ایک سیکنڈ سے کم وقت لگا اسے سمجھنے میں جو اس کا وہم تھا وہ وہم نہیں تھا وہ ڈر تھا جو ایک بھیانک حقیقت بن اس کے سامنے کھڑا تھا اس نے اسے مصیبت میں ہی کال کی تھی۔۔۔ اس نے کہا تھا جب تمہیں ڈر لگے مجھے کال کرنا اور وہ ڈر گئی تھی اس نے سہم کر اسے کال کی تھی

----

من من کے بھاری قدموں سے آگے بڑھتے اس نے میری کی طرف دیکھا جو کندھے پر ہاتھ رکھے سر جھکائے کھڑی تھی

"ڈول"۔۔۔

یہ کیا تھا سوال۔۔۔ اگر سوال تھا تو اس کا جواب تھا ہم اس کی حفاظت نہیں کر سکے اور اگر اس نے اس کا نام پکارا تھا تو بہت کرب تھا اس کی آواز میں وہ تیس سالہ مرد نڈھال ہونے کو تھا وہ جو پورے ملک کو کنٹرول کر رہا تھا اپنی بیوی کی حفاظت نہ کر سکا

"سس۔۔۔۔۔ سر میم کک۔۔۔ کو وہ لو۔۔۔ لوگ کڈنیپ کر کے لے گئے۔۔۔"

میری بامشکل اپنی بات مکمل کرتے ایک نظر اسے دیکھا جس کی آنکھیں لہو رنگ ہو رہی تھی چہرہ گردن تک سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

"وہ لوگ اسے لے گئے اور تم لوگوں نے لے جانے دیا اس لیے رکھا ہے تم سب کو میری بیوی کی حفاظت نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔"

ٹیبل پر پڑا شوپیس اٹھا کر اس نے فرش پر زور سے پھینکا جس کی کرچیاں ہر طرف پھیل گئی ایسے ہی وہ شخص کرچیوں میں ہو رہا تھا اس کا سکون اس کے پاس نہیں تھا اس کے لیے سانس لینا مشکل ہو رہا تھا اندر داخل ہوتے عمر نے اس کی حالت دیکھی تو اس کی طرف بڑھا

"بھائی ریلیکس بھابھی مل جائے گی ٹھیک ہوں گی وہ۔۔۔۔۔"

"کیسے ریلیکس ہو جاؤں عمر وہ لوگ میرے گھر میں گھس کر میری بیوی کو اٹھا کر لے گئے اور تم کہہ رہے ہو ریلیکس۔۔۔۔ تم جانتے ہو میرے دشمنوں کو وہ کس حد تک گر سکتے ہیں میں کیسے ریلیکس کر جاؤں"۔۔۔۔

عمر کے کندھے جھنجھوڑتے اس کی آنکھوں کے کونے پر کچھ چمکا تھا نہی تھی شاید ہاں وہ آنسو تھے وہ رو رہا تھا درد سے اس کے دل میں تکلیف ہو رہی تھی وہ کھڑے ہوتے کمرے کی جانب بڑھا جس کا دروازہ ٹوٹ چکا تھا اندر داخل ہوتے اسے احساس ہوا کیسے وہ لوگ اسے اٹھا کر لے گئے کیسے اس نے ڈرتے ہوئے اسے کال کی فون بیڈ کے پاس گر کر ٹوٹ چکا تھا اس ٹوٹے ہوئے تھے شاید خود کو بچانے کی کوشش کی تھی اس نے وہ الماری کی طرف وہاں سے پسٹل نکالتے اس نے پینٹ میں رکھا اور کوٹ سے پسٹل نکال کر اس میں گولیاں ڈالی ایک کرب بھری نگاہ کمرے میں پر ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ گھر سے باہر چلا گیا اسے ہر حال میں ہر قیمت پر اپنی ڈول کو ڈھونڈ کر لانا تھا اس کے پیچھے عمر بھی نکلا سیفی جو واپس آگیا تھا انہیں تیزی میں نکلتا دیکھ ان کے پیچھے ہو لیا۔۔۔۔۔۔۔۔

□♥□♥□♥

"لے آئے اس کے منہ سے ٹیپ اتارو اور رسیاں کھول دو"۔۔۔۔

وہ لوگ اسے لے کر ایک کھنڈر نما عمارت میں آئے تھے جہاں خاور ان کے آنے کے کچھ دیر بعد آیا تھا صبح کے بندھے وجود کو زمین پر لیٹایا ہوا تھا "باس ہوش میں آنے کے بعد اگر بھاگ گئی تو"۔۔۔۔؟ ایک نے صبح کی طرف بڑھتے خدشہ ظاہر کیا

"اونہوں یہ کہیں نہیں بھاگ سکتی بھاگے گی تو تب جب یہ اس قابل ہو گی"۔۔۔۔



اس کی طرف سرد آنکھوں سے دیکھا آدمی نے سر اثبات میں ہلاتے رسیاں کھول دی۔۔۔  
"الیکس کی پسند واقعی ہی کمال ہے"۔۔۔

خاور چلتے ہوئے صبح کے پاس آیا جس کی ہلکی ہلکی پلکیں لرز رہی تھی زمین پر بیٹھ کر اس کے گال پر نرمی سے انگلیاں چلاتے اس نے ایک زور دار تمانچہ اس کے چہرے پر رسید کیا جہاں انگلیوں کے نشان چھپ چکے تھے۔۔۔

"پانی ڈالو اس پر ہوش میں لاؤ اسے"۔۔۔

ایک آدمی کو اشارہ کیا جو کچھ دیر بعد ٹھنڈے پانی کی بالٹی لے کر آیا اور اس کے چہرے پر پلٹ دی  
"آہ ہا ہا"۔۔۔

وہ ہڑبڑا کر ہوش میں آئی ادھر ادھر دیکھا کچھ سمجھ نہیں آیا شاید کلوروفارم کے اثر اس کا دماغ اب بھی کچھ سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔ سفید رنگت ٹھنڈ میں پانی کے باعث سرخ ہو رہی تھی ہونٹ کانپ رہے تھے جن کا رنگ ہلکا جامنی ہو رہا تھا۔۔۔

"اس بلبل کے لیے الیکس اب کچھ بھی کرے گا اور اسی کے لیے وہ اپنی جان سے بھی جائے گا  
"۔۔۔۔۔"

اس نے ایک اونچا قہقہہ لگایا صبح نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جو اسی کے بارے میں بات کر رہا تھا  
لیکن الیکس۔۔۔؟ یہ نام سوالیہ نشان تھا کون الیکس جس کے لیے اسے اغواہ کیا گیا ہے اور وہ کیوں  
اس کے لیے جان دے گا؟  
اس نے الجھن سے سوچا

"جاؤ اس کے لیے کرسی لے کر آؤ"۔۔۔

اس کمرے میں اس وقت خاور اور دو آدمی اس کے ساتھ تھے ایک سر اثبات میں ہلاتا باہر چلا گیا کچھ دیر بعد وہ کرسی لے کر اندر داخل ہوتا نظر آیا۔۔۔

"بیٹھو لڑکی"۔۔۔

اس کو کہنی سے پکڑ کر کھڑا کیا اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔۔

"مم۔۔ مجھے گھر جانا ہے پپ۔۔ پلیز جانے دو"۔۔۔۔

اس نے لڑکھڑاتے ہوئے کہا

"لگتا ہے تو ایسے نہیں مانے گی"۔۔۔

اس نے ایک اور تھپڑ اسی گال پر مارا صبح کو کا لگا اس کا چہرہ جل رہا ہو جیسے اتنی شدید تپش تھی چہرہ جو پہلے نشان اور پانی کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا اب ادھر انگلیوں کے نشان پر سوجن آ رہی تھی۔۔۔

کئی آنسو اس کی آنکھوں سے رواں تھے۔۔۔

"الیکس کی کوئی خبر تھا مسن"۔۔۔

اس نے ترچھی نگاہ سے ایک طرف کھڑے تھا مسن کو دیکھا

"نوسر وہ ابھی گھر پہنچا ہے اسے اتنی جلدی پتہ نہیں چلے گا انفیکٹ جب تک ہم نا چاہیں وہ ہم تک نہیں پہنچ سکتا"۔۔۔

بلیک تھری بیس میں وہ روبوٹک سٹائل میں بولتا انسان کم اور روبوٹ زیادہ لگ رہا تھا۔۔۔

"ایقان"۔۔۔

ایک سسکی کے ساتھ اس نے اس شخص کا نام لیا جس سے وہ محبت کرتی تھی جس کی امید تھی وہ اس تک آپہنچے گا

"ایقان یہ کون ہے"۔۔۔؟

اس نے صبح کا منہ دبوچتے حیرانی سے پوچھا البتہ گرفت سخت تھی  
"مم۔۔ میرا شوہر"۔۔۔

"کیا مصیبت ہے تم لوگوں کو کہا تھا الیکس کی وائف کو اٹھا کر لانا ہے یہ کس ایقان کی وائف کو اٹھا کر لے آئے ہو یو باسٹرڈ"۔۔۔

غصے سے تقریباً چیختے اس نے پیچھے کھڑے آدمیوں کے منہ پر تھپڑ مارے  
"باس آپ کے اڈریس پر گئے تھے"۔۔۔

تھامسن نے ویسے ہی جواب دیا لیکن پاس کھڑے دوسرے شخص نے گال پر ہاتھ رکھا تھا درد کی شدت زیادہ تھی

"اس کا مطلب پاشا نے مجھے دھوکہ دیا ہے وہ واقعی ایک دھوکے باز ہے"۔۔۔

بڑبڑاتے فون نکال کر اس نے پاشا کو کال کی کئی دفع کال کرنے پر بھی کال رسیو نہ ہوئی غصے سے پاگل ہوتے اس نے ایک بار پھر نمبر ملایا اب کی بار کال اٹینڈ کر لی گئی۔۔

"پاشا تمہاری اتنی ہمت تم نے مجھے دھوکہ دیا میں نے تم پر یقین کرتے ہاتھ ملایا اور تم نے کیا کیا  
"۔۔۔۔؟

وہ بلند آواز میں بول رہا تھا صبح خوف سے سہم گئی

"پاشا کبھی کسی کو دھوکہ نہیں دیتا اور میں نے بھی تم پر یقین کرتے تم سے ہاتھ ملایا تھا اگر یقین نا ہوتا تو کبھی اپنے بارے میں نا بتاتا"۔۔۔

اس نے آرام سے کہا خاور نے ایک بار ٹھنڈے دماغ سے سوچا اس نے اسے اپنے بارے میں سب سچ ہی تو بتایا تھا

"کیا تم نے جو اڈریس دیا تھا وہ الیکس کا ہی تھا"۔۔۔؟

صبح کی طرف بغور دیکھتے پوچھا جس کی شرٹ اس کے جسم سے چپک چکی تھی

"ہم وہ اڈریس بالکل ٹھیک تھا کیا تم اس وائف کو لے آئے ہو"۔۔۔؟

"ہاں لے آئے ہے لیکن وہ خود کو کسی ایقان کی وائف بول رہی ہے"

"ہمم۔۔۔ ہو سکتا ہے اس نے اپنی بیوی سے اپنی اصلیت چھپا کر رکھی ہو"۔۔۔

اس نے وقفے سے بات مکمل کی

"اوکے ویسے بھی مجھے اس کے ذریعے الیکس کو گھٹنوں کے بل لانا ہے بس اب یہ کس کی وائف ہے

الیکس کے آنے کے بعد پتہ چل ہی جائے گا"۔۔۔۔

کنپٹی مسلتے فون بند کر دیا

"یہ الیکس کی ہی وائف ہے اب کچھ گھنٹے بس اور پھر الیکس اور اس نام سب ختم"۔۔۔

اس نے قہقہہ لگایا وہ قہقہہ جو انسان اپنی بربادی پر لگاتا ہے۔۔۔

"یہی ہیں وہ لوگ جو عبرت حاصل نہیں کرتے بلکہ دوسروں کے لیے عبرت بن جاتے ہیں ان کو ان

کے کیے کی سزا مل کر رہتی ہے وہ دنیا کو ہی تمام سمجھتے ہیں یہ بھول جاتے ہیں کے اس جہاں کے بعد



ان کو ایک پاک بارگاہ میں جواب دہ ہونا ہے دنیا کا مال و زر یہیں رہ جائے گا وہ خالی ہاتھ اس دنیا سے جائیں گے اور مرنے کے کچھ عرصہ بعد ان کا نام بھی بھول چکے ہوں گے لوگ۔۔ یہ لوگ دنیا ہی سب کچھ سمجھ کر دنیاوی مال کے پیچھے ہوتے ہیں اسی کو اکٹھا کر رہے ہوتے ہیں جو کہ جہنم کا ایندھن ہے اپنی آخرت برباد کر لیتے ہیں"۔۔۔۔



پچھلے کئی گھنٹوں سے وہ اسے ہر دو نمبر جگہ پر ڈھونڈ چکا تھا ملک سے شہر سے باہر جانے والی ہر سواری کی تلاشی اس کے آدمی لے رہے تھے لیکن اس کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چلا رہا وہ چند گھنٹوں میں نڈھال سا ہو گیا تھا جیسے صدیوں سے کسی گہرے آسیب کے زیر اثر ہو۔۔۔

"معشوق کا دکھ ہر دکھ سے بڑا ہوتا ہے"۔۔

صبح اس کی صرف بیوی نہیں تھی وہ اس کی ڈول تھی جس کے لیے وہ بچپن سے پوزیسیو تھا وہ اس کا سکون تھی اس کی جان تھی اس کے لیے اس کا ایسا ہونا بجا تھا

"کہاں ڈھونڈوں ڈول آپ کو۔۔۔ یا اللہ پاک میری مدد فرما"۔۔۔

اس نے سر سٹیرنگ پر گراتے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بالوں میں پھنسنائی عمر ساتھ بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا اسے اس وقت الیکس کی حالت پر ترس آرہا تھا جو کسی پاگل دیوانے سے کم نہیں لگ رہا تھا ایک دم وہ سیدھا ہوا چہرے پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک در آئی اس نے جیب سے فون نکال کر جی پی ایس آن کرتے لوکیشن ٹریس کی کسی کی عمر اب بغور اس کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا

"یس اب تم لوگوں کو الیکس کے قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا"۔۔۔

اس نے فون ڈیش بورڈ پر سیٹ کرتے کار سٹارٹ کی۔۔۔

"بھائی یہ کس کی لوکیشن ہے"۔۔۔

"یہ ڈول کی لوکیشن ہے میں پریشانی میں بھول گیا تھا اس کو جو نیو ایئر پر میں نے پینڈڈ گفٹ کیا تھا اس میں میں نے ٹریکر لگایا تھا"۔۔۔۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی یہ وہ مسکراہٹ نہیں تھی کہ صبح کی لوکیشن کا پتہ چلا گیا یہ وہ مسکراہٹ تھی جو کسی کا اختتام کرنے والی تھی بدلے کی مسکراہٹ جسے دیکھ کر انسان دل لٹا بیٹھے تو سامنے والے کے سینے سے دل کھینچ کر باہر نکال لے۔۔۔۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ لوگ اس مقام پر تھے جہاں پر صبح کی لوکیشن ظاہر ہو رہی تھی بوسیدہ سی عمارت میں وہ دونوں محتاط انداز میں داخل ہوئے پوسٹل دونوں نے ہاتھوں میں پکڑ رکھی تھی۔۔۔

چڑچڑاہٹ کی آواز سے دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوئے سامنے سے آتے بلیک سوڈ آدمیوں نے ان پر حملہ کرنا چاہا لیکن سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں بغیر ان کو سوچنے کا موقع دیے ان کی روح پرواز کروا دی گولیوں کی آواز سن کر اوپر والے کمرے سے کچھ اور لوگ نیچے کی طرف بڑھے۔۔۔

"باس الیکس از ہئیر"۔۔۔

گولیوں کی آواز سن کر خاور جو ایک دم حیران پریشان ہوا تھا تھامسن نے جیسے اس کی سماعت پر بم گرا دیا تھا

"ایسے کیسے وہ یہاں آ سکتا ہے تم لوگ اپنے پیچھے کوئی ثبوت چھوڑ کر آئے تھے کیا"۔۔۔

تھامسن کو گھورتے اس نے تیش کے عالم میں پوچھا

"نہیں باس وہ اس وقت گھر نہیں تھا اور ہمارا چہرہ بھی کسی نے نہیں دیکھا"۔۔۔

گویا صفائی پیش کی گئی اس کی طرف سے خاور بغیر کچھ سنے باہر نکل گیا صبح نیم بے ہوشی کے عالم میں چیئر پر پڑی تھی اس کی ایک ٹانگ زخمی تھی جس سے خون بہتے ہوئے جم رہا تھا شاید اسے گولی لگی تھی۔۔

"ویکم ویکم الیکس آئی ایم امپریڈ تم اتنی جلدی یہاں پہنچ گئے۔۔۔"

رینگ پر ہاتھ ٹکائے اس نے ہال میں داخل ہوتے الیکس کو دیکھ کر کہا۔۔۔ الیکس کے لب او کی شکل میں ڈھلے

"میری بیوی کہاں ہے۔۔۔"

سرد اور دو ٹوک انداز میں اسے دیکھتے اصل بات کی

"اتنی بھی کیا جلدی ہے الیکس۔۔۔ اوپس ایقان رائٹ کتنے چالاک اونہوں معصوم ہو اپنی بیوی سے اپنی اصلیت چھپا کر رکھی تم نے اب اگر اسے پتہ چل گیا کہ تم الیکس جو سربیا کا ڈان تو کیا گزرے گی اس بیچاری پر اس کا تو یقین ٹوٹ جائے گا۔۔۔"

شروع میں سپاٹ لہجے میں بات کرتا آخر پر وہ مصنوعی ہمدردی سے بولا جیسے وہ بہت ہمدرد ہو اس کا

"اور وہ تم سے نفرت کرے گی۔۔۔"

سیڑھیوں سے نیچے آتے نظریں الیکس پر ہی ٹکی ہوئی تھی۔۔۔

"تم کون ہو۔؟ اور میری بیوی کو میرے گھر سے اغوا کر کے اگر تم سمجھتے ہو کہ تم بچ جاؤ گے تو تمہاری غلط فہمی ہے یہ سب کرنے سے پہلے تمہیں ایک بار جان لینا چاہیے تھا الیکس ہے کون۔۔۔"

شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھتے وہ سخت لہجے میں بولا۔۔

"ریلیکس ایقان عرف الیکس تمہیں یاد ہو گا تم پاکستان گئے تھے وہاں پر تم نے بے رحمی سے ایک آدمی کا قتل کیا وہ میرا بھائی تھا"۔۔۔

اس کے لہجے میں درد تھا کسی اپنے کو کھونے کا لیکن آنکھوں میں الیکس کے لیے شدید نفرت جیسے ابھی آنکھوں سے اس جلا کر خاک کر ڈالے گا

"اوہ تو وہ بیچ انسان تمہارا بھائی تھا"۔۔۔

زہر خندہ لہجے میں کہتے اس کی جانب بڑھا

"الیکس اگر تم مجھے مارنے کا سوچ رہے ہو تو اپنی بیوی کی موت کے ذمہ دار تم خود ہو گے"۔۔۔

اپنی طرف بڑھتے دیکھ اس نے الیکس کو وارن کیا۔۔

"میری بیوی کو اس وقت تک کچھ نہیں ہو سکتا جب تک اس کی حفاظت کے لیے میں زندہ ہوں اور تیرے جیسوں سے الیکس ڈرنے والا نہیں ہے"۔۔۔

اس کی طرف قدم بڑھائے تبھی ایک طرف سے اس پر حملہ کیا گیا لیکن نشانہ چوک گیا گولی مارنے والا شاید ماہر نہیں تھا سر اٹھا کر دیکھا تو تھا مسن کے ہاتھ میں ریوالور تھی جو اس نے صبح کی کنپٹی پر رکھی ہوئی تھی صبح کے وجود کو دیکھ کر ایقان عالم کو لگا جیسے ساری دنیا گھوم رہی ہو اسے اس کی جان جاتی محسوس ہو رہی تھی صبح کے چہرے سے درد کی شدت کا واضح پتہ چل رہا تھا چہرے پر انگلیوں کے نشانات اور سوجن دیکھ الیکس کی آنکھوں میں خون اترا وہ تقریباً گھسیٹتے ہوئے اس نیچے لا



رہا تھا اب الیکس کی نظر اس کی زخمی ٹانگ پر گئی آہ۔۔۔ محبوب کو تکلیف میں دیکھنا بھی کسی اذیت سے کم نہیں ہوتا الیکس کو لگا جیسے کسی نے اس کے وجود کو انگاروں پر پھینک دیا ہو۔۔۔۔



"ڈول"

اس کے لبوں نے ذرا سی جنبش کی کس قدر کرب و اذیت سے اس کا نام لیا تھا اس نے کتنی تکلیف ہو رہی تھی اسے تکلیف میں دیکھ کر۔۔۔ تھامسن نے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا تو اس نے ہلکی آنکھیں کھولیں سامنے اس کو دیکھ کر آنسو تیزی سے رواں ہوئے۔۔۔۔ صبح کو لے کر نیچے خاور کے پاس آتے اس کی طرف دھکا دیا وہ خاور کے پاس گری ٹانگ سے خون روانی سے رسنا شروع ہو گیا۔۔۔

"نو۔۔ نو الیکس آگے بڑھنے کی کوشش بھی نا کرنا ورنہ یہ تمہاری جو نازک سی بیوی ہے نا اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا"۔۔۔

صبح کو سیدھا کرتے اس کی کپٹی پر گن رکھی

"د۔۔۔ دیکھو خاور تمہاری دشمنی مجھ سے ہے نا تو مجھے مارو لیکن ڈول کو چھوڑ دو"۔۔۔۔

اس کو تکلیف میں مبتلا دیکھ وہ خود تڑپ اٹھا تھا لہجے میں منت سموئے اس نے خاور سے التجا کی

قہقہہ لگاتے اس نے طنزیہ انداز میں ایتقان کو دیکھتے صبح کے بالوں کو مٹھی میں لیا جس سے اس کی سسکی نکلی

"اس سے زیادہ تکلیف تو تمہیں ہو رہی ہے ڈیر الیکس

تم جھکو اور جھک کر میرے سامنے مانو کہ تم سے سربیا ہینڈل نہیں ہو رہا۔۔۔

عمر نے خاور پر گولی چلائی چاہی اس سے پہلے وہ گولی چلاتا خاور کی گن سے فائر ہوا۔۔۔ صبح نے چیختے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے اسے بچوں کی طرح ڈرتے دیکھ الیکس کا دل کیا خاور کے ساتھ پوری دنیا کو آگ لگا دے

"چلا کی کرنے کی کوشش کی تو اگلی گولی تمہاری بیوی کے سر کے پار ہو گی پھر اس کے مردہ وجود کو دیکھتے ماتم مناتے رہنا"۔۔۔

غصے سے چیختے اس نے عمر اور الیکس کی جانب دیکھا  
"خاور خاور"۔۔۔

چیج کر وہ آگے بڑھا خاور نے فائر کرنے کی کوشش کی اس سے پہلے فائر کرتا گن الیکس کے ہاتھ میں تھی

"کیا کہا میں تمہارے سامنے جھک جاؤں میں الیکس ہوں اور میں اللہ کے سوا کسی کے سامنے سر نہیں جھکاتا"۔۔۔

صبح کو اس کی گرفت سے آزاد کروایا  
سیفی بھی اپنے گارڈز کے ساتھ پہنچ چکا تھا  
"میری بیوی کو مارو گے میری ڈول کو تکلیف دی اسے خوفزدہ کیا میں تمہاری جان لے لوں گا"۔۔۔۔۔  
اس کے منہ پر پتھر مارتے اسے ادھ مرا کر چکا تھا پورے ہال میں صرف گولیوں کی آواز گونج رہی تھی

عمر نے تھامسن کو پکڑ کر اس کے منہ میں گولیاں ماری  
"الیکس کی کمزوری پر وار کر رہے ہو اور سمجھتے ہو بچ جاؤ گے۔۔۔ ہونہہ"

اس کے مردہ وجود کو دیکھ وہ حقارت سے بولا الیکس کے سر پر پیچھے سے کسی نے وار کیا تو وہ سر پر ہاتھ رکھتے پیچھا مڑا جہاں ایک آدمی راڈ لیے اپنی وفاداری ظاہر کر رہا تھا الیکس نے ایک جھٹکے سے راڈ کھینچتے اس آدمی کو پٹخ کر مارا زمین پر سر لگنے کی وجہ سے خون بہنے لگا موقع کا فائدہ اٹھا کر خاور صبح کی جانب بڑھا جو کچھ مدہوشی کے عالم میں سب دیکھ رہی تھی اس کا سر گھوم رہا تھا درد سے نڈھال ہوتی وہ ایک طرف پڑی ہوئی تھی اس سے پہلے الیکس صبح تک پہنچتا خاور نے پستل اٹھاتے صبح کا نشانہ باندھا جسے سیفی نے اسے دھکا دیتے روکنے کی کوشش کی لیکن گولی تب تک چل چکی تھی جو صبح کو کندھے پر لگی گولی کی آواز سن کر ایقان جو اس آدمی کو مار رہا تھا اس کی طرف رخ موڑا تو اس کے کان سائیں سائیں کرنے لگے ساری آوازیں پس منظر ہو گئی اگر کچھ سنائی دے رہا تھا تو وہ

بس صبح کی درد بھری کراہنے کی آواز اس کی سسکیاں الیکس کو لگا اس کی دنیا تھم سی گئی ہو صبح کے کندھے سے خون کسی فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔۔۔ صبح کی جانب بڑھتے اس کے وجود کو بانہوں میں اٹھایا۔۔

"ڈڈ۔۔ ڈول ادھر دیکھو میری طرف دیکھو"۔۔۔

اس کا سر ایک طرف ڈھلک چکا تھا آنکھیں بند ہو رہی تھی  
 "آنکھیں کھلی رکھنا پ۔۔ پلیز میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا کچھ نہیں ہو سکتا تمہیں۔۔۔۔  
 م۔۔ میں محبت کرتا ہوں تم سے صبح نور آنکھیں کھولو میرا سکون ہو تم"۔۔۔۔  
 اس کے بے ہوش وجود کو سینے سے لگائے وہ مضبوط عصاب کا مرد رو دیا تھا  
 "مجھے یہ آدمی زندہ چاہیے ہر قیمت پر"۔۔۔

صبح کو بازوؤں میں بھر کر وہ باہر کی طرف بڑھا عمر کو دیکھتے سرد کرخت لہجے میں حکم صادر کرتے  
 اس کے قدم تیز ہوئے اپنی بانہوں میں اٹھائے وجود کو دیکھتے وہ مسلسل اسے آنکھیں کھلی رکھنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔۔

□♥□♥□♥

ہاں مجھے ڈر لگتا ہے تم سے۔۔۔۔

ڈر تمہیں کھونے کا

بہت سے لوگ آتے ہیں جاتے ہیں۔۔۔۔

مگر مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا

تو مجھ سے اگر روٹھ جائے۔۔۔۔



تو زندگی تاریک رات کے سوا کچھ نا ہوگی  
ہاں تمہیں کھونے سے میں ڈرتا ہوں۔۔۔۔۔  
کسی دن میں تمہیں نا دیکھوں  
مجھے اس دن سے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔  
بن دیکھے تمہیں رہا بھی نہیں جاتا  
کوئی دن ہمیں کہیں جدا نا کر دے  
مجھے اس دن سے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔  
ہاں مجھے تم سے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔

□♥□♥□♥

وہ رش ڈرائیونگ کرتے ہوئے صبح کو ہاسپٹل لے کر آیا سٹریچر کا انتظار کیے بغیر اس پھر سے اٹھائے  
وہ ہاسپٹل میں داخل ہوا آتے جاتے لوگ مڑ مڑا سے دیکھ رہے تھے وہ اس وقت کسی پاگل دیوانے  
سے کم نا لگ رہا تھا۔۔۔  
"ڈاکٹر ڈاکٹر"۔۔۔

اوپنی آواز میں ڈاکٹر کو بلایا ایک ڈاکٹر جو شاید اسے جانتا تھا ایک کمرے سے نکل کر جا رہا تھا پھر  
تیزی سے اس کی طرف بڑھا وارڈ بوئے کو بلا کر اسے سٹریچر پر ڈالا  
"الیکس کیا ہوا ہے اسے۔؟ ہے کون یہ"۔۔۔۔؟

حیران ہوتے اس نے اس کی طرف دیکھا جو اسے اس الیکس سے مختلف لگ رہا تھا جسے وہ جانتا تھا  
ہاں یہ الیکس مختلف تھا یہ الیکس نہیں یہ تو ایقان عالم تھا جسے اپنی ڈول سے بے پناہ عشق تھا جو اسے

تکلیف میں دیکھ کر خود مر رہا تھا اس کو دیکھتے اذیت خود محسوس کر رہا تھا اسے لگ رہا تھا جیسے کسی نے اس کا دل مٹھی میں دبوچ لیا ہو

"مم۔۔ میری بیوی ہے۔۔"

اس کے ہاتھ کو تھامے الیکس کی زبان لڑکھڑا گئی

"ڈونٹ وری انشاء اللہ یہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔"

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے تسلی دی سٹریچر کو آپریشن تھیٹر کی طرف لے جایا گیا ایقان نے صبح کا ہاتھ ویسے ہی تھام رکھا تھا پھر آپریشن تھیٹر کے سامنے الیکس کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے الگ ہو گیا وہ چلی گئی ایک لیڈی ڈاکٹر کے ہمراہ کچھ نرسیں اندر داخل ہوئیں اور دروازہ بند ہو گیا ساتھ ہی سرخ بتی جل گئی۔۔۔

وہ باہر بے چینی سے ٹہل رہا تھا تھوڑے تھوڑے ٹائم بعد دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے ایک نرس باہر نکلی پھر بلڈ کاپیک لے کر اندر چلی گئی اندر صبح کے جسم سے گولیاں نکالی جا رہی تھی اگر وہ تکلیف میں تھی تو الیکس بھی اسی تکلیف سے گزر رہا تھا

"جب آپ کو کسی سے محبت ہو جائے ناں پھر اس شخص کی تکلیف اس سے زیادہ آپ کو تکلیف دیتی ہے محبت میں دو وجود ایک روح بن کر جیتے ہیں۔۔۔"

فجر کی آواز اسے کانوں میں سنائی دی تو وہ باہر رکھی لوہے کی بینچ پر بیٹھ گیا راہداری میں کسی کے قدموں کی آہٹ سن کر اس نے سر جھٹکا جیسے وہ آنے والے کو پہچانتا ہو۔۔۔ عمر نے آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا الیکس نے سر اٹھا کر زخمی مسکراہٹ سے اسے دیکھا

"بھائی اللہ پر بھروسہ رکھیں وہ سب ٹھیک کر دیں گے۔"

اس کے ساتھ بیٹھتے تسلی دی الیکس سر اثبات میں ہلاتے کھڑا ہو گیا عمر حیران نظروں سے اسے دیکھا اس کی نظروں کا مطلب سمجھتے ایقان نے مسکرایا

"تم نے ہی ابھی کہا نا اللہ پر بھروسہ رکھوں تو جب اللہ پاک بلا رہا ہے میں کیسے نا جاؤں"

عمر نے دل میں اللہ سے اس کی خوشیاں مانگی

الیکس ہاسپٹل کی ایک طرف بنے پریر روم میں گیا وہاں نماز ادا کرنے کے بعد جب اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اس کے ہونٹ کپکپا رہے تھے لیکن الفاظ دم توڑ گئے تھے اور اللہ پاک کو یہ عمل اپنے بندوں کا بہت پسند ہے

"جب ایک انسان اللہ پاک کی بارگاہ میں روتے ہوئے کچھ مانگتا ہے تو اللہ پاک اپنے بندے کے آنسو دیکھ خوش ہوتا ہے وہ آنسو بہت قیمتی ہوتے ہیں جو ہمیں ہمارے رب کے قریب کر دیتے ہیں اللہ پاک جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے وہ کیسے اپنے بندوں کو خالی ہاتھ چھوڑ سکتا ہے"

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (سورہ غافر-60)

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

کافی دیر وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتا رہا الفاظ معذرت کر رہے تھے آنکھیں نم تھی لب کپکپا رہے تھے اور دل ، دل پریشان تھا سب کہنا چاہتا تھا اپنے رب سے جو الفاظ بیان نہیں کر پارہے تھے اور اللہ پاک تو دلوں کے حال بہتر جانتا ہے نا وہ تو وہ بھی سن لیتا ہے جو ہمارے دل کی آواز ہوتی ہے اللہ پاک وہ سب جانتا ہے جو ہمیں معلوم نہیں۔۔

هو السمع العليم (سوره النباء\_4)

اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔۔

"اے اللہ پاک مم۔۔ میں بہت گنہگار ہوں بے شک میں نے اپنی زندگی میں بعض کاموں میں نافرمانی کی ہے۔۔۔ یا اللہ میں آپ سے اپنی بیوی کی سلامتی مانگتا ہوں میں کتنا گنہگار ہوں میرے رب میں تیری بارگاہ میں ایک عورت کو مانگنے کے لیے رو رہا ہوں۔۔ آپ دلوں کے حال سے بہتر واقف ہیں وہ میری شریکِ حیات ہے مجھے اس کی ضرورت ہے۔۔ اللہ پاک اس کو مجھ سے دور نا کریں۔۔۔"

وہ ہچکچکیوں میں روتے ہوئے اللہ پاک سے دعا مانگ رہا تھا اس کے آنسوؤں سے اس کا چہرہ بھیگ چکا تھا وہ وہاں رو رہا تھا جہاں رونے پر یہ بات نہیں ہوتی کہ لوگ کیا کہیں گے جہاں رونے سے انسان کے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے وہ اس ذات کے سامنے رو رہا تھا جو اپنے بندوں کو ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔۔۔

"اللہ پاک مجھے میری بیوی میری صبح نور لوٹا دیں۔۔۔"

منہ پر ہاتھ پھیرتے اس نے سر ایک بار پھر سے سجدے میں جھکا لیا کچھ دیر اسی حالت میں رہنے کے اس نے سر اٹھا اب چہرے پر ایک اطمینان تھا یہ وہ اطمینان تھا جو اللہ پاک کے سچے بندوں کو ہوتا ہے جو اس پر یقین رکھتے ہیں کامل و پختہ یقین۔۔۔۔۔

آپریشن تھیٹر کے باہر کھڑا وہ ڈاکٹر کا انتظار کر رہا تھا ساتھ درود شریف کا ورد بھی جاری تھا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر نکلتے نظر آئے



"ڈاکٹر مائی وائف"۔۔۔

"گولیاں نکال دی گئی ہے ٹانگ کا زخم کافی گہرا ہے بھرنے میں ٹائم لگے گا ہم ان کو روم میں شفٹ کر رہے ہے آپ کچھ ٹائم بعد ان سے مل سکتے ایک گھنٹے تک ان کو ہوش آ جائے گا"۔۔  
پیشہ ورانہ انداز میں کہتے آگے بڑھ گئی ان کے جانے کے بعد سٹریچر پر صبح کو باہر لا کر روم میں شفٹ کیا گیا۔۔

پچھلے ایک گھنٹے سے وہ بیڈ کے پاس سٹول پر بیٹھا یک ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا جو دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی ہلکی سی پلکوں میں جنبش ہوئی تو اس نے آگے بڑھتے نرمی سے ہتھیلی اس کے ماتھے پر رکھی  
"ڈول"۔۔

محبت بھرے لہجے میں اس کا نام پکارا صبح نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولتے اس کے فکر مند چہرے کو دیکھا ارد گرد نظریں پھیرتے اطراف کا جائزہ لیا اٹھنے کی کوشش کی لیکن کندھے اور ٹانگ میں اٹھنے والے درد سے وہ کراہ اٹھی  
"آرام سے لیٹی رہو میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں"۔۔۔

اس کی پیشانی پر لب رکھتے وہ دروازے کی طرف بڑھا کچھ دیر بعد ڈاکٹر نے آکر اس کا چیک اپ کیا  
"ناؤ شی از فائن لیکن ان کو دو دن اور ایڈمٹ رکھنا پڑے گا ابھی زخم گہرے ہیں تو احتیاط کی ضرورت ہے"۔۔۔

مکمل معائنہ کرنے کے بعد ڈاکٹر کہہ کر چلی گئی وہ ایک بار پھر اس کے پاس آکر بیٹھ گیا



"کبھی کبھی ہم حالات کے آگے اتنے بے بس ہو جاتے ہیں کہ چاہ کر بھی وہ بیان نہیں کر پاتے ہیں جو کہنا چاہتے ہیں کسی کو کھونے کا ڈر اس قدر حاوی ہو جاتا ہے کہ ہم حقیقت سے منہ تک موڑ لیتے ہیں لیکن جو ہونا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے کیا کبھی کچھ چھپائے چھپتا ہے راز تو اس بو کی طرح ہے جسے جتنا مرضی چھپا لو وہ پہچانی جائے گی"۔۔۔

عمر نے اس سے آکر ناشتے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا یہ کہہ کر وہ اپنی ڈول کو چھوڑ کر نہیں جائے گا۔۔ تقریباً دو گھنٹے بعد عمر اور وردا آئے تھے صبح کی عیادت کے لیے۔۔۔

"کیسی ہو صبح"۔۔۔

اس کے پاس ٹیبل ہر پھول رکھتے وردا نے پوچھا

"ٹھیک ہوں الحمد للہ بچ گئی"۔۔۔

تیکھی نظروں سے ایقان کو دیکھتے اس نے جواب وردا کو دیا ایقان جس نے اسے ہی نظروں کے حصار میں لیا ہوا تھا اس حرکت پر خود کو مسکرانے سے روک ناسکا۔۔

"اللہ پاک تمہیں جلدی سے ٹھیک کر دیں بس تم ہمت نہیں ہارنا"۔

اس کے بالوں پر ہاتھ رکھنے جب ایقان نے آگے بڑھتے اس کے ماتھے ہر گرے چند بال کان کے پیچھے کیے وردا نے ہاتھ ہیچھے کھینچ لیا

"بھائی یہ لیں اب کچھ کھالیں آپ نے کل سے کچھ نہیں کھایا ہے اس طرح تو آپ خود بیمار پڑ گے"۔۔۔

عمر نے کھانے کا پیکٹ اس کی طرف بڑھایا جسے تھامنے کے لیے اس نے ہاتھ بھی آگے نہ بڑھایا  
صبح نے ایک نظر اسے دیکھا بس وہ نظر اس نظر میں فکر محبت سب تو تھا عمر نے سر جھٹک کر خود  
ہی کھانا نکالتے اس کے سامنے رکھا  
"عمر مجھے کچھ نہیں کھانا بھوک نہیں ہے۔"

ہاتھ سے ایک طرف کر دیا کھانے کو  
"نا کھائیں اگر ان کو لگ رہا ہے میں بولوں گی تو یہ ان کی سوچ ہے میں تو اب ان سے بات ہی نہیں  
کروں گی انہوں نے مجھ سے جھوٹ بولا۔"

اس کی طرف دیکھ وہ بڑی بڑائی ایقان اس کے لبوں کی حرکت کا مطلب سمجھ کر سر نیچے کر کے  
مسکرایا

"لاؤ عمر اب یہاں کونسا کسی کو میری فکر ہے جو مجھ سے کہیں گے کھانا کھالیں۔"  
کھانا تھام کر اس نے تھوڑا سا کھا کر ٹرے واپس وردا کو تھما دی جو سامنے صوفے پر عمر کا ساتھ بیٹھی  
فکر مندی اور پر سوچ نظروں سے صبح کو ہی دیکھ رہی تھی۔

عمر نے ایقان کے پاس آ کر دھیمی آواز میں بتایا کہ خاور کو ڈارک روم میں رکھا گیا ہے اس کے  
ساتھ کیا کرنا ہے اب آگے

"اس کی ہلکی پھلکی خاطر تواضع کرو اصل ٹریمنٹ میں ڈول کے ڈسچارج ہو جانے کے بعد کروں گا  
۔۔۔"

اسی کی انداز میں جواب دیا کہ عمر بامشکل اس کی آواز سن پایا۔۔۔



"او کے بھائی میں چلتا ہوں وردا ادھر ہی ہے کسی چیز کی ضرورت ہو تو آپ اس کو بول دیں"۔۔۔  
 "عمر اپنی وائف کو لے کر جانا میں اپنی ڈول کا خیال خود رکھ سکتا ہوں"۔۔۔  
 حکمیہ لہجہ تھا عمر نے مسکرا کر سر جھٹکا اور وردا کو اشارہ کیا  
 کس قدر صاف گو تھا وہ شخص فوراً جواب دینے والا اس چیز کا بکل خیال نہیں رکھنے والے سامنے والا  
 کون ہے۔

"اللہ حافظ صبح اللہ پاک تمہیں جلدی صحتیاب کریں"۔۔۔  
 وردا نے مسکرا ہاتھ ہلایا

"او کے بھائی خیال رکھیے گا آپ کو کہیں میری ضرورت ہو تو کال کر دیجئیے گا میں آجاؤ گا"۔۔۔  
 اس کے پاس آکر ہاتھ ملایا  
 "اپنی بیوی کو سمجھا دو اگلی دفعہ میری بیوی کو ایسے گھور کر دیکھا تو آنکھیں تو ہوں گی لیکن دیکھنے کی  
 قابل نہیں رہنے دوں گا"۔۔۔  
 مسکرا کر وہ اس پر اپنے اندر کی جلن واضح کر رہا تھا عمر نے مسکرا کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے  
 یقین دہانی کروائی

"وردا تم بھابھی کو گھور کیوں رہی تھی"۔۔۔

راہداری میں وہ دونوں ساتھ چلتے مڑے  
 "میں کب گھورا میں تو بس ان کو دیکھ رہی تھی کس قدر کمزور لگ رہی تھی ، ان کو دو گولیاں لگی تھی  
 رنگت پیلی لگ رہی تھی"۔۔۔

"دیکھو تمہیں اپنی جان پیاری نہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں لیکن مجھے میری بیوی بہت عزیز ہے اس لیے دوبارہ بھا بھی جو ایسے ٹک ٹکی باندھے نا دیکھنا "

"کیوں"۔۔؟

ہاسپٹل سے باہر نکل کر گاڑی کی طرف بڑھے

"بھائی نے بولا ہے وہ تمہاری آنکھیں نکال دیں گے"۔۔

وردانے پہلے منہ کھولے اس کی طرف دیکھا پھر مسکراتے کار میں بیٹھ گئی۔۔

"تم مزاق کر رہے ہو باس ایسے نہیں کر سکتے"۔۔

"وہ بھا بھی کے لیے بہت پوزیسیو ہیں خود بھی سزا دینے سے پیچھے نہیں ہٹیں گے اب تم نیکسٹ احتیاط کرنا"۔۔۔

کار ہاسپٹل کی عمارت سے دور جا رہی تھی ساتھ ان دونوں کی آوازیں بھی مدھم ہوتی گم ہو رہی تھی

۔

□♥□♥□♥

صبح سے رات ہو گئی تھی وہ پورا دن اس کے ساتھ رہا تھا روم سے ایک پل کے لیے بھی باہر نا گیا کہتے ہاں نا دودھ کا جلا چھانچ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے

صبح شام میں سو گئی تھی ایقان اس کے پاس ویسے ہی بیٹھا رہا

إِذَا قُضِيَ سَىٰ أَمَّ رَّا فَاِنَّمَا يَتَّقُوْا لَهٗ كُنَّ فَيَكُوْنُوْنَ

جب وہ کوئی کام کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو صرف اتنا کہتا ہے کہ ”ہوجا“ بس وہ ہو جاتا ہے۔ □

اس کی پیشانی پر لب رکھتے اس نے کہا "اور بے شک میرا رب جو چاہے کر سکتا ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا اس کے حکم کے بغیر تو اس کائنات کی ہر چیز بے کار ہو جیسے اس کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا جب تک اس کی رضا مندی شامل نا ہو ہم سانس تک نہیں لے سکتے اس کے لیے یہ سب کرنا کوئی مشکل کام نہیں لیکن وہ چاہتا ہے اس کے بندے اس کے سامنے جھکیں اس کو سجدہ ریز ہوں کر اپنے حال دل سنائیں اسی سے مدد مانگیں۔۔۔

بے شک میرے رب نے انسانوں اور جنات کو اپنی عبادت کے کیے ہیدا فرمایا ہے " رات ریت کو مٹھی میں تھامنے کی مانند زرہ زرہ سرک رہی تھی ایتقان پر نیند حاوی ہو رہی تھی وہ دو دن سے نہیں سویا تھا اور صبح سے دور بھی جانا چاہتا تھا ایک بار اس سے دور ہونے کا انجام وہ دیکھ چکا تھا دروازے کی طرف بڑھتے اس نے دروازہ لوک کیا بیڈ کی دوسری جانب سے ہو کر آتے صبح کے ساتھ جگہ بنا کر لیٹ گیا اس کا سر نرمی سے اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھا "ڈول آپ نے میرے اندر ڈر پیدا کر دیا ہے مجھے پتہ ہے آپ ناراض ہو لیکن میں جلد ہی آپ کو منالوں گا زیادہ دیر آپ کو ناراض نہیں رہنے دوں گا بس ایک بار آپ ڈسچارج ہو جائیں ساری ناراضگی ختم کر دوں گا"۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے وہ کہہ رہا تھا گردن پر تپش محسوس کرتے رات کے آخری پہر صبح کی آنکھ کھلی سر کو ذرا سا دوسری طرف کر کے دیکھا تو وہ اس کے ساتھ سنگل بیڈ پر آرام سے سو رہا تھا ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر رینگ گئی اٹھنے کی کوشش کی کندھے اور ٹانگ میں ٹھیس اٹھنے کی باعث اس کی سسکی نکلی ایتقان جو

شاید ابھی سویا تھا اس کی آواز سن کر نیند سے چور آنکھوں سے اسے دیکھا جن میں سرخیاں گھلی ہوئی تھیں۔۔

"کیا ہوا ڈول۔۔؟ کچھ چاہیے آپ کو"۔۔

اس کے گال پر رکھتے نرمی سے پوچھا صبح کا دل بغاوت کر رہا تھا اس سے اس کا لمس پا کر دل کیا ساری ناراضگی بھول کر اس کے گلے لگ جائے اپنا غم ہلکا کر لے لیکن دوسرے ہی لمحے دماغ نے کہا نہیں اس نے جھوٹ بولا ہے اس نے بہت کچھ چھپایا ہے جو مسکراہٹ اور نرم احساس پیدا ہوا تھا وہ کہیں کھو سا گیا۔۔

"سکونِ ایقان"۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلاتے اپنی طرف متوجہ کیا

"ہ۔۔ہاں مجھے پیاس لگی رہی پانی پینا ہے"۔۔

آنکھوں کو جھپکتے کہا ایقان بیڈ سے اتر کر دوسری طرف آتے گلاس میں پانی ڈال کر آہستہ سے اس کے سر کے نیچے ہاتھ ڈالتے سر اٹھا کر گلاس لبوں سے لگایا دو گھونٹ بھر کر اس نے سر پیچھے کر لیا ایقان نے گلاس ٹیبل پر رکھتے اس کا سر تکیے پر ٹکا دیا

"آپ صوفے پر سو جائیں"۔۔

تقریباً منمناتے ہوئے کہا وہ جو سٹول پر بیٹھنے لگا تھا ترچھی نگاہ سے اسے دیکھ سٹول قریب کھینچا کر کہنی بیڈ پر رکھے آگے جھکا

"کیوں تمہیں میری نیند کی فکر ہو رہی ہے"۔۔



کہتے سے کے چہرے پر پھونک ماری  
 "جی نہیں میں نے اس لیے کہا کہ آپ دوبارہ میری نیند خراب نا کریں۔"  
 کہتے اس نے آنکھیں گھمائی ایتان کے لب او میں سکڑے مطلب وہ کافی ناراض تھی جو اس سے  
 دوری اختیار کر رہی تھی  
 "لیکن میری تو نیند پوری ہو گئی ہے۔۔۔"  
 آئی برو اچکائے  
 "تو پھر مجھے سونے دیں۔۔۔"  
 آنکھیں بند کر لی اس نے اب کروٹ تو بدل نہیں سکتی تھی سو اسی طرح ناراضگی ظاہر کر رہی تھی  
 "میں نے کب تمہیں سونے سے روکا سو جاؤ تمہیں آرام جرننا چاہیے اس کی ضرورت ہے تمہیں۔۔۔"  
 اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا  
 "جب ایسے کریں گے تو کیسے سو سکتی ہوں"  
 اسے آنکھیں دیکھائی  
 "کیا کیا میں نے۔۔۔"  
 معصومیت چہرے پر لاتے شرارت سے پوچھا  
 "یہ جو آپ گھورتے ہیں مجھے اور ایسے میرے بال خراب کرتے ہیں تو پھر کیسے سو پاؤں گی میں۔۔۔"  
 چھوٹی سی ناک کو پھلا کر بھنویں سکڑیں

"پہلی بات ڈول آپ کو بتایا تھا پہلے بھی یہ گھورنا نہیں پیار سے دیکھنا ہوتا ہے اور دوسری بات اس طرح سے آپ کے بال خراب نہیں ہوں گے آپ کو سکون کی نیند آئے گی"۔۔۔  
مسکراتے ہوئے وہ اسے ہی مسلسل دیکھ رہا تھا لبوں کے ساتھ آنکھیں بھی مسکرا رہی تھی وہ اسکا سکون تھی اس کی نظروں کے سامنے تھی زندہ اور اس حالت میں اس کو پہنچانے والوں کو وہ دنیا سے درست وقت پر ہٹا دیتا۔۔۔

"اوکے جو مرضی کرو مجھے سونا ہے آپ کے ساتھ اپنا سر نہیں کھپا سکتی"۔۔۔  
ایک بار پھر سے آنکھیں بند کر لی ایقان نے بند آنکھوں پر نرمی سے لب رکھے پلکوں میں ہلکی سے لرزش پیدا ہوئی اسے کے پیچھے ہٹتے صبح نے گہرا سانس خارج کیا ایقان کو اب نیند تو آنی نہیں تھی سو وہیں بیٹھ ایک بار پھر انگلیاں اس کے بالوں میں چلانے لگا اس کی عادت تھی ایک بار آنکھ کھل گئی تو پھر دوبارہ نیند نہیں آتی تھی سر میں انگلیاں چلانے کے باعث صبح کچھ ہی دیر میں گہری نیند سو گئی

□♥□♥□♥

مختصر بات ، بات کافی ہے  
اک ترا ساتھ ، ساتھ کافی ہے  
جو گزر جائے تیرے پہلو میں  
ہم کو اتنی حیات کافی ہے  
میں ہوں تیرا ، مرا وجود ہے تُو  
کُل یہی کائنات کافی ہے

لاکھ کیجے مگر محبت میں  
کب کوئی احتیاط کافی ہے  
ہمیں ہم سے کیا ہے پھر ہم تم  
یہ جہاں بے ثبات کافی ہے  
اب نہیں کوئی جیتنے میں نشہ  
تم سے پائی جو مات کافی ہے  
کر لی اونچی فصیل دل ہم نے  
ایک ہی واردات کافی ہے  
دیکھتے دن یہ آنکھ والوں کو  
ہم کو ابرک یہ رات کافی ہے....

□♥□♥□♥

دو دن بعد آج صبح کو ڈسچارج کیا جانا تھا وردا کو کہہ کر صبح کے کپڑے اور ضروری سامان وہ منگوا  
چکا تھا نرس کے لاکھ کہنے پر بھی اس نے صبح کو خود سے چینج کروایا نرس کو یہ کہہ کر بھیج دیا کہ  
میں اس کا شوہر ہوں اور میں ہر گز نہیں چاہتا میری بیوی کو میرے سوا کوئی دیکھے یا چھوئے  
"اب یہ بہتر ہیں آپ کو ان کا بہت خیال رکھنا پڑے گا ایک مہینہ چلنے پھرنے نہیں دینا ان کو اور  
اب بھی باہر تک یہ ویل چیئر پر جائیں گی۔۔۔"

ٹمپریچر چیک کرتے ڈاکٹر نے ایقان کی طرف دیکھ کر کہا  
"میری وائف کا ڈائٹ چارٹ اور میڈیسن وغیرہ آپ مجھے بتا دیں۔۔۔"

ڈاکٹر جو صبح کا چیک اپ کرنے آئی تھی نظر گھما کر اسے دیکھا پھر سر اثبات میں ہلایا  
 "آپ میرے ساتھ کیبن میں آئیں میں آپ کو مکمل تفصیل سے بتا دیتی ہوں سب"۔۔۔  
 سٹیٹھو سکوپ کو گلے سے نکال کر پاکٹ میں رکھتے صہ دروازے کی جانب بڑھی سامنے سے کسی کو  
 داخل ہوتے دیکھ ایک طرف ہو گئی

"اسلام علیکم بھائی ساری تیاریاں ہو گئی ہیں کب جانا ہے گھر"۔۔۔

اس سے ہاتھ ملایا

"یہ جو ڈاکٹر ابھی باہر گئی ہے اس کے کیبن میں جاؤ میڈیسن اور ڈائٹ چارٹ لکھوا کر لاؤ"۔۔۔  
 عمر سر اثبات میں ہلاتے فوراً باہر نکل گیا۔۔۔

"میں ویل چیئر پر نہیں جاؤں گی"۔۔۔

عمر کے جانے کے بعد وہ منہ بسور کر بولی ایقان اس نے اس ادا پر دل کھول کر مسکرایا اسے ہنستا دیکھ  
 صبح نے خفگی سے منہ دوسری طرف موڑ لیا۔۔۔

"تم ویل چیئر پر نہیں جانا چاہتی نا اوکے جیسی تمہاری مرضی"۔۔۔

صبح نے گردن اس کی طرف گھوما کر آنکھیں موندیں مطلب ہاں

"تو پھر تم چاہتی ہو میں تمہیں اپنی بانہوں میں اٹھا کر لے جاؤں"۔۔۔

چند پل بعد اس کی آواز صبح کو سنائی دی صبح کی آنکھیں جیسے ماتھے پر پہنچ گئی ہو آنکھیں بڑی  
 بڑی کر کے وہ عالم حیرت میں گھری اسے دیکھ رہی تھی



"اب ایسے نا دیکھو مجھ معصوم کو تم یہ کہنا چاہتی تھی ناں میں نے تو بس تمہاری سوچ کو لفظوں کا روپ دیا ہے"

"آپ کی معصومیت سے اللہ بچائے اور مجھے کوئی شوق نہیں آپ گود میں اٹھائیں میں چل کر جاسکتی ہوں"۔۔۔

"اب تم خود کہہ رہی ہو گود میں اٹھا کر لے جاؤں تم سے چلا نہیں جائے گا۔۔۔ میں جانتا ہوں تم چل نہیں سکتی میں نے کب انکار کیا ہے میں ہمیشہ آپ کی خدمت میں حاضر ڈول"۔۔۔  
مسکرا کر کہتے وہ تپا گیا تھا صبح کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے یا سامنے بیٹھے شخص کے سر میں کچھ دے مارے اس سے پہلے ایقان کا ارادہ بدلتا عمر اندر داخل ہوتے ایک لسٹ اس کی طرف بڑھائی  
"تمہیں نہیں لگتا تمہیں نوک کر کے آنا چاہیے تھا آفٹر آل یہ پرائیویٹ روم ہے اور ہم کپل ہیں"۔۔۔

اس نے ایک نظر لسٹ پر ڈالتے صبح کو دیکھتے عمر سے پوچھا  
"ہم۔۔ آپ کو نہیں لگتا آپ کو یہ سب اپنے بیڈ روم میں کرنا چاہیے یہ ہاسپٹل ہے"۔۔۔  
اس کے انداز میں دو بدو جواب آیا  
"کچھ زیادہ بولنے لگ گئے ہو"۔۔۔

لہجے میں تھوڑی سختی در آئی انداز شرارتی تھا  
"آپ سے سیکھ رہا ہوں آفٹر آل میرے بڑے بھائی پلس باس ہیں آپ"۔۔۔  
دونوں آئی برو اچکاتے وہ گویا ہوا

"بھائی کب جانا ہے۔"

اب وہ قدرے سیریس تھا

"تم یہ سامان اور میڈیسن لے کر تم چلو گاڑی تک میں صبح کو لے کر آتا ہوں۔"

ڈسچارج پیپر وہ پہلے ہی بنوا چکے تھے بیگز کی طرف اشارہ کیا عمر بیگز اٹھا کر باہر چلا گیا ایقان کھڑے

ہوتے صبح کی جانب بڑھا بلینکٹ ہٹا کر اس کے اوپر شال اوڑھ کر بازو میں بھر لیا۔

"آپ اتاریں مجھے نیچے میں چل کر جاسکتی ہوں۔"

اس کے کندھے پر رکھے

"میں نے تم سے پوچھا کیا کہ تم چل سکتی ہو یا نہیں۔"

قدم کمرے کے باہر رکھے اسے اٹھائے راہداری میں وہ بڑے آرام سے چل رہا تھا جبکہ اس کے

برعکس وہ شرم سے اس میں سمٹی جا رہی تھی آس پاس گزرتے لوگ اس کو ستائشی نگاہ سے دیکھ رہے

تھے۔

"ارے کیا آپ کو چیئر نہیں ملی جو آپ ان کو ایسے اٹھا کر لے جا رہے ہیں۔"

یہ وہ ہی ڈاکٹر تھی جو صبح کا علاج کر رہی تھی

"میری بیوی کو میری پناہوں میں زیادہ پسند ہے۔"

ایک دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ اس نے اپنی بانہوں میں اٹھائے وجود کو دیکھ ڈاکٹر کو جواب دیا

ڈاکٹر مسکرا کر سر اثبات میں ہلاتے آگے بڑھ گئی۔

"میں نے کب کہا مجھے پسند ہے آپ مجھے اٹھا کر گھومیں۔"

"تم نے یہ بھی تو نہیں کہا کہ تمہیں میرا یوں اٹھانا برا لگا"۔۔۔  
 "آپ سے باتوں میں کوئی میں کبھی نہیں جیت سکتی ویسے بھی آپ کو کور اپ کرنا اور بے وقوف بنانا  
 بہت اچھے سے آتا ہے"۔۔۔

اس نے ایقان کے سینے میں منہ چھپا لیا۔۔۔  
 ہزار صدقے میں آپ کی ناراضگی پہ

جو مجھ سے خفا ہو کر میری پناہوں میں آئیں

اس کے کان کے پاس سرگوشی کی م کان پر گرم سانسوں کے ساتھ مدھم سرگوشی نے اس کے کان  
 سرخ کر دیے

ایک گھنٹے میں وہ گھر پہنچ گئے تھے وردانے سٹاف کے ساتھ مل کر گھر کی ہلکی پھلکی سجاوٹ کروا دی  
 تھی جس میں لاؤنچ کے دروازے پر ویلکم بیک کا بورڈ اور انٹر ہوتے پھول برسائے گئے۔۔۔ ایقان  
 اسے لے کر سیدھا اپنے روم میں آیا جہاں اس سب کچھ بالکل پہلے جیسا تھا کمرے میں داخل ہوتے  
 صبح نے پیچھے سے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑا اس کی حالت کو سمجھتے بیڈ پر لیٹاتے وہ ساتھ  
 خود بھی وہیں بیٹھ گیا اس کا ہاتھ اپنی چوڑی ہتھیلی پر رکھا۔۔۔

"ڈرو نہیں اب کوئی تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا میں ہوں نا تمہارے پاس"۔۔۔  
 ہاتھ پر ہلکے سے دباؤ ڈالا۔۔۔

"مجھے یہاں نہیں رہنا"۔۔۔

"پھر کہاں رہنا ہے دوسرا روم سیٹ کروا دیتا ہوں میں ہم وہیں رہیں گے"۔۔۔

"مجھے واپس جانا ہے پاکستان اور آپ بھی ساتھ چلیں گے"۔۔۔

"اوکے ہم پاکستان جائیں گے پہلے تم ٹھیک ہو جاؤ"۔۔۔

"نہیں مجھے جلدی پاکستان جانا ہے ہم کل چلیں گے اور پھر واپس نہیں آئے گے"۔۔۔

"ڈول تم جانتی ہو میں یہ ملک چھوڑ کر نہیں جاسکتا میرا بزنس ہے یہاں پر"۔۔۔

لجے میں بے بسی تھی

"آپ کو مجھ سے عزیز ہے آپ کا یہ سارا بزنس جس میں جان جانے خطرہ ہر وقت آپ کے سر پر

ہوتا ہے"۔۔۔۔

"تمہیں آرام کرنا چاہیے ٹیک ریٹ"۔۔۔

اس کے گال تھپتھپاتے بات ختم کی ہو جیسے صبح نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں کی گرفت سے نکالتے

آنکھوں پر رکھے آنکھیں موند لی ایقان نے سرد سانس خارج کرتے اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھا جن میں

کچھ دیر پہلے تک اس کا ہاتھ تھا۔۔۔۔

□♥□♥□♥

"اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خاور صاحب"۔۔۔

ڈارک روم میں داخل ہوتے اس نے بلند آواز میں سامنے کرسی پر بندھے خارو کو سلام کیا

اس وقت ڈارک روم میں صرف الیکس اور عمر تھے عمر وہ ڈارک روم میں بہت کم اپنے ساتھ لاتا تھا

وہ اسے کافی حد تک اس دنیا سے دور رکھنا چاہتا تھا جہاں پر لوگ اپنے سائے پر بھی یقین نہیں رکھتے

۔۔۔



"اب اتنی بھی کیا ناراضگی کہ سلام کا جواب نا دیا جائے۔۔ او ہو آپ کے منہ پر تو ٹیپ لگی ہوئی ہے  
۔۔۔"

افسردہ چہرے بناتے کہا پھر کھینچ کر ٹیپ اتاری خاور کا لگا اس کے ہونٹ کھینچ کر اتارنے کی کوشش کی  
ہوئی جیسے

"ایک بار مجھے کھول کر دیکھو پھر بتاتا ہوں تمہیں"۔۔۔  
خونخوار آنکھوں سے دیکھتے وہ چیخ کر بول رہا تھا۔۔۔

"آہستہ بولو یار کمر ساونڈ پروف ہے اور میرے کان صاف ہیں یقین کرو"۔۔۔  
چھوٹی انگلی سے کان کھجاتے اطراف میں نظر دوڑائی خاور کلس کر رہ گیا اس سب میں جو چیز مسلسل  
تھی وہ الیکس کی آنکھوں میں سرد مہری بر فیلا لہجہ اور گہری مسکراہٹ۔۔۔

"عمر ہمارے مہمان ہیں خاور صاحب اور تم نے انہیں اس حالت میں رکھا ہوا ہے رسیاں کھولو ان کی  
۔۔۔"

چہرے کے تاسر ایسے جیسے سچ میں بہت افسوس ہوا ہو عمر نے آگے بڑھتے اس کی رسیاں کھول دی۔۔۔  
"اونہوں اٹھنے کی کوشش ہرگز نہیں کرنا ورنہ اس میں موجود ساری کی ساری گولیاں تمہارے اندر  
اتار دوں گا"۔۔۔

خاور جو رسیاں کھلتے اس پر جھپٹنے والا تھا ہکا بکا ہوتا واپس بیٹھ گیا  
"ہممم تو اب بتائیں آپ اپنے ساتھ کا نام خود سے بتائیں گے یا اگلوانا پڑے گا"۔۔۔  
"میں تمہیں کسی بھی قیمت پر اس کا نام نہیں بتاؤں گا"۔۔۔

سوچ لو اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو نام بتا دو میں کیا پتہ مجھے تم پر رحم آجائے اور تمہاری جان بخش دوں۔۔۔

پسٹل پر انگلیاں چلاتے ترچھی نگاہیں اس پر تھی  
"میں تمہیں اس کا نام بتا دوں تو تم مجھے چھوڑ دو گے پھر وہ مجھے ختم کر دے گا اس سے بہتر ہے تم ہی مار دو۔۔۔"

پر سکون لہجے میں کہا الیکس ٹھٹھکا لیکن دوسرے لمحے چہرے پر وہ ہی گہری مسکراہٹ در آئی۔۔۔  
"امپریسیو مجھے تم سے یہ ہی امید تھی لیکن افسوس کتنے بڑے بے وقوف نکلے ناں تم جس کا تم نام نہیں بتانا چاہتے اس نے تو تمہارا نام پتہ بتانے میں بالکل ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی تھی۔۔۔"  
افسوس سے سر نفی میں ہلایا  
"کیا وہ ایسے نہیں کر سکتا اس نے خود کہا تھا وہ الیکس کو ختم کرنا چاہتا ہے میں اس پر یقین کروں اسے الیکس سے بدلہ لینا ہے۔۔۔"  
وہ خود سے بڑبڑایا

"تت۔۔۔ تم جھوٹ بول رہے ہو ناں۔۔۔"

اس کی آواز میں کچھ ٹوٹا ہوا تھا آخری امید کے تحت اس نے بامشکل لہجہ ہو ہموار رکھے پوچھا  
"یہ دیکھو یہ اس کا ہی نمبر ہے ناں۔۔۔"

اس کے سامنے فون کی سکرین لہرائی خاور کو لگا اگر وہ کھڑا ہوتا تو فوراً گر جاتا اب اس کی سانس ایک دم جیسے رک سی گئی ہو۔۔۔

"پاشا میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا تم نے مجھے دھوکہ دینے کا سوچا بھی کیسے"۔۔۔

بلند آواز میں دھاڑا جیسے وہ اس کے سامنے ہو

الیکس نے قہقہہ لگایا عمر جو خاموشی سے ساری کاروائی دیکھ رہا تھا مسکراتے ہوئے خاور کے پاس آیا "کہتے ہیں بڑے سے بڑا چور بھی اپنے پیچھے کوئی نا کوئی سوراخ چھوڑ جاتا ہے <sup>چھچھ</sup> افسوس رہے گا

تمہارے لیے"۔۔۔

سیفی بھی آگیا تھا

"واٹر ٹینک میں ڈال دو اسے اور ہاں برف کی کمی نہیں آنی چاہیے آفٹر آل میرا خاص دشمن ہے تو خاص سزا کا مستحق ٹھہرا لیکن اس سے پہلے گرم کر لینا انہیں"۔۔۔۔

دیوار کی طرف اشارہ کیا جہاں ننگی تاریں لٹک رہی تھی سیفی اسے باندھ چکا تھا

"اور ہاں یہ بے ہوش نہیں ہونا چاہیے اس کو یہ سب محسوس ہونا ہی یہ مرنا چاہیے اس کو اس قدر تکلیف دو یہ موت کی پناہ مانگے"۔۔۔۔

بھاری قدموں سے چلتے خاور کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

"میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا تمہیں ہر وہ افیت دوں گا جو تم نے میری ڈول کو دی ابھی مجھے میری ڈول کے پاس جانا ہے"۔۔۔

اس کی آنکھ میں اپنی نوکیلی انگوٹھی مار کر زخمی اس کی چیخوں سے پورا کمر اگوںج اٹھا تھا یہ چیخیں اس کو سکون دے رہی تھی اسی کی وجہ سے اس کی ڈول اب اس حالت میں تھی زور سے دروازہ بند کرتے وہ باہر نکل گیا۔۔۔

"ابے بس کر کان کے پردے پھاڑے کا گیا"۔۔

کانوں پر ہاتھ رکھتے سیفی بولا

"اتنے تم نازک تمہارے کان کے پردے پھٹ رہے ہیں ہاتھ نیچے اتارو اور وائر لاؤ"۔۔۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے بیچارے کا گلا پھٹ جائے گا چیخ چیخ کر تھوڑا آرام تو کرنے دو اسے"۔۔

وائر عمر کو تھمائی

"بلکل انتظار کر سکتا تھا اس کے خاموش ہونے کا لیکن وہ کیا ہے ناں میرے پاس ایک بیوی ہے جو

میرا انتظار کر رہی ہے باہر اور تم تو جانتے ہو میری شادی کو دن ہی کتنے ہوئے ہیں جمعہ جمعہ آٹھ

۔۔۔۔

مسکینیت چہرے ہر طاری کرتے وہ محاورے ساتھ سیفی کو تپا گیا۔۔

"عمر یہ شادی والی بات جان بوجھ کر کی ہے ناں تم نے"۔۔۔

وائر اس کے ہاتھ جھپٹتے خاور کے ہاتھ پر دبائی بٹن آن تھا خاور کی ایک بار پھر چنچیں بلند ہوئیں ایک

جھٹکا دیتے تار اٹھالی اس کا اس جگہ سے جل چکا تھا تار کا نشان واضح تھا

"اللہ توبہ میں کیوں تمہارے شدید کنوارے پن پر طعنے ماروں گا"۔۔۔

کہتے ساتھ تار اس کے دوسرے ہاتھ پر رکھتے جھٹکا لگایا۔۔

"تو تم نے یہ کیوں کہا میری بیوی ہے نئی نئی شادی ہوئی ہے"۔۔۔

وہ طریقہ دہرایا۔۔

Welcome in to prime urdu novels & publications.



پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔ اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔

اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پروموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کرک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

اپنے ناولز کو ویب سائٹ کے ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یوٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پرموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنر کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔ کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انبکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

Whatsapp : **03335586927**

Prime Urdu Novels Group Link

<https://www.facebook.com/groups/517883045059344/>

"ہاں تو یہ سچ ہے نہیں تم ہی بتاؤ کیا میری شادی نہیں ہوئی ہے۔۔۔ وردا میری ذاتی پہلی اور آخری بیوی ہے۔۔"

تپا دینے والی مسکراہٹ اچھالی۔۔

"تمہاری پہلی اور آخری ہے میری جیسے چار، چار پھر رہی ہوں"۔۔۔

وہ کلس کر رہ گیا

"ہاہاہا سیفی مزاق بہت اچھا کرتے ہو ایک تو مل نہیں رہی چار خاک ملیں گی"۔۔۔

تار کو پھونک مارا جس سے دھواں نکل رہا تھا۔۔

"ابے چپ یہ تیرے منہ میں گھسا کر باہر چلا جاؤں گا پھر چلاتے رہنا جتنا من کرے"۔۔۔

تار سے اس کے گال پر ہلکا سا جھٹکا دیا وہ جو چیخ رہا تھا اب اس کے آنسو بھی اب ساتھ ساتھ رواں

تھے۔۔۔۔

دونوں وائر واپس اس جگہ پر لٹکاتے وہ عمر کے پاس واپس آیا جو شاید اب کچھ گنگنا رہا تھا

"کیا بول رہے ہو تم"۔۔

بازو سینے پر باندھے سامنے آکر کھڑا ہوا

"گانا گا رہا تھا سناؤں تمہیں بھی اچھا چلو کیا یاد رکھو گے سنا ہی دیتا ہوں"۔۔۔

کوئی بولے مجھے آ جا آ جا ہینڈ سم

اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا سیفی تاسف سے سر جھٹکتے خاور کے سامنے کرسی رکھ کر بیٹھ گیا

کوئی بولے مجھے ہائے ہیلو سینسن

کوئی بولے تو چکنا ہے بڑا

کوئی بولے تجھ میں بڑا ہے دم

سینے پر ہاتھ مارتے اس کے سامنے آیا  
کوئی بولے مجھے آجا آجا ہینڈ سم  
کوئی بولے مجھے ہائے ہیلو سینسن  
کوئی بولے تو چکنا ہے بڑا

کوئی بولے تجھ میں بڑا ہے دم

میں سب سے بولوں ایک ہی بات  
ایک انگلی اس کے سامنے کی

اک لڑکی بھائی میرے ساتھ

سینے ہر ہاتھ رکھتے شرماتے کی ایکٹنگ کی

سونے جیسے بال ہیں اس کے چاندی جیسا تن

وہ ہے وہ ہے وہ ہے وہ ہے وہ ہے

میری بیوی نمبر ون

وہ ہے وہ ہے وہ ہے وہ ہے وہ ہے

میری بیوی نمبر ون

اس کی کرسی کے اطراف میں ناچتے ہوئے چلنے لگا

"آپ باہر چلیں باس کے سامنے سب بتاتا ہوں میں"۔۔

خاور اب بے ہوش چکا تھا وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا



"اچھا چل یار مزاق کر رہا تھا اتنا سیریس نا ہو تجھے بھی کوئی مل جائے گی"۔۔۔

"شکریہ لیکن مجھے شادی نہیں کرنی جانتا ہوں وردا میڈم آپ کے ساتھ سلوک کرتی ہیں بیلن چپل

مسکرا کر کہتا وہ باہر نکل گیا عمر حیران نظروں سے اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔

□♥□♥□♥

"اب کیسی ہیں آپ"۔۔

ایقان اور عمر کسی کام کا کہہ کر گئے تھے اور اب وردا صبح کے پاس تھی

"بہتر ہوں ٹانگ میں درد ہوتا ہے بس"۔۔

بامشکل مسکرائی

"گہرا زخم ہے بھرنے میں وقت لگے"۔۔۔

اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا

"سہی کہہ رہی ہو گہرے زخم بھرنے میں وقت لیتے ہیں اور اگر نا بھریں تو ناسور بن جاتے ہیں"۔۔۔

سرد سانس خارج کی

"کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ مسلسل میڈیسن لیں انشاء اللہ جلد صحتیاب ہو جائیں گی"۔۔

وردانے حیران ہوتے اسے دیکھا

"انشاء اللہ آمین"۔۔

"کیا کھانا پسند کریں گی آپ میں خود آپ کے بنا کر لاؤں گی"

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد وہ پھر سے مخاطب ہوئی

"میرا دل نہیں کر رہا کچھ کھانے کو"۔۔

برا سامنہ بنایا

"ایسے کیسے نہیں دل کر رہا میں خود ہی کچھ بنا کر لے آتی ہوں"۔۔۔

کھڑے ہوتے رخ باہر جانب کیا

کچھ دیر بعد ہاتھ میں ٹرے پکڑے وہ داخل ہوئی

"چلیں آپ جلدی سے اس کو چکھ کر بتائیں کیسا بنا ہے"۔۔

وہ وتج سوپ تھا وہ ٹرے سائڈ ٹیبل پر رکھتے اسے بیٹھانے کے لیے آگے بڑھی اتنے میں دروازہ کھلنے

کی آواز آئی اس نے گردن ٹیڑھی کر کے آنے والے کو دیکھنا چاہا جس کے قدم اسی جانب بڑھ رہے

تھے آنے والے کو دیکھ وہ جو صبح کو بیٹھانے لگی تھی پیچھے ہو گئی جبکہ اس کو دیکھ صبح کے چہرے

پر صاف ناگوار ظاہر ہو رہی تھی مطلب اس کا آنا صبح کو پسند نہیں آیا تھا یا پھر اس وقت آنا اچھا

نہیں لگا تھا۔۔۔۔

□♥□♥□♥□♥

"میرے خیال سے میں بہتر جانتا ہوں میری بیوی کیا کھانا پسند کرے گی"۔۔

اس نے مسکرا کر ٹرے ذرا کی ذرا اوپر کی جس میں وہ کھانا لے کر آیا تھا

"باس میں تو بس۔۔۔۔"

"اب تم جا سکتی ہو میں اپنی بیوی کو کھانا خود کھلا لوں گا"۔۔

وردا کی بات درمیان میں کاٹتے اس نے آنکھوں سے دروازے کی طرف اشارہ کیا وردا شرمندہ سی

ہوتی دروازے کی طرف مڑی جب ایک بار پھر اس کی آواز کانوں سے ٹکرائی

"یہ سوپ بھی لیتی جاؤ کیونکہ ڈول تو ہرگز نہیں پیئے گی"  
 وردا خاموشی سے ہٹی اور ٹرے اٹھا کر باہر چلی گئی  
 "چلیں اب آپ سیدھی ہو جائیں کھانا کھالیں"  
 "مجھے نہیں کھانا یہ روکھا پھیکا سا کھانا"

"یہ روکھا پھیکا نہیں ہیلدی کھانا ہے اور آپ کے کیے بالکل سہی ہے اب چپ چاپ کھائیں"  
 لہجے میں سختی خود بخود در آئی اس کی آنکھیں پل بھر میں جھلما گئی  
 "میری۔۔ میری۔۔ میری کم ہئیر"

بلند آواز سے میری کو پکارا  
 "جو بھی کام ہے مجھ سے کہو میں کر دوں گا"  
 اس نے ایک نظر اس کو دیکھا پھر سے میری کو پکارنے لگی  
 "میری میری"

"ڈول آپ کو جب وہ لوگ لے کر جارہے تھے تمہیں بچاتے ہوئے میری کو گولی لگ گئی تھی وہ  
 چھٹی پہ ہے۔۔ اب تم مجھے بتا سکتی ہو کیا کام ہے۔۔۔"  
 تحمل سے کہا لیکن ایک ایک لفظ پر دباؤ ڈالا

"پھر آپ وردا کو بلا دیں کیونکہ میرے کہنے پر وہ نہیں آئے گی۔۔"  
 "تم کام بتاؤ گی اور پہلے تو یہ کھانا کھاؤ۔۔"

ٹرے اس کے سامنے جسے اس نے ہاتھ سے ایک طرف کر دیا

"مجھے بال دھونے ہیں کتنے دنوں سے شاور تک نہیں لیا میں نے"۔

اس نے بالوں کی طرف اشارہ کیا جو ڈھیلی سی چٹیا میں بندھے ہوئے تھے یہ بھی ایتقان کی بدولت ہوا تھا

"بس اتنی سی بات میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں تم شاور لے لو"۔

ٹرے سائنڈ پر رکھتے وہ پر عزم انداز میں کھڑا ہوا صبح کا دماغ بھک سے اڑا

"کک۔۔ کیا مطلب میں آپ کے ساتھ ہرگز نہیں شاور لوں گی نہیں بلکل بھی نہیں"۔

"اللہ کتنی امیدیں لگا کر رکھی ہے تم نے مجھ سے"۔

دونوں گالوں پر ہاتھ رکھتے چہرے پر معصومیت و حیرت لاتے کہا

"میں نے یہ کہا کہ میں تمہیں واشروم لے کر جاؤں گا یہ نہیں کہا کہ ساتھ شاور لوں گا"۔

اس کی بات سن کر صبح نے شرمندہ ہوتے سر نیچے جھکا لیا کیا کچھ سوچ رہی تھی وہ

"چلو اب پہلے تمہارے بال دھو دیتا ہوں پھر شاور لے لینا اوکے"

اس کو تھری سیٹر صوفے پر لیٹا کر بال نیچے کر دیئے وہ چپ چاپ ساری کاروائی دیکھتی رہی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ اپنے بیڈ پر بلینکٹ اوڑھے آرام سے اس کا لایا کھانا کھا رہی تھی یا یہ کہنا بہتر ہو گا

زبردستی ٹھونسا رہی تھی کیونکہ وہ سامنے بیٹھا اس کو سخت نظروں سے دیکھ رہا تھا

"گڈ گرل اب ایسے ہی میری ہر بات پیار سے مان لیا کرو ڈول"

برتن اٹھاتے پیار سے کہا

"ڈول نہیں ہوں میں آپ کی صبح نور نام ہے میرا"



یکدم غصے سے کہا

"صبح ایقان صبح نور نہیں ہو اب تم تمہارا نام میرے نام کے ساتھ جڑ چکا ہے اور میری ڈول ہی ہو تم"

"پتہ نہیں کونسی منحوس گھڑی تھی جب آپ کو رو کر مانگا تھا"

کہتے اس کے گلے میں جیسے کچھ اٹکا ہو ہاں وہ آنسو تھے آنسو روکنے کی کوشش میں آنکھیں سرخ ہو رہی تھی ایقان نے بے بسی سے آنکھیں زور سے بند کی

"جب رو کر مانگا تھا مجھے تو اب برداشت بھی کرو"

چہرے پر جبراً مسکراہٹ لاتے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"تم سو جاؤ میں دروازہ باہر سے لاک کر دیتا ہوں کچھ دیر میں آجاؤں گا"

اس کے پشت اب اس کے سامنے تھی وہ قدم بڑھاتا آہستہ آہستہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا دروازے کے پٹ بند ہو گئے پشت پیچھے کہیں غائب ہو گئی اس نے کرب سے آنکھیں میچتے سرتیلے پر گرا لیا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا ہو رہا ہے جس نام سے اسے اتنی محبت انسیت تھی کیسے اس نے بول دیا وہ ڈول نہیں اسکی کس طرح وہ اسے اذیت پہنچا سکتی تھی وہ تو اس سے محبت کی دعویدار تھی محبتوں میں ایسے تو نہیں ہوتا محبتوں میں تو مان رکھے جاتے ہیں جس سے محبت ہو جائے وہ معتبر ہوتا ہے اس کا خاص رکھا جاتا ہے محبت کبھی غلطی یا گناہ نہیں ہو سکتی وہ تو بے لوث ہوتی ہے بنا کسی مفاد کے دل سے دل تک راہ بناتی ہے اور دل میں تو خدا بستا ہے پھر کیسے کچھ غلط ہو سکتا ہے کیسے محبت پر پچھتاوا ہو سکتا ہے۔۔۔۔



"اسلام علیکم وردا میڈم کیسی ہیں آپ"۔

جیسے ہی وہ دونوں لاؤنچ میں داخل ہوئے وہ سامنے ٹانگ پر ٹانگ رکھے سنگل صوفے پر بیٹھی تھی  
"وعلیکم السلام سیفی کیسے ہو"۔

"اب تم بھابھی بولا کرو اسے بیوی ہے میری"

اس سے پہلے سیفی اپنا حال بتاتا اس نے بات کاٹی سیفی کچھ بڑبڑاتے باہر کی طرف قدم بڑھائے  
"تم ادھر کیوں بیٹھی تھی تمہیں تو بھابھی پاس بیٹھایا تھا"۔

رخ اس کی جانب موڑے کندھوں پر بازو ٹکائے  
"باس آگئے تھے"

بازو ہٹاتے آنکھیں دیکھائی

"اب گھر جانا ہے یا یہیں رکنے کا ارادہ ہے"

وردانے صوفے پر پھر سے بیٹھتے پوچھا اتنے میں ملازم نے آکر کھانے کا پوچھا جسے عمر نے رسان سے  
منع کر دیا

"چلیں میڈم آپ کو لنچ آپ کے فیورٹ ریستورنٹ سے کرواتا ہوں"

ہاتھ اس کی جانب بڑھایا جسے وردانے مسکرا کر تھام لیا وہ دونوں باہر نکل آئے جہاں سیفی گارڈز کو  
کچھ سمجھا رہا تھا اس کے پاس سے گزرتے عمر نے اسے مخاطب کیا

"باس کو بتا دینا میں اپنی بیوی کے ساتھ اپنے گھر چلا گیا ہوں"

دل جلا دینے والی مسکراہٹ اچھالتے اپنی کار کا فرنٹ ڈور اوپن کیا سیفی مسکرا کر سر جھٹکتے پھر سے  
گارڈز کو سمجھانے لگا



برتن میڈ کو تھما کو وہ گھر کی پچھلی طرف آگیا سامنے وہی جھولا نظر آیا آج اس کی طرح وہ بھی تنہا  
ویران تھا آسمان پر بادلوں نے سورج کا رستہ روک رکھا تھا موسم ابھی بھی ٹھنڈا تھا چلتے ہوئے  
جھولے تک آگیا سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے سرمئی بادل تھے جو اس طرح تھے کہ ابھی برس پڑیں چند  
پرندے دور کہیں نظر آرہے تھے شاید موسم کے بدلتے تاثر کو دیکھ اپنے آشیانے کی طرف گامزن  
تھے

"کیا کروں۔۔؟ کیسے سب کچھ ٹھیک ہو گا ڈول میں آپ کھو نہیں سکتا میں نے وہ تکلیف دیکھی ہے  
آپ سے دور وہ چند گھنٹے میری سانسیں مدھم کر گئے تھے جب آپ کو گولی لگی مجھے لگا میں مر جاؤں  
گا میرا دل بند ہو رہا ہو جیسے۔۔"

اس نے بال مٹھیوں میں دبوچتے سر نیچے کیا سر اوپر اٹھایا تو آنکھوں کے کنارے سرخ ہو رہے تھے  
"میں آپ کو سچائی بھی نہیں بتا سکتا اور اب شاید چھپانے سے معاملہ زیادہ بگڑ جائے گا۔ اللہ پاک  
آپ ہی مدد فرمائیں آپ جانتے ہیں میں نے کچھ بھی بری نیت سے نہیں کیا تھا آپ ہمارے رشتے پر  
اپنا کرم فرمائیں اس کو دائمی رکھیں پلینز میں اپنی ڈول سے دوری برداشت نہیں کر سکتا۔۔"



ڈیرہ ماہ بعد۔۔۔۔۔

"ناؤشی از آل رائٹ بس ایک ایک یہ میڈیسن لیں اور انشاء اللہ یہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گی میں کچھ ملٹی وٹامنز لکھ رہی ہوں کافی ویک ہو گئی ہیں یہ۔۔"

ڈاکٹر نے پینسل سے کچھ دوائیاں لکھتے پرچی اس کی طرف بڑھائی جسے ایقان نے تھما شکریہ ادا کرتے صبح کو سہارا دے کر اٹھاتے وہ دونوں کیمین سے باہر نکلے

"میں خود سے چل سکتی ہوں"

اس کا ہاتھ کندھے سے جھٹکتے خود سے چھوٹے چھوٹے قدم لینے لگی

"ٹھیک ہے پھر تم باہر چلو میں یہ میڈیسن لے کر گاڑی تک آتا ہوں"

کہتے راہداری سے ایک طرف مڑ گیا جبکہ اسے جاتا دیکھ افسوس سے جھٹکتی اس نے قدم آگے بڑھائے

جب سے وہ سب کچھ ہوا تھا صبح بہت بدل چکی تھی ایقان نے بھی اس سے بات کرنا کم کر دیا

صبح کا لہجہ اس کے الفاظ اسے تکلیف دیتے اور اس سے زیادہ صبح کو تکلیف ہوتی تھی اس لیے وہ اس کا خیال رکھنے کی حد تک اس کے ساتھ اٹیچڈ تھا بس بات کم کرتا تھا۔

میڈیسن لے کر وہ تیز قدموں سے باہر کی جانب بڑھ رہا تھا اسے پتہ تھا چاہے وہ اس کے سامنے خود کو جتنا مرضی مضبوط ظاہر کرتی وہ جانتا تھا ابھی بہت کمزور ہے اور ٹانگ میں اب بھی درد ہوتا ہے ،

وہ ہی ہوا وہ ابھی تک داخلی دروازے تک پہنچی تھی

"یہ پکڑو"

میڈیسن اس کی طرف بڑھائی صبح نے اچھنبے سے اسے دیکھا

"ایسے کیوں دیکھ رہی ہو تمہاری ہے ناں خود پکڑو"



اب کی بار لہجے میں صبح کو طنز لگا اس نے چھننے کے انداز میں پیکٹ پکڑا اور آگے قدم بڑھائے دوسرے ہی پل اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی وہ اس کی مضبوط بانہوں میں تھی "یہ کیا حرکت ہے اتاریں مجھے نیچے میں چل سکتی ہوں ٹانگیں ٹوٹی نہیں ہیں میری" غصے سے اسے دیکھتے کہا

"پہلی بات بیوی ہو میری میں جب چاہوں جو چاہوں کر سکتا ہوں اور دوسری بات تم جس طرح چل رہی تھی اسے رینگنا کہنا مناسب ہو گا مجھے اور بھی بہت کام ہیں شام تک تم گاڑی کے پاس پہنچتی" مسکرا کر جواب دیتے قدم گاڑی کی طرف بڑھائے



جب سے گھر آئے تھے وہ ہنوز منہ بنا کر بیٹھی تھی جیسے قسم کھا رکھی ہو نا بولنے کی ايقان نے رات کا کھانا کھلا کر اسے میڈیسن کھلا دی تھی وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے گردن موڑے اسے دیکھ رہی تھی جو صوفے پر پاؤں رکھے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے بظاہر مصروف نظر آ رہا تھا لیکن اس کی ہر حرکت نوٹ کر رہا تھا "ہم پاکستان کب جائیں گے"

اس نے انگلیاں باہم ملاتے اسے مخاطب کیا

"اگلے ہفتے کی ٹکٹ بک کروا لیتا ہوں۔۔ کتنے دنوں کے لیے جانا ہے تم نے۔۔؟"

نظریں اب بھی روشن سکرین پر مرکوز تھی

"ہم واپس نہیں آئے گے ہمیشہ کے لیے جائیں گے"

ہمت جمع کرتے اس نے اپنا فیصلہ سنایا ایقان نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو اسے اپنے اندر تک گھستی محسوس ہوئی

"میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں میں ہمیشہ کے لیے پاکستان نہیں جا سکتا تم یہ بات کیوں نہیں سمجھ رہی ہیں۔"

غصے سے لیپ ٹاپ بند کرتے صوفے پر پٹخنے کے انداز میں رکھا  
"ٹھیک ہے۔۔ آپ نا جائیں مجھے بھیج دیں"

ایقان نے حیران کن نظروں سے اسے دیکھا

"تم مجھے چھوڑ کر جاؤ گی۔۔ تم مجھے چھوڑ کر جانا چاہتی ہو"

آنکھوں میں بے یقینی تھی کیا وہ اسے چھوڑ کر جاسکتی ہے جو اس سے کہتی تھی کبھی مجھے خود سے دور نا کرنا مجھے چھوڑنا نہیں آج وہ خود کہہ رہی تھی اسے اس سے دور جانا ہے

"میں اسی لیے کہہ رہی ہوں آپ بھی ساتھ چلیں"

"ڈول تم ایک بار سب سمجھنے کی کوشش تو کرو"

اٹھتے اس کی جانب قدم بڑھائے

"کچھ نہیں سمجھنا میں نے پہلے دس سال گزارے ہیں آپ کو پتہ ہے دس سال میں کتنے مہینے، دن ، ہفتے ، گھنٹے ہوتے ہیں ان دس سالوں میں پتہ ہے کتنی دفعہ آپ کی ضرورت تھی مجھے اور آپ میرے پاس نہیں تھے۔۔"

آواز بھاری ہو گئی گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹکا ہو جیسے

"میں نے آپ سے بات کرنے کی بہت بار کوشش کی لیکن میرے پاس آپ کا نمبر نہیں تھا ایک بار ہمت کر کے ڈیڈا سے بولا آپ کو پپ۔۔ پتہ اس ٹائم میرے رشتے کی بات کر رہے تھے گھر میں اور میں آپ سے ایک بار بات کر کے یہ جاننا چاہتی تھی آپ کو میں یاد ہوں بھی کیا اور آپ نے کہہ دیا آپ بات نہیں کرنا چاہتے پتہ ہے کتنا روئی تھی کیا حالت ہوئی تھی میری لیکن آپ اس ٹائم بھی خود کو مجھ سے الگ کیا اب بھی آپ وہی کریں گے تب بھی آپ کو آپ کا کام عزیز تھا اب بھی آپ کا کام ضروری ہے چاہے کچھ بھی ہو جائے آپ میری بات نہیں مانیں گے چاہے میں مر ہی کیوں نا جاؤں۔۔۔ ایقان میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر آپ یہ بات کیوں نہیں سمجھتے میرے لیے آپ کا ساتھ ضروری ہے"

وہ بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی دل کا سارا غبار ایک ہی بار میں باہر نکل آیا اس کے آنسو چہرہ بھگو گئے بے بسی سے اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ماتھا اس کے ماتھے ساتھ ٹکا دیا ایقان نے اسکے گرد مضبوط حصار باندھتے خود میں بھیج لیا

"ڈول اگر آپ مجھ سے دور ہو گئی ناں تو یہ ایقان عالم مر جائے گا، جینے کے لیے سانسوں کی نہیں مجھے آپ کی ضرورت ہے آپ کے بغیر ایقان عالم کا کوئی وجود نہیں"

اس کی کمر سہلاتے وہ محبت بیان کر رہا تھا

"تو آپ میری بات مان لیں ناں ہم چلتے ہیں واپس"

سینے پر ٹکائے اس نے ایقان کے گرد حصار باندھ رکھا تھا

"میں پاکستان نہیں جاسکتا وجہ آپ کو پتہ ہے"

سپاٹ لہجے میں کہا صبح نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جس کی آنکھیں بند تھی  
 "ہم کسی اور ملک چلے جاتے ہیں جہاں پر آپ محفوظ ہوں پلیز"۔

"ڈول ضد چھوڑ دیں ہمیں یہیں رہنا ہے اب سربیا میں آپ یہ جتنی جلدی سمجھ لیں اتنا اچھا ہے"  
 حصار مزید تنگ کیا

"میں نہیں رہ سکتی ہر وقت ڈر ڈر کے آپ کو کھونے کا ڈر میرے اندر بیٹھ گیا ہے آپ سمجھ کیوں  
 نہیں رہے"

"ڈول تم کچھ نہیں جانتی میں کیسے سمجھاؤں تمہیں سب یہاں ہم محفوظ ہیں یقین کرو"۔  
 "نہیں کرنا مجھے آپ کا یقین آپ جھوٹ بولتے ہیں سچ چھپاتے ہیں مجھ سے میں کیسے مان جاؤں اب  
 آپ کی کوئی بھی بات"

بے بسی سے سر سینے پر پھر سے گرا دیا

"ٹھیک ہے میں آپ کو سب سچ بتا دیتا ہوں اس کے بعد جو آپ کا فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہو گا میں  
 سربیا ہمیشہ کے لیے چھوڑ نہیں سکتا"

اس کو کندھوں سے پکڑتے خود سے الگ کیا صبح کی آنکھوں میں بے یقینی اتری اس نے اسے خود  
 سے الگ کر دیا ہاں اس نے صبح کو خود سے الگ کر دیا اب اس کو فیصلے کا حق دے دیا تھا اگر وہ  
 اس سے دور ہونا چاہتی تھی تو بھی اس کی خوشی کے لیے وہ اس سے الگ ہو جاتا سامنے نظریں دیوار  
 پر مرکوز کرتے اس نے گہرا سانس خارج کرتے بات کا آغاز کیا صبح نے آنکھوں میں اتری کو اندر  
 دھکیلا





آٹھ سال قبل امریکہ۔۔

دوپہر دو بجے

"یار اب کیا کرنا سٹی کمپیٹ ہو گئی ہے کچھ دنوں کی آؤٹنگ ناکر لی جائے"

یونیورسٹی کے لان میں وہ سب دوست بیٹھے تھے جب نشاء نے بات کا آغاز کیا

"ہم آئیڈیا اچھا ہے کرتے ہیں آؤٹنگ"

ایقان نے کین سے کوک کا سیپ لیتے ہامی بھری

"تم پاکستان نہیں جاؤ گے کیا جب سے آئے ہو ایک بار بھی نہیں گئے ملنے"

ماہر عباس نے اس کے ہاتھ سے کین پکڑتے منہ لگا اس کی اس حرکت پر نتاشہ نے کندھے پر مکا

مارتے منہ بسورا

"نہیں۔"

سپاٹ لہجے میں ایک لفظی جواب

"یار تمہاری تو کزن بھی ہے ادھر اس سے ملنے بھی نہیں جاؤ گے"

"حاثی (حارث) تم لوگ کیا بال کی کھال اتارنے پہ لگے ہو نشاء کا آئیڈیا بیسٹ ہے کچھ پلین کرتے

ہیں"

اٹل نے ایقان کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ بات بدلی

"اوکے پھر سنڈے ڈن کرتے ہیں ہم لوگ"

نشاء نے عاصم کے کندھے پر سر رکھتے ٹانگیں سیدھی کی جو اس سب میں چپ چاپ موبائل پر لگا ہوا تھا

"اس کی جان چھوڑ دیا کرو ہم سب اتنی اہم بات کر رہے ہیں اور تم فون پر لگے ہو"

فون چھین کر اپنے بیگ میں رکھا عاصم تھوڑا سا پیچھے ہوا تو وہ جو آرام سے سر کندھے پر رکھ کر بیٹھی تھی اس کی گود میں گری نشاء کے گرتے سوائے ایقان کے سب نے ہونٹنگ کی

"میڈم میں جگہ سلیکٹ کر رہا تھا آپ کا ہی کام آسان کر رہا تھا"

سب کو نظر انداز کرتے نشاء کو جواب دیا جو اب منہ پھلائے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

"تو پھر ہو گئی جگہ سلیکٹ"

"ماہر تم چپ نہیں رہے سکتے"

نتاشہ نے گھور کر دیکھا

"نہیں مائے بیوٹی یہ کام صرف الٹی کا ہوتا ہے"

"ایقان عالم نام ہے اس کا یار کیا دو سال سے نام بگاڑا ہوا ہے اسکا"

اٹل نے ایک بار پھر سے ایقان کی طرف داری کرتے اسے ٹوکا

"چلو اٹھو سارے پرسوں نکلنا ہے یہ ہو گا ہمارا دا بیسٹ یورپ ٹور"

عاصم نے کھڑے ہوتے نشاء کی طرف بڑھا کر اس اپنے ساتھ کھڑا کیا

"اگر تم میرے کزن نہیں ہوتے ناں تو کبھی تمہیں منہ لگاتی"

"اور اگر تم میری منکوحہ نا ہوتی تو تمہارے ساتھ یہاں کبھی نہیں آتا رہتی تم پاکستان میں"

اسی کے انداز میں جواب دیتے کندھے پر ہاتھ رکھتے اپنے ساتھ لگایا  
"چلو ایقان تمہیں ڈراپ کر دوں"

اٹل نے بیگ اٹھا کر کندھے پر سیٹ کرتے کہا

"اٹل ڈارلنگ میں اور ایفی آئی میں ایقان ہم ساتھ رہتے ہیں تو بہتر ہے آپ بولیں حادث ایقان آپ  
دونوں کو ڈراپ کر دوں۔"

اس چڑانے کے لیے دانتوں کی نمائش کی

"میں بس سے چلا جاؤں گا کچھ کام ہے تم حادث کو ڈراپ کر دینا"

بیگ کندھے پر ڈالے وہ پھر سے یونی کی بلڈنگ کی طرف بڑھا

"لو جی گیا کتابی کیڑا پھر سے کوئی ہسٹری بک یا کسی کی بائیو گرافی پڑھنے"

ماہر نے اسے جاتے دیکھ اونچی آواز میں کہا جو ایقان کے کانوں تک بھی پہنچ گیا مسکراتے قدم آگے  
بڑھائے

نتاشہ، ماہر، اٹل امریکہ میں مقید تھے پچپن سے جبکہ وہ چاروں پڑھائی کے لیے آئے تھے  
سڈے مارنگ۔۔

"چلو جلدی جلدی سب لوگ سامان رکھو اور بیٹھو پھر چلتے ہیں"

وہ لوگ دو گاڑیوں میں تھے ایک ماہر کی اور دوسری اٹل کی تھی اس وقت وہ سب ایقان اور حادث  
کو لینے ان کے ہاسٹل کے باہر کھڑے تھے

"اب چلیں۔۔ گرلز تم لوگوں کا سارا سامان ہے ناں"







"استغفر اللہ اہل میں نے اپنے پیرینٹس نے بات کر لی ہے ہم شادی کرنے والے ہیں رزلٹ کے بعد"

ماہر نے ہلکا سا سر موڑ کر جواب دیا

"بس تم کسی غریب کے کام نا آنا"

حارث نے پھر اہل کو متوجہ کیا

"تم غریب تھوڑی ہو"

"اوہو اہل بے بی کو میرا خیال ہے"

سیٹی بجاتے شرٹ کے کالر کو پکڑے شرماتے کی ایکٹنگ کی

"تم اب چپ چاپ بیٹھو نہیں تو میں تمہیں ایقان کے پاس بھیج دوں گی"

"نہیں مجھے پلیر اس کے ساتھ نہیں بھیجنا میں چپ نہیں رہ سکتا فلحال سو جاتا ہوں"

اہل کی دھمکی کام کر گئی حارث نے جیب سے رومال نکال کر منہ پر ڈالا آنکھیں موندے سر سیٹ

سے ٹکائے سو گیا اس کو سفر میں نیند بھی بہت آتی تھی

"میں ڈرائیو کر لیتا ہوں تم دونوں پیچھے بیٹھ جاؤ"

عاصم چابی پکڑتے ساتھ نشاء کو اشارہ کیا وہ دونوں پیچھے بیٹھ گئے جبکہ ایقان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی

دونوں گاڑیاں آگے پیچھے راستے منزل کی جانب گامزن تھی کبھی ماہر کی گاڑی آگے آجاتی تو کبھی

ایقان سپیڈ بڑھا دیتا ہلکے میوزک سے وہ ڈرائیونگ میں مگن تھا جب نشاء کی آواز سماعت سے ٹکرائی

اس نے میوزک بند کر دیا

"ایقتی تمہاری پاکستان میں کوئی گرل فرینڈ نہیں تھی"

کار نے ایک جھٹکا لیا ایقان نے دوسرے لمحے خود کو سنبھالتے پھر سے ڈرائیو کرنے لگا "نہیں۔"

"ہمممم۔۔۔ کوئی سم ون اسپیشل"

سمجھنے والے انداز میں سر ہلاتے نیا سوال کیا

"ہاں یہ ایک تھی نہیں اب بھی ہے وہ مجھے عزیز"

"کون۔۔؟"

تھوڑا سا آگے ہوتے اشتیاق سے پوچھا

"وہ ہی جو میرے دل کے قریب"

"یاررر ایقتی نام تو ہو گا کچھ اسکا"

عاصم ہنسی کنٹرول کیے بیٹھا رہا کیونکہ وہ جانتا تھا جس کی بات ایقان کر رہا تھا

"ڈول"

"تم مجھے پاگل بنا رہے ہو"

خفگی نے اسے گھورا

"میری جان آپ کو پاگل بنانے کی ضرورت ہے کیا۔۔؟"

عاصم نے معصوم چہرہ بناتے کہا اب نشاء کی توپوں کا رخ اس کی طرف تھا

"تم مجھے پاگل بول رہے ہو"

"اللہ توبہ توبہ میری اتنی مجال اب تم خود کو پاگل سمجھتی ہو تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا"

"عاصم کے بچے"۔۔

"ہوں گے انشاء اللہ ہماری شادی کے بعد دس بارہ"

"میں تمہیں گنجا کر دوں گی"

اس کے بال مٹھی میں جکڑے جب بات سمجھ آئی تو بال چھوڑتے اس کے سینے سے سر ٹکا دیا

"میری جنگلی بلی شرماتی بھی ہے"

اس کے بلش کرتے چہرے پر نظریں ٹکائی نشاء نے سر اٹھانے کی سعی تک نہیں کی اس کی لودیتی آنکھوں کی طرف دیکھنا اس کے بس کی بات نہیں تھی

"ایقتی یار کوئی رومانٹک گانا چلا ماہر بڑا خوش مزاج بندہ ہے ہوں گے گانے تو"

کار میں ایک بار پھر سے میوزک آن ہوا اس بار رومانٹک سونگ پلے تھا ایقان اپنی سوچوں میں گم سم سا ڈرائیو کرتا جا رہا تھا جب پیچھے سے ماہر نے ہارن بجا کر گاڑی سائڈ پر کرنے کا کہا آگے چھوٹا سا اوپن ریسٹورنٹ تھا پہلے ماہر لوگوں کی گاڑی رکی حارث جلدی سے نکل کر ایقان کی کار کے پاس آتے شیشہ بجایا

"رومیوں جولیٹ باہر آجاؤں نکاح میں ہو رخصتی نہیں۔۔۔"

آگے کے الفاظ منہ میں رہ گئے جب شیشہ اترنے پر سامنے ایقان نظر آیا عاصم نشاء اتر چکے تھے

"ہاں جی کیا کہہ رہے تھے آپ حارث ریاض صاحب"

دوسری طرف سے اس کے سامنے آتے کیز انگلی پر گھما رہا تھا

"مم۔۔ میں کہہ رہا تھا کہ بھوک لگی ہے تو ریفریشمنٹ کر لیتے ہیں کچھ اور میں نے کیا کہنا ہے " دانت نکالتے کھسیانی ہنسی ہنسا ایتقاں گردن دبوچتے گھسیٹنے کے انداز میں اسے لیے ساتھ آگے بڑھا "ایقتی تم ہمارے ساتھ کیوں نہیں آئے"

اٹل نے اس کے سامنے آتے براؤن بالوں کو ادا سے پیچھے کیا جو ہوا کی وجہ سے آگے آرہے تھے "کیوں کہ یہ تمہارا لیپا تو پی والا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا "

اس سے پہلے وہ بولتا حارث کی طرف سے جواب آیا ایتقاں بے نیازی سے شانے اچکائے آگے بڑھ گیا

دو گھنٹے وہاں کھانے پینے اور ریسٹ کرنے کے بعد وہ لوگ پھر سے منزل کی جانب بڑھے اب کی بار ماہر ایتقاں اور حارث ایک کار میں تھے جسے حارث ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ دوسری عاصم ڈرائیو کر رہا تھا ساتھ تینوں لڑکیاں تھیں

رہے نارہے یہ جیون کبھی

بنی یہ رہے دوستی

ہے تیری قسم او یارا میرے

جدا ہم نا ہوں گے کبھی

ہمیشہ رہے تو ساتھی میرا

یہ بندھن رہے یوں سدا



ڈرائیو کرتے ساتھ حادثہ سر بھی لگا رہا تھا اچھی آواز اس کو اللہ کی طرف نعمت عطا کی گئی تھی

یہ طاقت تیری یہ قوت تیری

بڑھے ہے یہ میری دعا

او میرے یار تو میرا پیار

سدا رہے تو سلامت

گنا گاتے ساتھ برابر سیٹ پر بیٹھے ایقان کو دیکھ سینے پر رکھتے ہلکا سر کو خم کیا

تیری میری یہ دوستی

یونہی رہے تاقیامت

اب کی بار پیچھے بیٹھے ماہر کی طرف رخ موڑے ایک ہاتھ بڑھایا

"اوائے دو نمبر راک سٹار بعد میں اپنی گلوکاری کرنا دھیان سے ڈرائیو کر"

ایقان نے چیت لگاتے اسے سیدھا کیا

"ہاں ڈرائیو کر رہا ہوں سیدھی طرح بول تجھے جلن ہو رہی ہے میری آواز سے"

"پہلی بات مجھے میرے دوستوں سے کبھی جلن نہیں ہوگی ایقان عالم دوستوں کے لیے جان بھی دے

سکتا ہے"

"اور دوسری بات کیا ہے"

کٹ لیتے حادثہ نے اس کی بات کاٹی ماہر نے نفی میں سر ہلایا امل سہی کہتی ہے یہ چپ نہیں رہ سکتا

اس کی زبان میں کھجلی ہوتی ہے اس نے سوچا

"وہ یہ کہ تیری آواز سے کانوں میں درد ہوتا ہے میں نہیں چاہتا میرے کانوں سے خون نکلے "

سپاٹ لہجے میں کہتے باہر دیکھنے لگا حارث کا اس عزت افزائی پر منہ کھل گیا اس نے چپ چاپ ڈرائیونگ کرنے میں ہی عافیت جانی۔۔۔

رات تک وہ لوگ اپنی منزل پر پہنچ چکے تھے

کسی ہوٹل میں رکنے کی بجائے ان لوگوں نے کیمپنگ کا فیصلہ کیا تین کیمپ لگائے ایک میں لڑکیاں

دوسرے میں ماہر عاصم جبکہ تیسرے میں حارث ایقان نے رکنا تھا

"یار مجھے پارٹنر چیلنج کرنا ہے میں اس دکھی آتما ساتھ نہیں رہ سکتا "

حارث نے نہایت مظلومیت کا مظاہرہ کیا اس کی ایسی شکل دیکھ سب کا قہقہہ بلند ہوا

"حائی تم ایقی کے ساتھ ہی رہتے ہو ہاسٹل میں تمہیں نہیں لگتا تم نے غلط بات کہہ دی "

ماہر نے اس کو یاد دہانی کرواتے

"یار اسی لیے تو بول رہا ہوں یہ ناخود کوئی بات کرتا ہے نا میری سنتا ہے اور تو اور۔۔۔"

\*\*\*

"اور تم اگر چند منٹ چپ رہو تو تمہاری زبان میں کھجلی ہونے لگتی ہے رائٹ "

اس کی بات درمیان میں کاٹتے نتاشہ اہل یک زبان بولی

"جی درست فرمایہ آپ نے محترمہ اہل اور نتاشہ "

"واٹ کک۔کک۔ کیا کہا تم نے محترمہ "

"عزت دی ہے تم لوگوں کو پاگل عورتوں "

"حاثی کے بچے میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں"

اے دانت پیستے اس کی جانب بڑھی

"میں چاہتا ہوں تم کبھی مجھے نا چھوڑو"

دل پر ہاتھ رکھے وہ پیچھے گھاس پر گرا

"اوائے دل پھینک عاشق بس کر ایک گانا سنا"

اس سے پہلے اے اس کو مار مار کر کچو مر نکال دیتی ماہر نے حارث کو سیدھا کرتے کہا

"یار گٹار نہیں میرے پاس ادھر"

"ہاں اور ہم تو جیسے جانتے نہیں کہ تم گٹار کے بغیر بھی گا سکتے ہو اپنی دے میری کار میں گٹار ہے

عاصم تم لے آؤ"

اے نے اس کو چت رسید کی

"یہ لو اب شروع ہو جاؤ"

عاصم گٹار تھمتے ایقان کے ساتھ بیٹھ گیا

نگاہیں اے ہر ٹکائے اس نے ہلکا سا رخ موڑا جو اب نتاشہ کے ساتھ جا بیٹھی تھی

□ ♥ □ ♥

کہانی سنو زبانی سنو

مجھے پیار ہوا تھا

اقرار ہوا تھا

کہانی سنو زبانی سنو

مجھے پیار ہوا تھا

اقرار ہوا تھا

چہرے پر مسکراہٹ سجائے ماحول میں اپنی سحر زدہ آواز بھر رہا تھا

دیوانہ ہوا مستانہ ہوا

تیری چاہتا میں کتنا افسانہ ہوا

تیرے آنے کی خوشبو

فضا میں گہرا سانس لیتے جیسے اس کی خوشبو کو محسوس کیا ہو

تیرے جانے کا منظر

تجھے ملنا پڑے گا اب زمانہ ہوا

مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی سب لوگ اس آواز میں جکڑے اسی ہر نگاہیں ٹکائے بیٹھے تھے

صدائیں سنو ، جھانکیں سنو

مجھے پیار ہوا تھا

اقرار ہوا تھا

مجھے پیار ہوا تھا

اقرار ہوا تھا

ہے تمنا ہمیں تمہیں دلہن بنائیں

تیرے ہاتھوں پہ مہندی اپنے نام کی سجائیں



اُبل کو دیکھتے مسکراہٹ گہری ہوئی حارث نے مسکراتے سر نیچے جھٹکا

تیری لے لیں بلائیں تیرے صدقے اتاریں

ہے تمنا ہمیں تمہیں اپنا بنائیں

نہیں مشکل و فاز را دیکھو یہاں

تیری آنکھوں میں بستا ہے میرا جہاں

کبھی سن تو زرا، جو میں کہہ نا سکا

میری دنیا تمہی ہو تم ہی آسرا

دعائیں سنو، سزائیں سنو

مجھے پیار ہوا تھا

اقرار ہوا تھا

کہانی سنو، زبانی سنو

مجھے پیار ہوا تھا

اقرار ہوا تھا

مجھے پیار ہوا تھا، پیار ہوا تھا

آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیتے اس نے گٹار نیچے رکھا سب کی ہوٹنگ ہو تالیوں نے اسے ہوش کی

دنیا میں واپس لے آئی

"کس سے ہیار ہوا حارث کو، مممم"

نماشہ نے سوالیہ انداز میں آبرو اچکاتے پوچھا

"کس کو دلہن بنانا چاہتے ہو بھائی "

نشاء بھی ساتھ ہو لی

"بس ایسے ہی گانا اچھا لگتا ہے مجھے "

بالوں میں انگلیاں پھیرتے سر نیچے جھکا لیا

"ہم تو نہیں ماننے والے یہ بات کہ یہ صرف آپ کو گانا اچھا لگتا ہے کیوں اہل۔؟ تم بتاؤ "

"مجھے کیا پتہ اگر کہہ رہا ہے تو اسے گانا پسند ہی ہو گا "

وہ اٹھ کر اپنے کیمپ کی جانب بڑھ گئی

"ارے اسے کیا ہو گیا۔؟ ابھی تو ٹھیک تھی "

اسے جاتا دیکھ ماہر نے کہا

"سفر کی وجہ سے تھکاوٹ ہو گئی ہو گی ہم سب کو بھی سونا چاہیے "

ایقان نے کھڑے ہوتے سب کو اشارہ کیا تو وہ بھی اپنے اپنے کیمپ کی جانب بڑھ گئے

دو دن ہو گئے تھے ان لوگوں کو یہاں رکے آج ان لوگوں نے ایک ہوٹل میں سٹے کرنے کا سوچا اور یہاں سے شروع ہوئی ان کی بری یادیں ایقان عالم کا رشتوں کو چھوڑنا کسی پر اعتبار نا کرنے کا نیا سفر اس کی ابتدا یہیں سے ہوئی تھی اسی جگہ سے وہ سب بچھڑ گئے تھے اس نے جانا کہ رشتے کمزوری ہوا کرتے ہیں

"سر یہاں پر صرف تین روم خالی ہیں جو کہ ہم کپل کو دے سکتے ہیں"

ریسپشن پر مینجر نے مؤدبانہ انداز میں کہا

"بٹ ہمیں سات روم چاہیے سنگل"

ماہر اس کی طرف بڑھا

"وی آر سوری یہاں پر تین روم خالی ہیں"

"بات سنو یا ایک روم عاصم نشاء کے نام سے بک کرواتے ہیں ان دونوں کا نکاح ہوا ہے دوسرا ماہر

نتاشہ۔۔"

"اور تیسرا۔۔؟"

ماہر نے حارث کی بات درمیان میں کاٹتے سوال کیا

"اے ادر آؤ"

ایقان نے اے کو اپنی طرف بلایا جو نتاشہ اور نشاء ساتھ ایک طرف کھڑی تھی

"اگر تمہارے اور حارث کے نام سے روم بک کروا دیں تو تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں"

اے نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا

"اے بات سمجھو رات بہت ہو چکی ہے اور یہاں کوئی اور ہوٹل بھی نہیں بیس کلومیٹر تک اس ہوٹل

میں تین روم ہیں جو کپل کو ملیں گے ایک میرے اور نشاء کے نام سے دوسرا ماہر نتاشہ اور تیسرا ہم

تمہارے اور حارث کے نام سے کروا لیں"

"وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن ایقان یہ کہاں رکے گا۔۔؟"

سوالیہ نظریں اب ایقان پر ٹکی  
 "وہ ہم سب بعد میں بیچ کر لیں گے تم تینوں (نٹاشہ، نشاء، امل) ایک روم میں رک جانا اور ہم لوگ  
 باقی دو روم میں رک جائیں گے"  
 ماہر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے یقین دہانی کروائی  
 "اوکے پھر ٹھیک ہے"  
 مسکرا کر کہتے وہ پلٹ گئی وہ تینوں اپنے اپنے نام سے روم بک کروا کر کیز لیتے آگے بڑھے ایقان بھی  
 ان کے ساتھ ہی چلا۔۔ سیکنڈ فلور پر ان کو رومز ملے تھے اور کہے کے مطابق وہ لوگ اپنے اپنے  
 کمروں میں چلے گئے لڑکیوں کا کمرہ ان کے کمروں سے دو کمرے چھوڑ کر آگے تھا جب ان کے  
 کمرے آنے سامنے تھے  
 "یار ایک بات بولوں"  
 وہ چاروں حارث اور عاصم کے روم میں بیٹھے تھے جب حارث بولا  
 "یہ تمہیں کب سے اجازت مانگنے کی ضرورت پڑی"  
 "ماہر یار میں سیریس ہوں تمہیں نہیں لگتا یہ ہوٹل کچھ عجیب ہے مطلب کیل کو ہی روم دیتے ہیں"  
 "ہو گا کچھ ہمیں کیا ہم نے کون سا یہاں ساری زندگی گزارنی ہے دو تین دن ہی تو رکیں گے"  
 "میں باہر گھوم پھر کر آتا ہوں یہاں گھٹن سی ہو رہی ہے باہر کی تازہ ہوا کھا لیتا ہوں"  
 حارث نے کھڑے ہوتے جیکٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے  
 "ہاں جاتا کہ تیرا دماغ فریش ہو جائے"



"تم سو جانا میں یہ عالیشان ہوٹل گھوم پھر کر آؤں گا "

گردن اکڑاتے وہ باہر نکل گیا اس کی اس عادت سے سب واقف تھے وہ جب بھی باہر جاتا تھا کہیں بتا کر جاتا کہاں جا رہا ہے کب تک واپس آئے گا

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ لوگ دونوں بھی چلے گئے

"باس ٹوٹل سترہ کپل ہیں ینگ جن میں سے 8 ایشین ہیں اور تین کپل آج نیو آئے ہیں "

اندھیرے میں ایک شخص فون کان سے لگائے کسی سے بات کر رہا تھا

"یس باس مجھے لگتا وہ سارے سنگل ہیں جو آج آئے ہیں اور لڑکیاں تو ان چھوٹی لگتی ہیں جیسے وہ لوگ روم بک کرنے سے پہلے بات کر رہے تھے صاف پتہ چلتا ہے وہ دوست ہیں بس "

اس کے آدھے چہرے پر چاند کی روشنی پڑتی تھی جس سے صرف اس کی ہونٹ اور ٹھوڑی نظر آرہی تھی ہونٹوں پر مکروہ مسکراہٹ سجائے وہ ہوٹل میں موجود کپل کے انفارمیشن دے رہا تھا جب کسی کے قدموں کی آہٹ پر وہ دیوار ساتھ لگی جھاڑیوں میں چھپ گیا

"دل تینوں دے دیتا میں تاں سوہنے یار دے

جند تیرے قدماں ایچ دھری ہوئی ہے "

اپنی مستی میں چلتے وہ گنگاتے آگے بڑھ رہا تھا جب اسے جھاڑوں کے پاس سایا نظر آیا یہ ہوٹل کا پچھلا حصہ تھا

"کون ہے وہاں میں پوچھ رہا ہوں کون ہے ادھر "

آگے بڑھتے اس نے آواز میں رعب در آیا

"سر آپ یہاں اس وقت کچھ چاہیے کیا آپ کو "

پیچھے سے کسی کی آواز پر وہ چلاتے مڑا

"آہستہ۔۔ یہ کیا طریقہ ہے میری ادھر جان نکل جانی تھی "

سامنے کھڑے شخص کو گھورا رہا تھا

"سر آپ اس وقت یہاں تھے مجھے لگا کچھ چاہیے ہو گا اسی لیے پوچھ لیا "

"نہیں میں تو بس تازی ہوا کھانے آیا تھا تم اس وقت ادھر کیا کر رہے ہو "

"سر میں اس ہوٹل کا مینجر شاید آپ مجھے بھول چکے ہیں اور میں ادھر الیکٹریسیٹی کا مین سٹیشن چیک

کرنے آیا ہوں کچن کی لائٹ میں کچھ پر اہلم ہو رہی ہے "

"تم مینجر ہو یا الیکٹریشن "

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے دوستانہ انداز میں پوچھا مینجر نے گہرا سانس خارج کیا

وہ چہل قدمی کرتے واپس ہوٹل کے داخلی دروازے کی طرف آگئے

"اوکے سر گڈ نائٹ سویٹ ڈریمنر "

مینجر نے اسے لفٹ کی طرف جاتے پیچھے سے بولا

"تم نے چیک نہیں کیا کیا مسئلہ ہو رہا ہے الیکٹریسیٹی میں "

اس نے ہلکا سا رخ موڑ کر کہا پھر آگے بڑھ گیا مینجر نے ایک بار پھر باہر کا رخ کیا

"یار امل تمہارا کوئی سین وین ہے کیا ایقی ساتھ "

نتاشہ نے کشن گود میں رکھا

"یہ تم خود ماہر سے رشتے کی بات کر کے بیٹھی ہو تو کیا سب کی شادی کروانا چاہتی ہو"

اہل نے کشن اس کی گود سے کھینچ کر سر کے نیچے رکھا

"نشاء تم بتاؤ تمہیں نہیں لگتا کہ اس کا اور ایتی کا کوئی سین ہے"

نشاء جو واشروم سے ہاتھ صاف کرتی نکلی اس کی بات سن کر ٹھٹھی ٹشو ڈسٹ بن میں پھٹکتے اس کے پاس بیڈ پر نیم دراز ہو گئی

"نہیں مجھے نہیں لگتا کیوں کہ ایتی کا پاکستان میں کوئی سین ہے"

"واٹ"

اس کی بات پر وہ دونوں ایک دم سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

"ہاں اس کی کوئی کزن ہے کیا نام تھا اس کا۔۔۔ ہاں یاد آیا ڈول یہی نام بتا رہا تھا"

اس نے کنپٹی پر انگلی رکھی

"اللہ میں بھی سوچوں یہ کسی لڑکی کو بھاؤ کیوں نہیں دیتا ویسے ایک بات تو ماننی پڑے گی ایتی بندہ بڑا ہینڈسم ہے"

نتاشہ نے گالے کے نیچے ہاتھ رکھا

"وہ تو ہے ایقان ماشاء اللہ سے پرکشش ہے"

اہل نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی

□♥□♥

اگلی صبح دس بجے وہ سب تیار ہو کر ہوٹل کے گارڈن میں تھے

"مجھے کچھ کہنا ہے"

حادث نے گلہ کھنکھارتے اپنی طرف متوجہ کیا  
"ہم بولو"

یک زبان سب کو جواب آیا  
"اے خان مجھے تم سے کچھ کہنا ہے"  
اے نے نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر اس کی طرف بڑھی  
"اے مجھے سمجھ نہیں آ رہا کیسے کہوں"  
"جیسے روز اپنی زبان قینچی کی طرح چلاتے ہو ویسے"  
اس نے مسکرا کر کہا  
"ہم یو آر رائٹ"

*In English We Say:-*

*I Love You*

*But in Urdu we Say:-*

ہم تمہیں کہہ نا سکے  
چلو آج وضاحت سے اقرار کرتے ہیں  
جسے تم روز آئینے میں دیکھتے ہو  
اسے ہم بہت پیار کرتے ہیں "



اس کے سامنے گھٹنے کے بل جھکتے اس نے جیب سے ایک ڈبی نکال کر اوپن کرتے اس کے سامنے کی جس میں سمپل سی ایک سرخ نگ والی انگوٹھی تھی امل نے بے یقینی سے دونوں ہاتھ منہ پر رکھے اسے دیکھ جا رہی تھی پیچھے وہ پانچوں ہوٹنگ میں مصروف تھے

"یس بولو امل یس بولو"

نتاشہ اور نشاء اونچی آواز میں بول رہی تھی

"بی۔۔ یس"

نم آنکھوں سے سر اثبات میں ہلاتے ہاتھ آگے بڑھائے وہ اس کے سامنے نیچے بیٹھ گئی حارث نے انگوٹھی اس کی انگلی میں پہناتے ساتھ کھڑا کیا

"ہم واپس چل کر آفیشل منگنی کریں گے"

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے مسکرا کر بتایا

"ڈیڈ۔۔؟"

"تمہارے پیرینٹس سے میں بات کر چکا ہوں ڈیر امل بے بی"

امل کا حیرت سے منہ کھل گیا سب دوستوں نے آگے بڑھتے مبارک باد دی دونوں کو

"ایک بات بتاؤ رنگ کا سائز کیسے پتہ چلا تمہیں"

ایک طرف بنی لوہے کی چیئرز پر بیٹھ کر رنگ پر انگلی پھیرتے حارث کی طرف دیکھا

"تمہیں یاد ہو گا پچھلے مہینے تمہاری رنگ گم ہو گئی تھی"

"ہاں ہوئی تھی"

"تو میڈم اس سے سائز لیا ہے"

"تم نے میری رنگ چوری کی"

"جی نہیں میری ہونے والی ساس نے مجھے چوری کر کے دی"

"شادی کے بعد تم امریکہ رہو گے ناں"

"نہیں اہل ہم پاکستان جا کر شادی کریں گے اور وہیں رہیں گے"

"میں کیسے رہوں گی وہاں"

اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی

"ویسے ہی جیسے میں رہوں گا تم میرے ساتھ رہنا"

"بس بس سٹاپ کتنی لمبی پلاننگ کر رہے ہو تم دونوں مجھے تو ڈر ہے کہیں تم دونوں بچوں کے نام نا

ابھی سوچ لو"

نشاء نے ان کی سوچ پر بند باندھا

"ہاں اور نہیں تو کیا تم دونوں کی منگنی نہیں ہوئی ابھی اور ہم دونوں نکاح میں ہو کر ایسی پلاننگ نہیں

کرتے"

فضا میں ان کے قہقہے گونجے وہ سب ایک دوسرے ساتھ بہت خوش تھے اس سوچ سے بے فکر آنے

والا وقت ان کے ساتھ کیا کھیل کھیلنے والا ہے

★★★★★★★★

"یار دو دن ہو گئے ہیں ہم لوگ اسی ہوٹل میں ہے چلو آج کہیں باہر چلتے ہیں کافی آرام کر لیا ہے"

سب ماہر کے روم میں بیٹھے تھے جب حادث نے کہا  
"پہلی دفعہ کوئی ڈھنگ کی بات کی ہے تم نے"

"اے بی بی آپ کی محبت کا اثر ہے جو ہم سدھر رہے ہیں"  
اے نے اناری ہوتا چہرہ نیچے جھکا لیا خفت مٹانے کے بات پھر سے شروع کی  
"ایتنی کہاں جانا چاہیے آج تم بتاؤ"  
"میں کیا بتاؤں"

اس نے کندھے اچکائے  
"لو جی یہ کیا بات ہوئی ایقان یار ہم سب انجوائے کرنے آئے ہیں تم ایسے ہو جیسے روٹھی ہوئی محبوبہ  
ہو"

نماشہ نے دوستانہ انداز میں اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا  
"تم لوگ گھوم پھر آؤ مجھے کوئی کام ہے میں ادھر ہی رکتا ہوں"  
اس نے اپنی جیکٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالتے باہر نکل گیا اس کے جاتے نماشہ کا چہرہ بجھ سا گیا

"ڈونٹ وری نماشہ میری اس سے صبح بات ہوئی تھی اسے ضروری کام ہے اس نے بتایا تھا تم ٹینشن  
نہیں لو"

وہ بامشکل مسکرائی ایک گھنٹے بعد وہ ہوٹل سے باہر چلے گئے ایقان ہوٹل سے باہر کہیں نہیں گیا اسے  
کچھ دیر کی تنہائی چاہیے تھی وہ اس ٹرپ پر آنے کے لیے تیار بھی اسی وجہ ہوا تھا تاکہ کچھ پل سکون

میں گزار لے لیکن اسے یہاں آکر بھی سکون نہیں مل رہا تھا وہ ہوٹل میں چلتے اس کے پچھلے حصے کی جانب آگیا تھا جہاں پر سٹور بنا ہوا تھا اپنی سوچوں میں گم سم وہ وہاں سے گزر رہا تھا جب اسے سٹور کے اندر سے کچھ کھٹکنے کی آواز آئی اس نے دروازے کھولنے کی کوشش کی تو وہ لاکڈ تھا جب ایک بار پھر سے وہ آواز آئی جیسی کوئی اندر سے کھٹکھٹا رہا ہو کسی کے قدموں کی آہٹ پاتے وہ ذرا پیچھے ہٹا جیسے اس نے یہاں کوئی آواز نہیں سنی قدموں کی آہٹ ہوٹل کے مینجر کی تھی جو سٹور کی جانب ہی آیا تھا اس نے ادھر ادھر دیکھتے دروازہ کھولا اس سے پہلے وہ اندر داخل ہوتا ایقان اس کے پاس آیا

"س۔ سر آپ یہاں۔۔؟"

بامشکل لہجے کو ہموار کیے اس نے پیشانی پر نمودار ہوتی پسینے کی بوندوں کو ہتھیلی کی پشت سے صاف کیا

"ہم میں بس ایسے ہی چہل قدمی کرنے آیا تھا ہوٹل کافی اچھا ہے آپ کا"

اس نے ہلکا رخ بدلتے اندر دیکھنے کی کوشش کی ادھ کھلے دروازے سے اس نے ہلکا سا اندر جھانکنے کی کوشش کی جہاں سے اب آواز زیادہ آرہی تھی پہلے کی نسبت

"شکریہ سر کوئی پر اہلم ہو تو بتائے گا"

اس نے سر جھکا کر مؤدبانہ انداز میں کہا

"اندر سے آواز آرہی ہے کچھ کھٹکنے کی کوئی ہے کیا اندر۔۔؟"

ایقان نے ایک نظر سٹور پر تو دوسری مینجر پر ڈالی



"جج۔۔ جی سر \_\_\_\_\_ وہ اندر رک۔۔ کوئی نہیں ہے چوہے ہیں اسی وجہ سے آواز آرہی ہو گی " لاکھ کوشش کے باوجود بھی اس کی آواز لڑکھڑائی گئی جو ایتقان نے باخوبی نوٹ کی "او کے آپ اپنا کام کریں "

کہتے وہ واپس جس طرف سے آیا تھا اسی طرف بڑھا قدم چھوٹے چھوٹے اٹھاتے اس نے مینجر کے سٹور اندر جانے کا انتظار کیا جب وہ اندر چلا گیا ایتقان جلدی سے واپس دروازے کی طرف آیا ہلکے ہاتھ سے کھولا تو وہ اپنی جگہ سے تھوڑا سا سرک کر کھلا شاید مینجر جلدی بازی میں دروازہ بند کرنا بھول گیا تھا

اندر داخل ہوتے اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں سٹور میں کھانے پینے کا سامان اور کچھ ٹوٹا ہوا فرنیچر پڑا تھا ایتقان سر جھٹک کر واپس مرنے لگا جب اس لگا ایک طرف کوئی کسی سے بات کر رہا ہو "باس ڈونٹ وری میں جلد سے جلد مال ایکسپورٹ کروا دوں گا اور اس بار مال بہترین اور زیادہ تعداد میں آپ کو دیا جائے گا " مقابل کے جواب سننے کے بعد وہ ایک بار پھر بولا

"سر میں ابھی مال چیک کرنے ہی آیا تھا آج رات تک ایکسپورٹ کروا دوں گا آدھا باقی دو دن بعد کیونکہ اب ڈوز بڑھانی پڑ رہی ہے اس کیے آپ ایک گھنٹے بعد گاڑی بھیج دیں پرانا فرنیچر لے جانے کے لیے"۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتا ایتقان پر فون پر مسلسل حارث کی آتی کال نے ماحول میں ارتعاش پیدا کیا خاموشی میں فون کی رنگ ٹون نے خلل ڈالا وہ جو کسی سے کال پر بات کر رہا تھا اس طرف

متوجہ ہوا ایقان جلدی سے کال کاٹ کر پیچھے ہٹنے کے لیے مڑا اور کچھ ڈبے گر گئے اس سے پہلے وہ بھاگ پاتا ایک طرف سے مینجر اور ساتھ تین ہٹے کٹے آدمی اس کی طرف آئے "تم جو کر رہے ہو میں سب کو بتاؤں گا تمہارے اس گھٹیا ہوٹل کی پول سب کے سامنے کھولوں گا" مینجر کے باہر آتے خونخوار نظروں سے دیکھتے وہ چلایا

"سر۔۔۔ کسی کو کچھ بتائیں گے آپ تب جب یہاں سے زندہ جائیں گے پکڑ لو نواب زادے کو" اس آدمیوں کو اشارہ کرتے وہ ایک طرف ہوا ایقان نے بھاگ کر جانے کی کوشش کی لیکن سر پرنے والی ضرب نے اس کو یہ کرنے سے روک دیا اس نے سر ہلکا سا گھما کر دیکھا تو پیچھے ایک آدمی لوہے کی راڈ پکڑے اس ہی گھور رہا تھا "میں تت۔۔ تمہیں چھوڑوں گک۔ گک۔۔"

آگے کے الفاظ اس کے منہ میں رہ گئے اس کا پورا وجود ایک دم زمین پر گر گیا "اسے اٹھا کر ان سب کے ساتھ رکھو اندر یہ اگلے ویک ایکسپورٹ ہو جائے گا تب تک اس کے سارے ٹیسٹ کرواؤ اور میک شیور یہ ہوش میں نہیں آنا چاہیے از دیٹ کلیئر" حکم صادر کرتے ان کی طرف دیکھا "یس باس"

ایک زبان جواب دیتے دو آدمیوں نے ایقان کو اٹھایا اور ایک طرف بنے کمرے میں گم ہو گئے کچھ دیر بعد وہ مینجر بھی باہر نکل گیا سٹور کو پھر سے لاکڈ کر دیا

اندھیرے کمرے میں اس کا بے جان وجود ایک کونے میں پڑا تھا جہاں پر ایک طرف لیبارٹری کا سامان نصب تھا تو دوسری طرف کچھ نوجوان لڑکے لڑکیاں بے ہوش تھے ان کی حالت دیکھ کر لگتا تھا جیسے ڈرگزیڈیکٹ ہوں ایک طرف سر ڈھلکے ہوئے بے سودہ وجود اور کمرے میں سرخ ہلکی روشنی اس کو خوفناک بنا رہی تھی



"یار ایتی کو آنا چاہیے تھا ایسا بھی کیا ضروری کام بندہ دوستوں کو بھی ٹائم نا دے"

نشاء کو افسوس ساتھ غصہ بھی آرہا تھا اس پہ

"نشواٹس اوکے یار اسے کوئی کام ہو گا تبھی نہیں آیا"

اٹل نے اپنے ساتھ لگایا

"گرلز ہم لوگ انجوائے کرنے آئے ہیں یا چارمنگ بوائے (ایقان) کے نا آنے کا دکھ منانے آئے ہیں"

حارث نے ان لوگوں کے اداس چہروں کے دیکھتے ماحول کو خوشگوار بنانے کی کوشش کی "بات تم نے سچ کی ہے تو وہ چارمنگ بوائے اگر میں لڑکی ہوتا ناں تو کیسے بھی کر کے اس سے شادی کر لیتا"

"اللہ اللہ نتاشہ دیکھو میں نا کہتا تھا یہ زیادہ ہی گھومتا ہے اس کے ساتھ اب بھی ٹائم ہے سوچ لو ایک بار"

قہقہہ ضبط کرتے اس نے جیسے خود سے بہت عقل والی بات بتائی تھی نتاشہ نے پاس پڑا جو گر اٹھا کر مارا جو اس کے سائڈ پر ہونے سے ماہر کو لگ گیا حادث کے ساتھ باقی سب کا قہقہہ بلند ہوا جب کہ نتاشہ نادم سی ہوتی ماہر کو دیکھ رہی تھی جو بے یقینی سے آنکھوں کی پتلیاں سکڑے اسے ہی دیکھ رہا تھا رات وہ لوگ کافی لیٹ واپس آئے سارے روم چیک لیکن ایقان کسی بھی روم میں نہیں تھا اس کا فون بھی نہیں لگ رہا میسیجز کے بھی جواب نہیں ملے تو سب نے فیصلہ کیا ریسپشن سے جا کر پوچھ لیتے ہیں کیا پتہ کوئی میج چھوڑ کر گیا ہو کہیں

"ہیلو سر کہیے میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں"

ان تینوں کو ریسپشنسٹ کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی مینجر نے درمیان میں آتے اپنی طرف متوجہ کیا "اچھا ہوا آپ ہی مل گئے ہمارے ساتھ ہمارا ایک دوست تھا ایقان عالم آپ نے اس دیکھا ہو گا ہمارے ساتھ"

عاصم نے بات شروع کی "جی سر میں نے کئی دفعہ دیکھا ہے ان کو اوہ۔۔ یاد آیا سر وہ یہ آپ کے لیے دے کر گئے ہیں" اس نے جیب سے ایک کاغذ نکال کر ان کی طرف بڑھایا "کیا لکھا ہوا ہے"

ماہر نے کاغذ کھولتے عاصم سے پوچھا "ابے اسے کھولنے تو دے"

"اسلام علیکم!"



مجھے ایک ضروری کام آگیا ہے میں واپس جا رہا ہوں تم سب اپنا ٹرپ انجوائے کرنا واپسی پر ملاقات ہو گی

اللہ حافظ "

"یہ کیا بات ہوئی ضروری کام تھا تو اچانک چلا گیا ہمارے آنے تک رک نہیں سکتا تھا "

حارث نے غصے سے بولتے کاغذ اس کے ہاتھ سے جھپٹا

"ریلیکس یار ویسے بھی ایک ہفتے کی تو بات ہے ہم واپس چلے جائے گے "

ماہر نے کندھے پر ہاتھ رکھا

"نہیں ایک ویک نہیں ہم لوگ کل صبح ہی واپس جائیں گے ایسے کیسے وہ جاسکتا ہے "

بولتا وہ اپنے کمروں کی طرف بڑھ گیا وہ دونوں بھی مینجر کا شکریہ ادا کرتے اس کے پیچھے ہو لیے ان

کے جاتے مینجر نے ماتھے کو دو انگلیوں سے مسلتے انگوٹھے سے کنپٹی پر دباؤ ڈالا

"کیا ہوا کچھ پتہ چلا اس کا"۔۔؟

اسے منہ پھلا کر اندر داخل ہوتے امل نے پوچھا وہ سب اس کے ماہر کے کمرے میں تھے

"ہاں جی نواب زادے واپس چلے گئے ہیں ضروری کام تھا حد ہو گئی یار "

غصے سے کہتے صوفے پر بیٹھ گیا اتنے میں وہ دونوں بھی اندر داخل ہوئے

"حارث کیا ہو گیا یار رر اسے ضروری کام تھا اسی لیے چلا گیا "

"وہ چلا گیا تو ہم سب یہاں کیا کر رہے ہیں بس کل صبح واپس چلتے ہیں اس کا تو گلا اپنے ہاتھوں سے

دباؤں گا "

اس نے غصے سے کہتے مٹھی میں موجود وہ کاغذ مسلتے جیب میں ڈالا

"اوکے تم ہائپر نہیں ہو ہم کل صبح ہی چلتے ہیں واپس "

نشاء نے پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا جسے اس نے ایک گھونٹ میں پی لیا

"گرلز تم لوگ اپنے روم میں جا کر پیکنگ کرو اور حارث صاحب بھی اپنے کمرے میں جائیں نہیں تو

پھر سوتے رہو گے بارہ بجے تک "

"نہیں میں آج ادھر ہی سو جاتا ہوں عاصم تم جاؤ"

کہتے صوفے سے اٹھتے ایقان کی جگہ پر نیم دراز ہو گیا

اگلی صبح سات بجے

"اٹھا جا حارث کتنا سوئے گا "

ماہر پچھلے ایک گھنٹے سے اسے جگانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا

"اونہہ ہوں سونے دے ظالم انسان "

اس نے بلینکٹ سر تک تان لیا

"ہاں ایقان شکر ہے تم نے کال اٹینڈ تو کی یار بس ہم لوگ بھی واپس آ جاتے ہیں بس یہ حائی کی نیند

سے جان چھوٹ جائے "

کانوں میں آواز پڑتے وہ جھٹ سے سیدھا ہوا ماہر کو دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ مسکرا رہا تھا

"ماہر ررررررر تو میرے ہاتھوں سے بچے گا نہیں "

تکیہ اٹھاتے اس مارنے کے لیے بڑھا تبھی دروازہ کھلا اور باقی سب تیار اندر داخل ہوئے

"یہ کیا تم لوگ تیار نہیں ہوئے ابھی تک"

ان دونوں کو لڑتے دیکھ عاصم نے دبے دبے غصے میں کہا

"یہ حادثہ نیند سے بیدار ہوتا تو تیار ہوتے ناں"

"اوکے اب لڑائی ختم کرو اور جلدی تیار ہو جاؤ"

"میرا سامان؟"

حادثہ نے سوالیہ نظروں سے عاصم کو دیکھا

"پتہ تھا تو لیٹ اٹھے گا اور رعب ہم پہ جھاڑے گا اسی لیے میں نے بیک کر دیا اب تیار ہو جا"

"شکریہ یار۔۔ چل ماہر کیا یاد رکھے گا آج حادثہ شاہ تیرے کپڑے پہن کر ان کپڑوں کی قیمت دگنی

کر دے گا"

شوخی سے کہتے کبرڈ کی طرف بڑھا لیکن سامنے ایقان کے کپڑے دیکھ وہ ٹھٹھک گیا

"یہ اس کے کپڑے یہاں کیا وہ اپنا سامان نہیں لے کر گیا"

اس نے پیچھے کھڑے ماہر کو سوالیہ نظروں سے دیکھا

"جلدی میں ہو گا اسی لیے کپڑے یہں رہ گئے ہوں گے"

"چل تیرے کپڑوں کو بخش کر میں ایقان کے کپڑے پہنوں گا"

اس کی وائٹ شرٹ بلیک پینٹ نکالتے واشروم کی جانب بڑھا

"یہ بھی پورا پاگل ہے"

اسے جاتے دیکھ ماہر نے مسکرا کر کہا

"ناشتے کا آرڈر میں نے یہیں دے دیا تھا"

"گڈ"

اٹل اور ناشتہ نے مل کر ایقان کا سامان پیک کیا

دروازے پر دستک ہوئی ایک سروینٹ ناشتے کی ٹرالی لیے اندر داخل ہوا ساتھ مینیجر بھی آیا  
"ہائے ایوری ون گڈ مارنگ آئی ہوپ میں نے ڈسٹرب نہیں کیا ہو گا ایکچوئیلی آپ سب کو بتانا تھا کہ  
کچھ پرابلم ہونے کی وجہ راستے بند ہیں تو آپ لوگوں نے اگر کہیں باہر جانے کا پلان بنایا ہے تو کینسل  
کر دیں"

کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا

"کیا ہوا منہ کیوں لٹکا کر بیٹھے ہو ناشتہ کرو پھر بولو گے حارث نے لیٹ کر دی"

بالوں میں انگلیاں چلاتے وہ ان کی طرف بڑھا

"یار کچھ پرابلم ہو گئی ہے جس وجہ سے سارے راستے بند ہیں ہم کیسے جائیں گے"

ناشتہ نے اداسی سے کہا

"کک۔۔ کیا مطلب راستے بند ہیں"

"اس مینیجر سے بات کر کے پوچھتے ہیں کسی شارٹ کٹ کا ناشتہ تو کرو"

"ہاں ماہر ٹھیک کہہ رہا ہے ہم ہر حال میں آج ہی جائیں گے"



حادث نے بے دلی سے ناشتہ کیا اور ان دونوں کو لے کر نیچے آیا لیکن مینیجر نے بتایا کہ یہاں پر کوئی شارٹ کٹ نہیں مین روڈ ہی ہے دو دن گزر جانے کے بعد بھی وہ لوگ وہاں سے نکل نہیں پائے تھے

"ہم لوگ چلتے ہیں بس بہت ہوا اور نہیں رکنا ہمیں یہاں کسی بھی راستے سے چلے جائیں گے لیکن جائیں گے ضرور"

دن کے تقریباً گیارہ بجے وہ ہوٹل کے گارڈن ایریا میں بیٹھے تھے جب امل غصے سے کہا "بلکل ہم جائیں گے آج ہی حادث اس نے نوٹ میں کیا لکھا تھا کیا یہ نہیں بتایا تھا کہ اسے کیا کام ہے"

"نہیں نشاء یار بس یہ ہی تھا کہ اسے کوئی ضروری کام ہے" اس نے نوٹ پاکٹ سے نکال کر دیکھانے کے لیے کھولا لیکن ہینڈ رائٹنگ دیکھ کر رک گیا "کیا ہوا ادھر دے حاثی"

"یار بی۔۔ یہ ایتقان کی ر۔۔ رائٹنگ نہیں ہے وہ ایسے نہیں لکھتا" اس نے نوٹ کو بغور دو تین دفعہ دیکھا "کیا مطلب اس کی رائٹنگ نہیں ہے اس نے نہیں لکھا تو پھر کس نے لکھا یہ۔؟" اب کی بار سب پریشان ہوئے

"یہ تو اس مینیجر سے پتہ چلے گا اسے یہ نوٹ کب دیا ایتقان نے"

"تم لوگ روم میں جاؤ ہم اس سے بات کر کے آتے ہیں اب ہم یہاں اور نہیں رک سکتے مجھے کچھ عجیب لگ رہا ہے"

ان تینوں کو روم میں جانے کا کہتے عاصم، حارث اور ماہر ساتھ مینیجر کے پاس پہنچا "ہیلو"

ریسپشن پر بیٹھی لڑکی کو حارث نے اپنی طرف متوجہ کیا

"یس سر ہاؤ کین آئی ہیلپ یو"

کرسی ان طرف گھماتے وہ سیدھی ہوئی

"مجھے مینیجر سے ملنا ہے آپ بتا سکتی ہیں وہ کہاں ہیں"

لہجے کو ہموار رکھا

"سر اس ٹائم وہ سٹور کی سیٹینگ کے لیے جاتے ہیں آپ کوئی میسج دینا چاہتے ہیں تو بتا دیں"

"نو تھینکس ہم ان سے خود مل لیں گے"

کہتے پلٹ کر باہر کا رخ کیا

"سر وہ اس وقت بزی ہوتے ہیں آپ پلیز ادھر نہیں جائیں"

پچھے سے کہتے اس نے انہیں روکنے کی کوشش کی لیکن وہ سنی ان سنی کرتے بڑھ گئے

□♥□♥

وہ تینوں کمرے میں تھی جب دروازے پر ہلکی دستک ہوئی نشاء نے دروازہ کھولا لیکن سامنے ریسیپشن

پہ جو لڑکی بیٹھتی تھی اسے دیکھ کر حیران ہوئی

"میڈم آپ کے ساتھ جو آپ کے پارٹنرز تھے وہ آپ کو بلا رہے ہیں آپ میرے ساتھ چلیں"

بغیر کچھ سوچے سمجھے وہ تینوں اس کے پیچھے ہو لی کچھ دیر بعد وہ انہیں سٹور کے اندر لے کر داخل ہوئی

\*\*\*

وہ تینوں سٹور کے دروازے تک آئے مینیجر کو دو تین دفعہ آواز دی کوئی جواب نا ملنے پر اندر داخل ہوئے اندر کاٹھ کباڑ تھا ایک طرف سے آتی ہلکی سرخ روشنی نے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا آگے بڑھتے جو منظر ان سامنے آیا اس نے ان کے اوستان خطا کر دے سامنے کئی لڑکے لڑکیاں نیم بے ہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے تھے دوسرے کونے میں ایقان کو رسیوں سے باندھا ہوا تھا اس کی حالت بھی ان سب سے کچھ زیادہ الگ نظر نا آرہی تھی ایقان کو دیکھتے حارث کی چیخ بلند ہوئی جس نے وہاں پر موجود لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا

"تت۔۔۔ تم سب یہاں کک۔۔ کیا کر رہے۔؟"

اس سب کو دیکھ مینجیر جو کہ ایک طرف رکھے ٹیبل پر کچھ لکھ رہا تھا بوکھلا گیا

"تم نے ایقان کو چھپا کر رکھا تھا کیوں۔؟ جبکہ ہم سب کو بولا وہ کسی ضروری کام سے واپس چلا گیا ہے"

ماہر نے تیش میں آتے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر گھونسا مارا

"پیچھے ہٹو اچھا ہوا تم سب خود سے یہاں آگئے مجھے محنت نہیں کرنی پڑی"

اسے پیچھے دیتے وہ ہنسا

"ان سب کو پکڑ لو اور کیارا کو بولو ان کے ساتھ جو گریز ہیں ان سب کو بھی یہاں لے آئے"

اس کے کہنے پر چار آدمی کسی بوتل کے جن کی طرح نازل ہوئے جنہوں نے ان تینوں کو سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر ان کر پن لگا کر بے ہوش کر دیا کچھ ہی پلوں میں ان کا ذہن کسی بھی سوچ سمجھ سے مفلوج ہو گیا

تقریباً پندرہ منٹ بعد کیارا ان تینوں کو لے کر آگئی  
"باس آگئی ہیں وہ لڑکیاں"

انہیں سٹور میں لے کر آتے اس نے کہا سامنے کھڑے میجر نے ان کو بغور دیکھا چیز کے ساتھ شرٹس اور گھٹنوں تک آتے کوٹ پہنے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی ٹھوڑی کو دو انگلیوں سے کچھاتے اس نے دوسرے ہاتھ سے چٹکی بجائی جس پر اس کے پیچھے سے وہی آدمی آگے بڑھے اور ان کو گھسیٹتے اندر کے گئے وہ چلائی خود کے بچاؤ کی ہر کوشش کی لیکن ناکام رہی ناجانے کتنا وقت وہ اسی حامت میں رہے ہوش آنے پر سب سے پہلے ایتقان نے دیکھا یہ وہ جگہ نہیں تھی جہاں ان کو رکھا گیا تھا وہ کسی ایسی جگہ تھے جو مسلسل ہل رہی تھی کافی دیر دماغ پر زور ڈالتے اسے احساس ہوا وہ کسی جگہ نہیں تھے جو ہل رہی تھی بلکہ وہ کسی سواری میں تھے جو سفر کر رہی تھی پیچھے ہاتھ مارتے اسے پتہ چل گیا وہ کنٹینر میں تھے جو مسلسل چل رہا تھا ادھر ادھر نظر گھماتے اس نے ان سب کو دیکھا  
"حارث ماہر عاصم نشاء نتاشہ امل اٹھو یارر ہوش میں آؤ"

ان سب کو بامشکل وہ ہوش میں لایا لیکن اس کنٹینر سے نکلنے کا کوئی راستہ نظر نا آیا

□♥□♥□♥

چھ مہینے بعد :



"میرا نام رحیم خاددار ہے اور مجھے کسی پر بالکل رحم نہیں آتا مجھ سے ڈرنے والے مجھے خاددار کہتے ہیں اور میرے ساتھ مجھے آر۔ کے کہتے ہیں"

ایک ادھیڑ عمر آدمی کے سامنے ایک طرف کھڑا لڑکا جس کا مغرور تنے نقوش کے ساتھ گردن اکڑائے اسے سن رہا تھا اس کی نظروں میں اس آدمی کے لیے نفرت صاف واضح تھی لیکن پھر بھی وہ اس کے ساتھ کیوں تھا کہا وہ اس کا غلام تھا۔؟

"ایقان مائے چارمنگ بوائے ادھر آؤ"

اس آدمی نے اس تنے نقوش والے لڑکے کو اپنی طرف بلایا جو سر اثبات میں ہلاتے اس کی طرف بڑھا

"جی آر۔ کے"

اس کا لہجہ کافی ہموار تھا البتہ اس نے نظریں اور سر اب بھی نہیں جھکایا تھا

"ان چھ مہینوں میں تم میرے پسندیدہ بن گئے ہو اگر وہ مینجر مجھے دھوکہ نہیں دیتا تو اس وقت وہ غدار، نمک حرام زندہ ہوتا"

ایقان کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر ایک دفعہ پھر سے کسی فلم کی طرح آگیا

"ایقی شکر ہے تم صحیح سلامت ہو ہم ڈر گئے تھے"

اس کے گلے لگتے حارث پھوٹ پھوٹ کر تو دیا سب کے بولنے سے کنٹینر کو بریک لگی اور دروازہ کھلا جہاں سے وہ ہی مینجر اندر داخل ہوا ایقان کے اشارے پر ان سب نے ایک ساتھ اس پر حملہ کرتے اسے نشانہ بنایا

ہاتھ پائی پر وہ باقی آدمی بھی آگئے

"تم سب بھاگو یہاں سے"

مینجر کو گلے سے دبوچے اس نے ان کو بھاگنے کا کہا

"تم پاگل ہو گئے ہو تمہیں چھوڑ کر کیسے جائیں گے ہم سب"

ماہر نے سر نفی میں ہلایا

"تم سب جاؤ"

چلاتے انہیں جانے کا کہا

ان سب نے ایک ایک کر کے کنٹینر سے چھلانگ لگائی اور سرک پر بھاگنے لگے گلے پر گرفت نرم

پڑتے اس نے ایقان کا پیچھے دھکا دیا چھلانگ لگاتے اس نے ان لوگوں کا نشانہ باندھا

"اپنی زندگی پیاری ہو تو رک جاؤ تم لوگ"

اس کے کہنے پر وہ نہیں رکے فضا میں گولیوں کی آواز گونجی ایقان کی نظروں کی سامنے اس کے چھ

غریز دوست زمین بوس ہو گئے ہوش سنبھلتے اس نے پسٹل چھین کر اس مینجر کے اندر گرم سلاخیں

اتار دی باقیوں کو ڈرا دھمکا کر وہ اس سب کے ماسٹ مائنڈ تک پہنچا اسے صرف بدلہ لینا تھا اپنے

دوستوں سے ان پچھلے چھ نہیںوں میں وہ اس آدمی کا بھروسہ جیت چکا تھا اور اب وقت آگیا تھا اصل

وار کا جس کا وہ انتظار کر رہا تھا چھ مہینے سے۔۔۔

"کدھر کھو گئے تم، جانتے ہو ناں آج کی ڈیل کتنی ضروری ہے کسی قسم کی بھی کوئی گرڈ ہوئی تو عربوں کا نقصان ہو گا ہمارا اس لیے میں یہ سب تم کو سونپ رہا ہوں اس ڈیل کو تم کرو گے مجھے اس وقت تم پر سب سے زیادہ بھروسہ ہے"

اس کا کندھا تھپتھپاتے وہ اٹھ کھڑا ہوا اور آگے بڑھ گیا

"میں سب سنبھال لوں گا آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا"

مسکراہٹ سجائے جواب دیا

ایقان نے وہ ڈیل کینسل کر دی آر۔ کے اتنے بڑے نقصان پر بوکھلا گیا

"تم نے کہا تھا تم سب سنبھال لو گے شکایت کا موقع نہیں دو گے لیکن یہاں سب الٹا ہو گیا ہے کون

ہے وہ الیکس جس نے تمہیں ہرا دیا اور میرا عربوں کا مال لے اڑا"

غصے سے کمرے کے چکر کاٹتے وہ پر چلایا

"میں ہی ہوں الیکس میں نے ہی تمہارا نقصان کیا ہے"

گن اس پر تانے وہ کے سامنے کسی چٹان بن کھڑا تھا

"تت۔۔ تم۔ تم نے ایسا کیوں کیا۔؟"

"میرے عزیز دوستوں کو تمہارے اس کالے دھندے نے مجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھین لیا میں

ان چھ مہینوں میں انتظار کر رہا تھا صحیح وقت کا کب تمہیں تمہارے ہی اعتبار سے شکست ہو گئی میں

تمہیں منہ کے بل گرانا چاہتا تھا"

اس کے ماتھے پر گن رکھتے ٹرگر دبا دیا گولیاں اس کے ماتھے لگنے سے خون فوارے کی طرح پھوٹ پڑا اور وہ نیچے گرا

"میں دھوکہ نہیں دیتا کسی کو بس موقع کا انتظار کرتا ہوں"

اس کے مردہ وجود کو ٹھوکر مار کر وہ دروازے کی جانب بڑھا جہاں سے گولیوں کی آواز سن کر گارڈ داخل ہوئے

"میں نے اسے مار دیا ہے اور تم میں سے جو اس برائی کے حق میں تھا وہ سامنے آجائے اور جو اس برائی کو مٹانے کے لیے میرے ساتھ ہے وہ بھی سامنے آجائے"

اس نے بارعب آواز میں کہا ایک تئیس چوبیس برس کا لڑکا سامنے آیا

"میں اس برائی کے خلاف ہوں آپ ہر وقت مجھے اپنا وفادار ساتھی پائیں گے بھائی"

"بھائی نہیں کیونکہ الیکس کی دنیا میں رشتے نہیں، رشتے مطلب کمزوری اور ہماری کمزوری دوسرے کی طاقت ہوتی ہے اس لیے الیکس کا رشتوں سے کوئی رشتہ نہیں"

"یس باس"

اس نے سر جھکایا

□♥□♥□♥

ایقان نے چپ ہو کر ایک نظر صبح کو دیکھا جس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اس کے پاس کوئی الفاظ نہیں تھے جو ایقان کا درد بانٹ سکتے اگر یہ کہا جائے اس نے برا کیا تو یہ کہنا غلط نہیں ہو گا وہ برائی کو مٹانے کے لیے برا بنا تھا

□♥□♥□♥



ایقان نے اس سے کچھ نہیں کہا بس ایک نظر اسے دیکھا اور کھڑا ہو گیا  
"ایقان مم۔۔ میں جانا۔۔۔"

"تمہیں شام تک تمہاری ٹکٹ مل جائے گی تم جاسکتی ہو اہقان عالم تمہیں خود سے دور جانے کی  
اجازت دیتا ہے صبح نور"

اس کی بات درمیان میں کاٹتے وہ اپنا فیصلہ سنا کر باہر نکل گیا اس کے جانے کے بعد خالی کمرے میں  
اس کی سسکیوں کی آواز گونج رہی تھی ایقان اپنے آنسوؤں پر ضبط کیے نیچے چلا گیا  
"باس عمر اینڈ وردا آئے ہوئے ہیں دو گھنٹے سے آپ کا ویٹ کر رہے ہیں میٹنگ روم میں"  
سیڑھیوں سے پاس کھڑے سیفی نے بتایا سر اثبات میں ہلاتے وہ میٹنگ روم کی جانب بڑھ گیا جبکہ  
سیفی باہر چلا گیا  
"اسلام علیکم"

اس کے اندر داخل ہوتے دونوں نے مشترکہ سلام کیا  
سلام کا جواب دیتے وہ کھڑکی کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گیا  
"باس جس کا نمبر آپ نے دیا تھا اس کا پتہ چلا گیا ہے وہ نمبر دو ماہ پہلے تک کافی ممالک میں یوزر ہوا  
ہے اور اب وہ سربیا میں ہے یہ اس کی پچھلے تین دنوں کی لوکیشن"  
کچھ کاغذ اور لیپ ٹاپ کی سکرین اس کے سامنے کی  
"پاکستان جانے کے لیے ایک ٹکٹ بک کرواؤ"  
وردا کو اگنور کرتے عمر کی طرف رخ کیا

"کیا تم مجھ سے سوال کرنے کا حق رکھتے ہو؟"

دونوں ہاتھوں کو باہم ملایا

"وردا تم باہر ویٹ کرو مجھے اس سے کچھ لمات کرنی ہے"

## نظریں عمر تھی

"یس پاس"

کہتے اس نے لیپ ٹاپ اور کاغذ وہیں چھوڑے

"تم صبح نور کے پاس جاؤ اسے تمہاری ہیلپ چاہیے ہو گی اس کی پیکنگ میں"

اس کا ہاتھ ہینڈل پر تھا جب پیچھے سے پھر اس کی آواز کانوں میں پڑی سر اثبات میں ہلاتے وہ باہر نکل گئی

"عمر وہ جانا چاہتی ہے۔۔۔۔۔ وہ مجھ سے دور جانا چاہتی ہے۔۔۔ وہ مجھے وہ سزا دے رہی ہے۔۔۔ جو

میں نے دس سال پہلے جھیلی ہے "

اس کا لہجہ کس اس کے جذبات کی عکاسی کر رہا تھا آنکھوں می اتری نمی کو وہ اپنے اندر اتار رہا تھا "اسے میں نے ساری سچائی بتا دی ہے وہ پھر بھی جانا چاہتی ہے اسے میری کسی بات کا اعتبار نہیں"

بے بسی سے اس نے آنکھیں میچی

"بھائی آپ بھابھی سے ایک بار پھر بات کریں وہ مان جائیں گی "

"میں جانتا ہوں اپنی ڈول کو وہ بہت زدی ہے اس پتہ ہے میں اس کے سامنے ہات جاتا ہوں اس کے آگے میری نہیں چلتی وہ نہیں رکے گی "

عمر کے پاس اب کچھ نہیں تھا ایسے کوئی الفاظ نہیں تھے جو اس کی تکلیف کو کم سکتے اس کو دلاسہ دے سکتے کمرے میں کئیں لمحے خاموشی کی نظر ہوئے صرف گھڑی کی سوئیوں کی ٹک ٹک سنائی دے رہی تھے

"مجھے اس کی ڈیٹلیز دو "

لیپ ٹاپ کی طرف اشارہ کیا

"بھائی یہ نمبر کسی انعام رضا ہے جو کہ تین سال پہلے ایکٹو ہوا تھا پہلی دفعہ پھر اب پچھلے چار ماہ سے ایکٹو ہے اس وقت سربیا میں ہے اور ہر ویک یہ اپنی جگہ تبدیل کر رہا ہے "

کافی بٹن دباتے اس نے اس کی لوکیش کی ڈیٹلیز دی پھر پیپر اٹھا کر نمبر کے بارے میں سب بتایا ان چار ماہ میں وہ کس کس سے رابطے میں رہا ہے

"ہمممم۔۔۔ اس کا سامنے اب الیکس سے جلد ہو گا "

سائنڈ سمانل چہرے پر سجائے اس نے کاغذات کو ہوا میں لہرایا

ٹھہرو تمہارا سامنا مجھ سے ہی ہو گا

وقت ابھی زیر تعمیر ہے

□ ♥ □ ♥ □ ♥

وہ سنتا تو میں کہتا ، مجھے کچھ اور کہنا تھا

وہ پل بھر کو جو رک جاتا، مجھے کچھ اور کہنا تھا  
 کمائی زندگی بھر کی، اس کے نام تو کر دی  
 مجھے کچھ اور کرنا تھا، مجھے کچھ اور کہنا تھا  
 کہاں اس نے سنی میری، سنی بھی ان سنی کر دی  
 اسے معلوم تھا اتنا، مجھے کچھ اور کہنا تھا  
 میرے دل میں جو ڈر آیا، کوئی مجھ میں بھی ڈر آیا  
 وہیں اک رابطہ ٹوٹا، مجھے کچھ اور کہنا تھا  
 رواں پیار تھانس نِس میں بہت قربت تھی آپس میں  
 اسے کچھ اور سننا تھا، مجھے کچھ اور کہنا تھا  
 غلط فہمی نے باتوں کو بڑھا ڈالا یونہی ورنہ  
 کہا کچھ تھا، وہ کچھ سمجھا، مجھے کچھ اور کہنا تھا

ایقان کے جانے کے بعد وہ مسلسل روئے جارہی تھی اس نے اسے اپنی بات کہنے تک کا وقت نہیں  
 دیا اپنی سنا کر چل دیا  
 "کیا میں اندر آ سکتی ہوں؟"  
 وردا نے دروازہ نوک کر پوچھا  
 "جی آ جائیں"



آنسو صاف کرتے دوپٹہ گلے میں ڈالتے اس نے خود کو نارمل ظاہر کرنے کی پوری کوشش کی

"کیسی ہیں اب آپ"

"الحمد للہ آپ کیسی ہو"

"میں بالکل ہوں"

"کھڑی کیوں ہیں بیٹھ جائیں"

ایک طرف سرکتے اس نے بیڈ پر اپنے ساتھ بیٹھنے کو کہا لیکن اسے ایقان کے ڈرنے یہ کرنے سے منع کر دیا سامنے پڑے صوفے پر وہ جا کر بیٹھ گئی

"مجھے باس نے بولا ہے آپ کو میری ہیلپ چاہیے ہو گی کچھ پیکنگ میں"

صبح نے بے یقینی سے اسے دیکھا کیا وہ سچ میں اس سے دور ہونا چاہتا ہے۔؟ کیا اسے کوئی فرق نہیں پڑتا اس کے ہونے نا ہونے سے۔؟ کیا اب ایقان عالم کے لیے اس کی ڈول سے زیادہ اہم سربیا ہو گیا ہے؟ دماغ میں آتے ہزاروں سوالوں کی نفی دل کے ایک جواب نے کر دی وہ تم سے بے ہناہ محبت کرتا ہے دماغ نے دلیل دی محبت کرتا ہے تو ساتھ کیوں نہیں جا رہا  
دل نے آہستہ سے کہا وہ ساتھ رکنے کا بھی تو کہہ رہا ہے  
"صبح کدھر کھو گئی آپ۔؟"

"ہہ۔۔ہہ۔۔ہاں وہ مجھے سامان پیک کرنا ہے تم مدد کر دو"

"شیور"

وہ صبح کے ساتھ چینجنگ روم میں گئی

"یہ ڈریس بیگ میں رکھ دو"

ایک کالی فراک کی طرف اشارہ کہا یہ وہ ہی فراک تھی جب ان دونوں نے میچنگ ڈریس پہنے تھے  
سامان بیگ میں رکھتے اس نے اپنے آنسوؤں کو بامشکل روکا

"مم---مجھے پانی چاہیے"

"جی میں لے آتی ہوں آپ باہر آکر بیٹھیں"

"نہیں میں تب تک پیکنگ کرتی ہوں"

ورد اس اثبات میں ہلاتے باہر نکل گئی صبح نے ایتان کی ریک کھولی سامنے اس کی شرٹس اور سوٹ  
لٹک رہے تھے دو تین شرٹس اور بلیک سوٹ بیگ میں ڈالتے اس نے زپ بند کی تب تک ورا پانی کا  
گلاس لے آئی گلاس تھامے وہ باہر آگئی پانی پی کر اس نے گلاس ٹیبل پر رکھا

"اور کچھ پیک کرنا ہے کیا؟"

"نہیں سب ہو گیا ہے باقی میں خود کر لوں گی"

سامنے دیوار پر لگی اس کی تصویر کو دیکھتے جواب دیا

"ایک بات کہوں اگر آپ برانا مانیں تو"

"ہمم کہوں"--

بنا کسی تاثر کے جواب دیا

"آپ پاکستان نا جائیں باس آپ سے بہت پیار کرتے ہیں میں نے دیکھا تھا ان کو تکلیف میں جب  
آپ کو گولی لگی تھی آپ کو کڈنیپ کر لیا گیا تھا وہ ٹائم ان پر کسی قیامت کی طرح گزرا تھا وہ خود کو

سب کے سامنے ہارٹ لیس ظاہر کرتے ہیں لیکن وہ آپ سے پاگل پن کی حد تک محبت کرتے ہیں۔۔۔

"ہممم"

اس نے وردا کی بات سن کر ہنکارا بھرا

"اگر آپ کو میری کوئی بات بری لگی تو سوری بٹ یہ سچ ہے"

صبح نے کہنے کی بجائے سر کو نفی میں ہلا دیا

"کبھی کبھی حادثات ہمارے اوپر اتنا گہرا اثر چھوڑ جاتے ہیں کہ ہم دل و دماغ

کی جنگ میں الجھ جاتے ہیں زبان ہوتے ہوئے بھی گونگے سے ہو جاتے ہیں الفاظ معذرت کر لیتے ہیں

۔۔۔ اور محبتیں۔۔۔ محبتیں کہیں دور نظر آتی ہیں ہماری راہ تکتی ہوئی کہ ہم واپس آئیں گے اس وقت

ہزار سہارے ہونے پر بھی انسان خود کو اپناج و بے بس محسوس کرتا ہے"

"میم آپ کو عمر سر بلا رہے ہیں"

ایک ملازمہ دروازہ نوک کر آئی

"اوکے میں آتی ہوں"

"اللہ حافظ میں چلتی ہوں پتہ نہیں پھر کبھی ملاقات ہوگی یا نہیں۔۔۔۔۔ میں کہتی ہوں ایک بار

پھر سے سوچ لیں۔۔۔"

اس کے پاس آتے کندھے پر ہاتھ رکھا صبح نے نظریں اٹھا پھیکی مسکراہٹ سے اسے دیکھا

"اللہ حافظ"

وردا سر جھٹکتے باہر نکل گئی

-----

"تمہاری بات ہوئی بھابھی سے کوئی؟"

گاڑی الیکس ہاؤس سے نکالتے پوچھا

"ہمم۔۔ وہ کسی الجھن کا شکار ہیں انہیں اس وقت خود سمجھ نہیں آ رہا وہ کیا چاہتی ہیں "

"اللہ ں ہتر کریں سب دونوں ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے ہیں "

وردا نے رخ عمر کی طرف موڑا

"پیار تو مسز میں بھی آپ سے بہت کرتا ہوں بس آپ۔۔۔"

جملہ ادھورا چھوڑتے اس نے آگے ہوتے وردا کے گال پر لب رکھے اسے سب اچانک ہونے پر وہ

ہونکوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی

"کیا ہوا ہوش میں آ جاؤ میں ڈرائیونگ کرتے ہوئے اتنا ہی رو مینس کر سکتا ہوں "

آنکھ ونک کرتے اس اس کے گال پر نرمی سے انگلیاں چلائی ساتھ نظریں روڈ پر بھی تھی

"ت۔۔ تمہیں شرم نہیں آتی ایسی حرکتیں کرتے ہوئے "

"بلکل بھی نہیں۔"

ایک ایک لفظ الگ الگ کرتے آرام سے بولا

"استغفر بے شرم انسان گناہ ملے گا تمہیں "



"کک۔۔ کیا کہا کس لیے گناہ میری پیاری بیوی اسلام میں اس سب کا ثواب ملتا ہے کیونکہ تم میری شریکِ حیات ہو تم میرے لیے بنایا گیا ہے ہم دونوں میں ایک دوسرے کا سکون رکھا گیا ہے اس لیے یہ گناہ کا بول کر تم مجھ سے دور نہیں کر سکتی "

"پتہ ہے مجھے سب الحمد للہ میں بھی مسلمان ہوں بس تم نا تھوڑا دور رہا کرو "

"نہیں میں سوچ رہا ہوں کیوں نا تھوڑا ثواب کما لیا جائے آج "

اپنی ایسی بے باک باتوں پر وہ اس کانفیڈینٹ لڑکی کو سرخ کر گیا تھا وردا نے چپ رہنے میں عافیت جانتے رخ باہر کی طرف موڑ لیا کھڑی سے بھاگی دوڑتی گاڑیاں اور درختوں کو دیکھنے لگی

-----

کمرے میں داخل ہوتے اس کی نظر صبح پر پڑی جس نے رو رو کر آنکھیں سرخ کر لی تھی نظریں اب بھی سامنے اس کی تصویر پر ٹکائی ہوئی تھی اسے دیکھ ایقان کے دل کو سکون سا ملا لیکن اس کے دور جانے کے دکھ نے اس کے چہرے پر مسکراہٹ نا آنے دی

"تمہاری ٹکٹ بک ہو گئی دس بجے کی فلائٹ ہے دوبئی کی وہاں سے تم پاکستان چلی جانا "

اس بتاتے وہ سامنے سنگل صوفے پر بیٹھ گیا نظریں اسی کے چہرے کو طواف کر رہی تھی کافی دیر وہ بنا پلک جھپکائے اسے دیکھتا رہا

"آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔؟"

"بلکل ویسے ہی جیسے تم مجھے دیکھ رہی تھی "

"میں آپ کی تصویر کو نہیں دیکھ رہی تھی "

"میں نے تو یہ کہا نہیں کہ تم میری تصویر کو دیکھ رہی تھی"

صبح نے اس کے چہرے سے نظریں ہٹالی

"کیا سب ٹھیک نہیں ہو سکتا تم اپنا جانا کینسل نہیں کر سکتی ہو۔"

صبح نے کوئی جواب نہیں دیا ابقان نے آنکھیں بند کرتے آنکھوں میں اتری نمی کو پیچھے دھکیلا

"جانے سے پہلے ایک آخری بار میری خوشی کے لیے میرے ساتھ کھانا تو کھا سکتی ہوناں"

اسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی صبح نے نظروں سے اسے دیکھتے سر اثبات میں ہلایا

"کیا تم میرے ہاتھوں سے کھانا کھاؤ گی آج"

صبح نے مسکراتے سر اثبات میں ہلا دیا

"تم کچھ بولو گی نہیں"

بنا پلک چھپکائے اسے دیکھ رہا تھا کسی بچے کی طرح جس اس بات کا خوف ہو وہ پلک چھپکے گا تو منظر بدل جائے گا

"آپ مجھے سننا چاہتے ہیں"

"میں چاہتا ہوں تم مجھ سے محو گفتگو رہو تمہارے لفظوں کا سکون میری سماعت میں اترنے دو"

اس کے اداسی سے کہے گئے جملے نے صبح کے دل کو جیسے مٹھی میں جکڑ لیا ہو

"مجھے سمجھ نہیں آرہا کیا کہوں"

زرا سے شانے اچکائے

"تم میرا نام پکار سکتی ہو میرے دل کے سکون کی خاطر"

"آپ"۔

"ایقان عالم نام ہے میرا"

اس کی بات کاٹی صبح نے مسکرا کر اسے دیکھا کتنا دلکش تھا وہ منظر۔۔ وہ اس کے سامنے بیٹھی اس کی بات پر مسکرا رہی تھی اسے دیکھتے ایقان کی آنکھوں میں نمی اتر آئی

"آپ رو رہے ہیں"

"نہیں۔۔۔ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کچھ گھٹنے اور پھر یہ منظر بدل جائے گا تم چلی جاؤ گی میں اکیلا رہ جاؤں گا"

صبح کے دل کو کچھ ہوا ایقان کی نظریں اب بھی اس کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھی  
"میں تمہیں بالکل نہیں روکوں گا تمہاری خوشی کے لیے میں تم سے بھی الگ رہ سکتا ہوں"  
"میں آپ کو یاد بہت یاد کروں گی"

کہتے وہ اپنی جگہ سے اٹھی قدم ایقان کی طرف تھے  
"میں تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا کیونکہ تم ہر سانس کے ساتھ مجھ میں شامل ہو۔۔ مجھ میں میری روح کی طرح بسی ہو ساتھ چھوڑا تو موت"

صبح کے اس کی طرف بڑھتے چلے گئے

"مجھے افسوس رہے گا خود پر میں نے تمہیں پا کر کھو دیا ایقان عالم"

زرا سانیچے جھکتے اس نے کپکپاتے ہونٹ اس کی آنکھوں پر باری باری رکھے  
ایقان نے ایک سکون دہ سانس خارج کیا

اس کا لمس پا کر مہک جاتا ہوں میں

وہ مجھ میں بسا ہے کسی خوشبو کی طرح

"کھانا کھاتے ہیں تمہاری فلائٹ لیٹ ہو جائے گی"

اس کے پیچھے ہٹتے ایتقان کھڑا ہو گیا اس کا ہاتھ تھام کر کمرے سے باہر نکل گیا

"تم نے کہا تھا میں تمہیں اپنے ہاتھ سے کھانا کھلا سکتا ہوں"

نوالہ اس کی طرف بڑھایا صبح نے بغیر کچھ بولے اس کے ہاتھوں سے کھانا کھایا ایتقان نے صرف

اسے کھانا کھلایا خود نہیں کھایا

"تم کھانا نہیں کھاؤ گے"

"اونہوں مجھے بھوک نہیں ہے"

سرنفی میں ہلایا

"میں گاڑی میں ویٹ کرتا ہوں تم اپنا سامان لے کر آجاؤ"

ٹیبل سے اٹھتے وہ باہر نکل گیا اسے جاتے ناجانے کتنے آنسو اس کے شفاف گالوں پر بہہ گئے جنہیں

وہ کب سے روک کر رکھی تھی

"آپ۔۔ ایک بس ایک ب۔۔ بار کہہ دیں ڈول مجھے تمہاری ضرورت ہے تم نہیں جاؤ"

خود سے بات کرتے اس نے منہ پر ہاتھ رکھے سسکی کا گلہ گھونٹا

کمرے سے لے کر آتے اس نے سائنڈ ٹیبل پر ایتقان اور اسکی تصویر پڑی تھی نیو ایئر نائٹ پر جب

وہ اسے لے گیا تھا دونوں ساتھ میں مسکرا رہے تھے



صبح نے تصویر کو دیکھا پھر قدم باہر کی جانب بڑھا دیے  
 "کاش تم اس طرح نا آتی بلکہ آکر کہتی مجھے کہیں نہیں جانا یہیں رہنا ہے تمہارے ساتھ"  
 اس کو بیرونی دروازے سے نکلتے دیکھ اس نے دل میں سوچا  
 "میں ہیلپ کر دیتا ہوں"

کار سے ٹیک چھوڑتے اس نے صبح کا بیگ اٹھا کر گاڑی میں رکھا  
 پورا سفر مکمل خاموشی سے کٹا نا وہ جانا چاہتی تھی نا وہ چاہتا تھا وہ اس سے دور جائے دونوں کو یہ آرزو  
 تھی کہ وہ بغیر بولے سمجھ جائے  
 "کبھی کبھی ہم سامنے والے کی کیفیت سمجھ رہے ہوتے ہیں لیکن یہ تمنا ہوتی ہے وہ اپنے لفظوں سے  
 اپنے لہجے سے بتائے ہم اس کے کیے کتنے خاص ہیں کیا اہمیت ہے ہماری کوئی ہم سے دن میں کم سے  
 کم ایک دفعہ کہہ دے تم میرے لیے عزیز ہو، مجھے خود سے زیادہ تمہاری ضرورت ہے، تمہاری  
 عادت سی ہو گئی ہے مجھے، یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں محبت کو نکھارتی ہیں رشتوں کو دائمی بناتے ہیں"  
 ایئرپورٹ پر جھٹکے سے کار روکتے وہ نیچے اتر بیگ گاڑی سے نکال کر باہر رکھتے اس نے صبح کو  
 دیکھا جو ابھی رک نہیں اتری تھی  
 "تمہارا سامان"

بیگ فرنٹ سیٹ کے قریب لاتے دروازہ کھولا صبح نے نیچے اتر کر بیگ اس کے ہاتھ سے تھام لیا  
 ہینڈ بیگ کو لگیج والے بیگ کے اوپر ٹکاتے اس نے ایک نظر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو اس سے  
 لا پرواہ ہونے کی خوب اداکاری کر رہا تھا

"اللہ حافظ "

صبح کے لبوں نے زرا کی زرا حرکت کی آہ۔۔ یہ الفاظ اس کی سماعت میں سیسے کی طرح انڈیل دیئے گئے ہوں جیسے

"خدا نگہبان تمہارا صبح ایقان "

اس کو اپنے ساتھ لگایا

"میں اندر تمہارے ساتھ چلتا ہوں"

الفاظ کریں گے جانا کا اشارہ

تم آنکھیں پڑھنا اور رک جانا

"نہیں میں جاسکتی ہوں آپ یہاں تک آئے شکر یہ ہمارا ساتھ یہیں تک کا تھا اس سے آگے مجھے اکیلے

جانا ہے "

لفظوں نے ضرور کہا تھا الوداع

مگر میرے لہجے نے ہاتھ جوڑے تھے

اس نے نظر اٹھا کر اسے نہیں دیکھا تھا بیگ کو گھسیٹتے آگے بڑھ گئی ایقان نے اسے خود سے دور جاتا

دیکھا اس امید کے تحت کیا پتہ وہ مڑ کر دیکھے اسے دیکھ لے لیکن ایسے نہیں ہوا اس نے مڑ کر کہا

نہیں دیکھا کیونکہ مڑ کر دیکھنے والے پتھر کے ہو جایا کرتے ہیں

اسے اندر گئے تقریباً بیس منٹ ہو چکے تھے وہ گاڑی کے بونٹ ساتھ ٹیک لگائے اس راستے کو دیکھ رہا تھا جس سے وہ گئی تھی ایک عکس نظر آیا اسے سر جھٹکتے اس نے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی اسے لگا اس کا وہم ہے وہ تو جاچکی ہے

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔ شرم نہیں آتی کسی کی بیوی کو دیکھتے ہوئے"

اس کے پاس آتے مسکراہٹ دبائی

"تت۔۔ تم ڈول ہو۔۔ تم گئی نہیں"

"اوہ تو آپ مجھے بھیجنا چاہتے تھے"

"اللہ۔۔۔۔ میں ایسا کیوں چاہوں گا بھلا"

اس نے کانوں کو ہاتھ لگائے

"اور نہیں تو کیا کیسے چند گھنٹوں میں ٹکٹ بھی بک کروا دی مجھ سے پوچھا بھی نہیں ڈول تم جانا چاہتی ہو یا نہیں۔۔۔۔ ایک بار بھی یہ نہیں کہا میں حق رکھتا ہوں تم پر خود سے دور نہیں جانے دوں گا"

اس کے سامنے سینے پر ہاتھ ہر کھڑی لڑکی کے بولنے کا انداز اسے دل میں اترتا محسوس ہو رہا تھا "تم پر سارے حقوق صرف میرے ہیں ایقان عالم تم پر ہر حق رکھتا ہے تمہیں دیکھنے کا چھونے کا محسوس کرنے کا تمام حقوق میرے ہیں تم میری دسترس میں ہو میرا سکون میری شریکِ حیات بن کر"

اسے کندھوں سے تھماتے اپنے سینے سے لگایا

"میں آپ سے دور نہیں جانا چاہتی ایقان مجھے بس آپ چاہیے آپ کا ساتھ چاہیے ان پچھلے چند مہینوں میں مجھے آپ کی عادت ہو گئی ہے اتنی زیادہ کہ آپ نظر نا آؤ تو بینائی بے کار سی لگتی ہے میں چاہتی ہوں آپ ہر وقت میرے پاس رہیں میرے ساتھ رہیں"

اپنے آنسوؤں سے اس کی شرٹ بھگوتی وہ اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی

"تمہارے آنسوؤں تکلیف دہ ہیں ڈول میری نظروں کو برداشت نہیں میری محبت کی آنکھوں میں آنسو آئیں"

اس نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا کس قدر محبت تھی اس کے دل میں

"میری نظروں نے جو سب سے افیت ناک منظر دیکھا وہ تمہاری آنکھوں میں آئے آنسو ہیں ڈول"

اس نے آنکھیں میچتے سر پھر سینے سے ٹکا دیا

"مجھے بس آپ چاہیے آپ کا ساتھ چاہیے"

"اچھا تو پھر اپنا نام بتاؤ"۔۔؟

"آپ میرا نام بھی بھول گئے ہیں"

دانتوں تلے ہونٹ دباتے مسکراہٹ چھپائی

"ایسے کرو گی تو بہت مہنگا پڑے گا ڈول"

نظریں اس کے سرخ ہونٹوں پر تھی

"میں صبح ایقان ہوں ایقان عالم کی ڈول"

اس کے گرد بازو باندھتی کھل کر مسکرائی



"میری زندگی ہیں آپ جس کے بغیر ایقان عالم کا اس کرہ ارض ہر کوئی وجود نہیں " اس سختی سے خود میں بھیج گیا

"گھر نہیں جانا کیا آپ نے مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے "

کافی دیر بعد بھی ایقان نے جب گرفت ڈھیلی نہیں تو وہ بہت مدھم آواز سے بولی "آپ کو ٹھنڈ لگ رہی ہے "

اس سے الگ ہوتے سر تا پاؤں اسے دیکھا جس نے جینز شرٹ کے ساتھ لانگ کوٹ پہن رکھا تھا گلے میں مفطر لپیٹے اس کے سامنے کھڑی اب بالکل گڑیا لگ رہی تھی "آئیے مسز ایقان "

اس کا ہاتھ تھامتے فرنٹ ڈور اوپن کرتے پیچھے ہوا سامان اٹھا کر گاڑی میں رکھا "ڈول آپ اتنی دیر ادھر بیٹھی کیوں رہی تھی "

"میں سوچتی رہی سارے راستے جاؤں یا نہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا پھر میں نے پاسپورٹ ڈیش بورڈ میں عکھ دیا جب یہ نہیں ہو گا تو جاؤں گی کیسے "

مسکراتی نظروں سے وہ اسے دیکھ رہی تھی "تم نے مجھے تم بولا تھا ڈول "

"میں آپ کو اب بھی تم بول سکتی ہوں "

"اچھا جی۔۔۔ اور وہ کیوں۔۔۔؟ "

"میرا دل کرتا ہے "

"ٹھیک ہے جو مرضی بلائیں ایقان عالم ہے آپ کا جب تو جو مرضی نام پکاریں "

اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا

"یہ ایسے پیارا لگتا ہے ناں "

اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھاما

"جی "

سیٹ کے اوپر پاؤں رکھتے اس نے سر ایقان کے کندھے پر ٹکاتے آنکھیں موند لیں

"بہت سکون بخش ہوتے ہیں وہ لمحے جب آپ اپنے من پسند کے شخص کے ساتھ ہو اور اسے اللہ

نے آپ کے لیے چن کر آپ کا محرم بنایا ہو "

گھر پہنچنے تک وہ سوچتی تھی

□♥□♥□♥

"ایقان اٹھ جائیں مجھے بھوک لگی ہے "

کہنی تکیے پر ٹکاتے وہ تھوڑا اونچا ہوئی اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیکھتے اسے خود پر رشک

آیا کس قدر خوبو حسین مرد اس کی زندگی میں تھا انگلی سے ٹریس کرتے اس نے ایقان کے تل پر

انگلی روکی

"یہ تمہیں بہت پسند ہے ناں "

صبح نے اسے دیکھا جس کی آنکھیں بند تھی

"ایسے دیکھو تو کچھ کر جاؤں گا "

صبح نے سٹپٹاتے رخ بدلا

"آپ اٹھ جائیں مجھے بھوک لگی ہے"

"وہ تو مجھے بھی بہت لگی ہے"

اس کے گرد بازوؤں کا گھیراؤ کرتے اپنے ساتھ لگایا

"کیا کھاؤ گی آپ"

"جو تم اپنے ہاتھوں بنا کر دو گے"

"کک۔۔ کیا"

"جی ناشتہ تم بناؤ گے میرے لیے اور اپنے ہاتھوں سے کھلاؤ گے بھی بہت شوق ہے نا آپ کو مجھ

اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلانے کا"

"تم سے پھر آپ"

"آپ آپ ہی اچھے ہیں اب ناشتہ بنائیں میرے لیے یا شرم آتی ہے سربیا کا ڈان الیکس ناشتہ بناتا

اچھے نہیں لگے گا"

"مجھے شرم بالکل نہیں آتی اس کا عملی نمونہ آپ کہیں تو آپ کو ابھی دے سکتا ہوں"

"آپ رہو ادھر میں میری سے جا کر ناشتہ بنوا لیتی ہوں"

اس کی گرفت سے نکلتی وہ نیچے اتر کر کمرے سے باہر نکل گئی ایقان نے سرتکیے پر ٹکاتے سکون سے

آنکھیں بند کی

□♥□♥□♥

ہمایوں ہاؤس میں سب نسیمہ بیگم کے کمرے میں بیٹھے تھے مارچ شروع ہونے والا تھا سردی کی شدت

میں کمی واقع ہو چکی تھی موسم بدل رہا تھا

"فاریہ کا اب پہلے سے زیادہ خیال رکھنا آپ بھابھی موسم بدل رہا ہے اور یہ کمزور ہے بیمار نا پڑ جائے۔"

نائلہ بیگم نے طاہرہ بیگم کو کہا  
"جی جی بلکل کیوں نہیں"

"آپ سب کو نہیں لگتا صبح ہمیں بھول گئی ہو جیسے ڈیڑھ ماہ سے زیادہ ہو چکا ہے اس نے کسی سے بات نہیں کی"

"کہہ تو زائشہ صحیح رہی ہے اس نے مجھ سے بھی کوئی رابطہ نہیں کیا ماں ہوں اس کی"  
نائلہ بیگم کے منہ سے شکوہ نکلا جس پر نسیم بیگم نے مسکرا کر اسے ساتھ لگایا  
"ارسل نمبر لگا اس گدھے کے بچے کا میں بات کرتی ہوں اس سے اپنی بیٹی بیاہی ہے اس کے ساتھ یہ نہیں کہ ہمارے سارے رشتے ختم ہو گئے"

ارسل نے فون نکال کر ایقان کا نمبر ملایا  
"اماں جی آپ نے گدھا کسے بولا ہے؟"

سعید احمد کی بات پر سب کی دبی دبی ہنسی گونجی۔

"میرے بیٹے ہی گدھے ہیں یہ نہیں کہ بچہ مصروف ہو گا تو خود کال کر لیں وہ کیا سوچیں گے سب بھول گئے ہیں انہیں"

ان کی بات سن کر سب کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

"دادو ابھی تو آپ ایقان کو کیا کیا کہہ سنا رہی تھی اب اسی کی سائنڈ"



"وہ میرا بڑا اور لاڈلا پوتا ہے"

"مطلب ہم کچھ نہیں وہ لاڈلا پوتا اور دوسری لاڈو رانی دادو ہم سب کدھر ہیں پھر"

زائشہ نے مسکراتے ہوئے شکوہ کیا

"تم سب بچوں میں میری جان بستی ہے سب بہت عزیز ہو مجھے"

"اب بس چپ ہو جائیں سارے مجھے کال کرنے دیں"

\*\*\*\*\*

"ڈول یار بات تو سنیں میری"

وہ لان میں اس کے آگے تیز تیز قدموں سے چل رہی تھی جبکہ ایقان کبھی دائیں طرف تو کبھی بائیں طرف سے اس کے سامنے آکر کھڑا ہو جاتا جسے وہ ایک خفا نظر دیکھ پھر آگے بڑھ جاتی

"کیا چاہتے ہیں آپ۔۔؟"

دونوں بازو سینے پر باندھتے وہ اس کے سامنے کھڑی تھی اس کے کندھے تک آتی سر اٹھائے سرخ ناک اور غصے سے منہ پھولا ہوا

"مادام آپ کو چاہتا ہوں"

اس کے اس جواب پر صبح کا دل زور سے دھڑکا

"کیا کام ہے آپ کو۔۔ کام بتائیں اپنا"

"میرے سارے کام ہی آپ سے ہیں میری لولی بیوی"

آگے بڑھتے اس کے گال کھینچے

"ایقاااا ان چھوڑیں درد ہو رہا ہے"

اس کے ہاتھ ہٹا کر گال سہلائے

"میری ڈول کو درد ہو رہا ہے"۔۔

محبت سے پوچھا صبح نے سر اثبات میں ہلایا

"درد میں نے دیا تو دوا بھی میں ہی لگاؤں گا"

لب باری باری اس کے گالوں پر رکھتے اپنے سینے سے لگایا  
 "آپ یہ یاد رکھو ناراض ہوں آپ سے۔۔۔ یہ سب کر کے آپ میری ناراضگی ختم نہیں کر  
 سکتے"

سینے سے لگی اس کی شرٹ کے بٹنوں کے گرد انگلی گھما رہی تھی

"اوکے میں اپنی ڈول کو منالوں گانیو ایئر پر بھی تو منایا تھا"

شرارت سے لب دبائے اس کی بات سنتے صبح جھٹکے سے الگ ہوئی

"کیا ہوا میں منالوں گا آپ کو سچی"

نارمل تاثرات کے ساتھ آنکھوں میں شرارت نمایاں تھی

"مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ"

دونوں بازو کمر پر ٹکائے اس نے دبے دبے غصے میں کہا

"سارا مسئلہ اس دل ہے یہ کہیں لگتا نہیں آپ کے بغیر نظر نا آؤ تو یاد مسلسل اور سامنے آجاؤ تو اظہارِ پیار مسلسل۔۔۔۔۔ ڈول میرے جینے کی وجہ تم ہو میری روح کو بخشا جانے والا سکون تم ہو میرے دل کی بے قراری کا حل تم ہو"

اس کے سامنے جھکتے کہا صبح تو اس کے انداز میں کھو گئی وہ اس کے ہر بار خفا ہو جانے پر نئے انداز سے منانے کا ہنر جانتا تھا

"آپ کھڑے۔۔۔ ہو جائیں اٹھ۔۔۔ جائیں"

اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھانا چاہا فون کی رنگ ٹون پر اس نے کھڑے ہو کر صبح کو اپنے ساتھ لگاتے فون نکالا ارسل کا نمبر دیکھ فوراً اٹینڈ کی کال

"اسلام علیکم بھائی کیسے ہو"

"وعلیکم السلام الحمد للہ"

ارسل کی آواز سن کر صبح نے اس سے الگ ہونا چاہا جس نے کیمرہ اسی پر سیٹ کیا ہوا تھا

"ادھر لاؤ میری بات کرواؤ پہلے ماشاء اللہ اللہ پاک جوڑی سلامت رکھے"

نسمیہ بیگم نے فون ارسل کے ہاتھ سے پکڑتے سامنے کیا تو سکرین پر وہ دونوں ایک مکمل تصویر نظر آئے

"اسلام علیکم دادو"

صبح کے گرد حصار باندھے اس نے قدم اندر کی طرف بڑھائے

"وعلیکم السلام کیسی ہو لاڈو رانی"

"الحمد للہ نانو آپ کیسی ہیں اور باقی گھر والے "

اس کے ساتھ چلتے لاؤنچ میں آگئی

"تم تو ہمیں جیسے بھول ہی گئی تھی "

نائلہ بیگم کی آواز پر وہ کھل کر مسکرائی

"مما میں آپ کو بھلا کیسے بھول سکتی ہوں۔۔۔"

جی پھپھو اور میں تو بالکل نہیں بھول سکتا آخر کار آپ کی وجہ سے ہی تو ڈول اس دنیا میں آئی "

ایقان کی بے باکی پر صبح نے سرخ چہرے ساتھ اسے گھورا جبکہ دوسری طرف سب کا تہقہ بلند ہوا

"یہ ہمیں بھولی نہیں ہے بس ایقان میں مصروف رہتی ہے"

فاریہ کا چہرہ سکرین پر رونما ہوا

"بلکل فاریہ میری ڈول مجھ سے اتنا پیار کرتی ہے اسے تمہیں سوچنے کا ٹائم ہی نہیں ملتا ہے "

اس کے انداز میں جواب دیا

"اب بس ایقان بیٹا یہ بتاؤ اتنے دن بات کیوں نہیں کی۔۔۔؟"

طاہرہ ممائی نے فاریہ سے فون پکڑتے پوچھا

ان کے اس سوال پر ایک پل کے لیے ایقان کے چہرے کا رنگ بدلا دوسرے لمحے ایقان کی طرف

سے کیمرہ بند ہوا ساتھ کال میوٹ کر دی گئی

"ڈول کسی کو نہیں بتانا جو کچھ پچھلے دو ماہ میں ہوا میں نے سب کو یہ ہی کہا تھا کہ تمہیں ٹھنڈ لگ گئی

تھی اسی وجہ سے بات نہیں کر پائے "



اس کی طرف رخ موڑ کر کہا  
 "نااا۔۔ میں تو سب کو سچ بتاؤں گی اور جو آپ نے مجھے پاکستان جانے کے لیے کہا وہ بھی بتاؤں گی  
 یہ بھی کہوں گی کہ مجھے زبردستی ایئرپورٹ چھوڑ کر آئے "  
 آنکھوں میں شرارت لیے لب دبا کر کہا انداز چھوٹے بچوں والا تھا  
 "ڈول"

ایقان نے اسے بغور دیکھا  
 "جی میں سچی سب بتاؤں گی "  
 دانت نکالے  
 "اوکے بتالینا پھر انجام کی ذمہ دار آپ خود ہوں گی "  
 اس کی ذومعنی کی گئی بات پر صبح کے مسکراتے لب ایک پل سکڑ گئے  
 "مم۔۔ میں مذاق کر رہی تھی۔۔۔ میں بھلا کک۔۔ کیوں بتاؤں گی کسی کو "  
 "گڈ گرل "

اس کے بات بدلنے والے انداز پر ایقان نے خود کے ساتھ لگایا  
 "جی مجھے پتہ ہے شوہر بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں میں آپ کو بے لباس نہیں کر سکتی "  
 اس کے سینے سے لگی مسکرا کر جواب دیا اس کی بات پر ایقان نے لب اس کے بالوں پر رکھے  
 "ایقان کیا ہوا۔۔؟"

طاہرہ بیگم کی آواز پر اس نے فون کا کیمرہ آن اور مائیک ان میوٹ کیا

"جی ممانی۔۔۔ وہ میں بیمار ہو گئی تھی ٹھنڈ لگ گئی تھی اسی وجہ سے بات نہیں ہو پائی"

صبح نے مسکرا کر کہا

"بیٹا جب آپ کو پتہ ہے ٹھنڈ لگ سکتی ہے تو احتیاط کرتی ناں۔۔"

فکر مندی سے کہا

"مما ڈیڈا کدھر ہیں ان سے بھی بات کروا دیں"

کچھ دیر بڑی ممانی سے بات کرنے کے بعد کہا

یہ لو کرو اپنے ممما ڈیڈا سے بات

نانکہ بیگم کی طرف فون بڑھاتے ہوئے صبح کو بولا

السلام علیکم ممما ڈیڈا کیسے ہیں آپ

الحمد للہ ہم بالکل ٹھیک آپ بتائیں میرا بچہ کیسے ہو یہ ایقان تنگ تو نہیں کرتا تمہیں اگر کچھ کہنا تو مجھے

بولنا اس کی اچھی خاصی خبر لوں گا میں

سعید احمد نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

اللہ توبہ بابا آپ کو ایسا لگتا ہے میں آپ کا بیٹا ہوں اور آپ ایسے کر رہے ہیں جیسے میں کوئی چھچھورا

لڑکا ہوں بیوی ہے یہ میری اور اس کا خیال تو میں رکھ سکتا ہوں نا ہاں اگر یہ کہہ تو مانا جا سکتا ہے

ویسے میں نے اسے کبھی تنگ نہیں کیا پوچھ لیں آپ اپنی بہو رانی سے

آپ بتائیں بیٹا کیا یہ آپ کو تنگ کرتا ہے اگر کرتا ہے تو مجھے بتائیں میں اس کی اچھی خاصی خبر لیتا

ہوں

صبح نے ایک نظر ساتھ بیٹھے ایقان کو دیکھا جو اسے دیکھ مسکرا رہا تھا

نہیں ڈیڈا میں بہت خوش ہوں ان کے ساتھ

دیکھ لیا آگیا یقین آپ کو بابا آپ بھی کمال کرتے ہیں کیا میں اپنی ڈول کو تنگ کروں گا۔۔؟ میں

ایسا کر سکتا ہوں کیا۔۔؟

بلکل صحیح کہہ رہا ہے میرا بھتیجا وہ اتنا اچھا ہے ماشاء اللہ وہ کیوں تنگ کرے گا صبح کو مجھے تو اس

بات کا ڈر ہے کہیں صبح اسے تنگ نا کرتی ہوں

اس بات پر صبح کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا جبکہ ایقان کا فلک شکاف قہقہہ گونجا

مم۔۔۔ مم میں آپ کی بیٹی ہوں

اس نے بے یقینی سے کہا

بیٹا اسی لیے کہہ رہی ہوں کیوں کہ جانتی ہوں اپنی بیٹی کو

نہیں پھپھو ڈول مجھے تنگ نہیں کرتی اور ویسے بھی مجھے نہیں تنگ کرے گی تو اور کسے کرے گی کیوں

ڈول

اپنے ساتھ لگاتے ٹھوڑی اس کے سر پر ٹکائی

دیکھ لیں مم اب یقین ہو گیا نا

اللہ تم دونوں کو ایسے ہی ہمیشہ ہنستا مسکراتا ساتھ رکھے

آمین سب نے یک زبان کہا

تم لوگ واپس پاکستان کب آرہے ہو۔؟

سعید احمد کی طرف سے کیے جانے سوال پر ایقان ایک پل کو خاموش ہوا  
 بابا ابھی تو بڑی ہوں ایک بہت ضروری کام ہے وہ ختم کر کے آئیں گے انشاء اللہ  
 ایسا کون سا کام ہے جو فیملی سے زیادہ ضروری ہے  
 ٹھیک کہہ رہے ہیں بھائی پہلے خود چلا گیا تھا دس سال بعد آیا ہو اب اس کو بھی ساتھ لے گئے ہو تو  
 کیا اب بیس سال بعد واپس آؤ گے  
 رخسانہ بیگم کی پیچھے سے آتی آواز پر دونوں کی ہنسی نکلی  
 نہیں چچی ایسی کوئی بات نہیں پاکستان آنے کے لیے پیسے بھی ہونے چاہیے نابس یہ کام ختم کر لوں  
 پھر پکا آئیں گے  
 ٹھیک ہیں مان لیتے ہیں  
 فاریہ اور زائشہ آپنی کدھر ہیں مجھے ان دونوں سے بات کرنی ہے  
 صبح نے فون پکڑتے کہا  
 زائشہ مشل کو سلانے گئی ہے فاریہ سے کر لو  
 کیسی ہو فاری۔۔؟  
 ٹھیک ہوں تم کیسی ہو اور تمہارا بے بی کیسا ہے۔۔؟  
 اس کے اس سوال پر ایک بار فاریہ نے کمرے میں موجود لوگوں پر نظر دوڑائی جو اس سے لاعلمی  
 ظاہر کر رہے تھے  
 ٹھیک ہوں بالکل۔۔



بامشکل بول پائی  
تمہیں ایک بات بتاؤں  
پر جوش انداز  
ہاں ضرور کیوں نہیں  
ایقان نے کہا ہے ہمارا بے بی جلدی آئے گا انہوں نے دعا کی ہے پھر ہم دونوں بھی ماما بابا بن جائیں  
گے۔۔۔ ہے ناں ایقان  
اسے بتاتے ہوئے رخ موڑ ایقان کو دیکھا جس کا دل کیا وہ اپنی بیوی کی معصومیت پر مر جائے یا نا  
سمجھی پر ماتم منائے  
دوسری طرف قہقہے گونجے  
کک۔۔۔ کیا ہوا میں نے کچھ غلط کہا۔۔۔ اچھا تمہیں میری بات کا یقین نہیں نا تو ایقان سے پوچھ لو آپ  
بتائیں  
ہم پھر بات کرتے ہیں آپ سے خدا حافظ  
کہتے کال ڈسکنیکٹ کر دی  
آپ نے کال کٹ کیوں کی اور آپ نے انہیں بتایا کیوں نہیں کہ ہمارا بے بی بھی آئے گا آپ نے  
دعا کی تھی  
منہ پھلائے پوچھا  
ڈول کیا آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں آپ کے ساتھ کچھ کروں

آنکھوں میں محبت کا سمندر سموئے اسے دیکھ رہا تھا  
نہیں آپ بتائیں آپ کیا کریں گے وہ تو آپ نے کیا نہیں جو میں نے کہا ہونہ  
سر جھٹکتے رخ دوسری جانب موڑ لیا  
ڈول ادھر دیکھیں میری طرف آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ مجھ سے میرا سکون دور کریں میری  
آنکھوں کی راحت ہٹائیں  
اس کا رخ اپنی جانب موڑا  
میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔  
میں خود کر لوں گا آپ سے بات  
میں آپ سے ناراض ہوں  
میں منالوں گا  
میں پھر بھی نہیں مانوں گی  
ہنوز منہ پھلایا ہوا تھا  
مجھے منانا آتا ہے اپنی ڈول کو  
اس کے گال پر لب رکھے  
دد۔۔۔ دور رہیں مجھے سے  
پیچھے کھسکی

میں نے آپ کو ابھی کیا کہا آپ کو کوئی حق نہیں مجھ سے میرا سکون دور کریں تو کیوں کر رہی ہیں  
خود کو دور مجھ سے

اس کی کمر کے گرد حصار باندھتے اپنی طرف کھینچا  
آپ ایسے کریں گے تو میں دور ہو جاؤں گی  
اشارہ گال کی طرف تھا

اففففف خدا یا میں کیا کروں میری جان  
اس کے گال پر زور سے کس کرتے کہا  
آپ پھر سے۔۔

جی میں پھر سے وہی کر رہا ہوں کیونکہ مجھے میری ڈول غصے میں اور بھی کیوٹ لگتی ہے  
صبح نے شرماتے ہوئے خود کو اس کے سینے چھپا لیا

عمر اٹھ جاؤ یار  
ورد اکب سے اس کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہی تھی  
وردا اگر تم چاہتی ہو میں کچھ کروں تو آسان لفظوں میں بول دو  
تمہارا دماغ چل گیا ہے

بلکل جان من اب اگر آپ نے مجھے میری جگہ سے ہٹانے کی ایک بار اور کوشش کی نا تو انجام کی  
ذمہ دار آپ خود ہوں گی

گرفت مزید تنگ کی  
عمر مجھے واشر و م جانا ہے ہٹو پیچھے  
اس کو تھوڑا پیچھے کرتے اٹھنے کی کوشش کی  
چلو میں بھی ساتھ چلتا ہوں  
ایک دم سے پیچھے ہٹتے وہ نیچے اتر کر کھڑا ہو گیا  
کیا اااااااا۔۔۔ تم پاگل ہو گئے ہو  
جی تمہارے پیار میں کوئی شک  
عمر چپ چاپ ادھر لیٹ جاؤ  
مجھے تو آپ کی سمجھ نہیں آرہی ہے وردا بیگم کبھی کہتی ہیں اٹھو جب اٹھ گیا ہوں تو کہتی ہو لیٹ جاؤ  
دونوں بازو سینے پر باندھے اسے دیکھ رہا تھا  
عمر ررررر  
دانت پیسے  
میری جان آہستہ میں ادھر ہی ہوں  
کانوں پر ہاتھ رکھے  
یہی تو مسئلہ ہے تم ادھر ہو  
بیڈ سے نیچے اتر گئی



اس سے پہلے عمر کچھ کہتا یا کرتا اس کا فون بجا وردا نے چڑاتے ہوئے واشروم کی طرف دوڑ لگائی عمر نے بے زاری سے فون اٹھایا لیکن جگمگاتے نمبر کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے یس کا بٹن پریس کرتے کان سے لگایا

یس باس

لہجہ ہشاش بشاش تھا

اگر تمہاری صبح ہو گئی ہے تو اپنی بیوی کو لے کر آفس پہنچو  
بھائی آپ بھی عجیب باتیں کرتے ہیں شادی شدہ جوڑا جو ایک دوسرے سے محبت کرتا ہوں ان کو اتنی صبح کال کرنا نا مناسب بات ہوتی ہے  
گردن مسلی

اگر تم دونوں ایک گھنٹے تک مجھے گھر نہیں ملے تو کل اپنی فاتح خوانی کر لینا  
سپاٹ لہجے میں کہتے کھٹاک سے فون بند ہوا عمر نے چہرے کے تاثرات فوراً بدلے مسکراہٹ اور شرارت کی جگہ اب گھبراہٹ واضح تھی  
وردا میں ناشتہ بنانے جا رہا ہوں تم جلدی سے ریڈی ہو جانا الیکس کی کال آئی ہے ایک گھنٹے میں اپنے گھر بلایا ہے

واشروم کا دروازہ بجاتے باہر نکل گیا

\*\*\*\*\*

اسلام علیکم باس

دونوں نے یک زبان سلام کیا جس کا اس نے فقط سر ہلا کر جواب دیا ساتھ آنکھوں سے بیٹھنے کا اشارہ کیا

باس آپ نے اتنی صبح بلایا خیر

عمر نے سنجیدہ انداز میں پوچھا

مجھے لگتا ہے تم دونوں بھول گئے ہو اپنا کام اگر نہیں کرنا تو ٹھیک ہے آج ابھی اسی وقت تم دونوں فار

بھائی لگتا ہے بھابھی سے صبح صبح اچھی خاصی کلاس لگی ہے آپ کی

تمہیں یہ بتانا ضروری نہیں سمجھتا تم دونوں اب جاسکتے ہو

اس نے کرسی گھسیٹ کر ٹیبل کے پاس کرتے لیپ ٹاپ آن کر کے انگلیاں چلانی شروع کی بھا۔۔۔

الیکس۔۔۔ ہوں میں

عمر کی بات درمیان میں کاٹتے اس نے ایک خفا نظر اس پر ڈالی

سوری باس نیکسٹ ایسا نہیں ہو گا

وردا منمائی

واٹ سوری کیا تم دونوں جانتے نہیں ہو اپنا کام۔۔۔ مجھے کام کو لے کر لا پرواہی بالکل پسند نہیں

باس وہ سارا کام مکمل ہو گیا ہے کو آپ نے کہا تھا

ایقان نے سوالیہ انداز میں آبرو اٹھائے

یس۔۔۔ یس باس

عمر نے پرجوش انداز میں کہا

یہ دیکھیں باس یہ پاشا یہاں پر ہے ایک ویک سے اس نے ابھی تک اپنی پوزیشن چیلنج نہیں کی ہے

وردا لیپ ٹاپ پر بٹن پریس کرتے ساتھ اسے سب بتا رہی تھی

اوکے عمر چلو وردا تم ادھر رہنا ڈول کے پاس آج اس پاشا کا کھیل ختم کر کے ہی آتے ہیں

کھڑے ہوتے ساتھ ان دونوں کو بھی اشارہ کیا

تم ادھر رکو میں ڈول کو بتا کر آتا ہوں

لاؤنچ میں ان دونوں کو رکنے کا بولتے سیڑھیوں کی طرف بڑھا

-----

ڈول میری جان کدھر ہو

کمرے میں داخل ہوتے اسکے نظر نا آنے پر آواز لگائی

جی میں ادھر ہوں

چینجنگ روم سے آواز

کیا کر رہی ہیں آپ ادھر

ڈانس کر رہی ہوں آپ کریں گے

وہیں سے بیزار آواز آئی

آئیڈیا برا نہیں ہے ڈانس کا چلیں پھر میں آرہا ہوں

قدم چینجنگ روم کی جانب بڑھائے  
 نن۔۔نن۔ نہیں آپ اندر نہیں آئے گا  
 بھاری بوٹوں کی آواز پر اس نے تقریباً چیختے ہوئے منع کیا  
 اب تو میں ضرور آؤں گا ایسا بھی کیا جو آپ مجھے اندر آنے سے روک رہی ہیں  
 دروازے کا ناب گھمایا ناب گھماتے دروازہ کھل گیا سامنے وہ ایقان کے کپڑوں میں تھی سفید شرٹ جو  
 اسے گھٹنوں سے نیچے آرہی تھی ساتھ اپنا ٹراؤزر پہنے وہ سر جھکائے کھڑی تھی  
 ڈ۔۔۔و۔۔۔ل  
 ایک ایک لفظ الگ ادا کرتے اسے بے یقینی سے دیکھ رہا تھا  
 یہ کیا کر رہی تھی آپ  
 بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کیا  
 وو۔۔۔وہ میں۔۔۔ب۔۔۔بس کبرڈ سیٹ کر رہی تھی  
 اپنی حالت کا سوچتے سرخ ہوتے اس نے لڑکھڑاتی زبان سے لفظ ادا کیے  
 اچھاااا۔۔۔تو آپ کبرڈ سیٹ کر رہی تھی  
 نظریں اس کے سراپے پر تھی صبح نے سر اثبات میں ہلایا  
 آپ نے میرے کپڑے کیوں پہنے ہوئے ہیں بس یہ بتا دیں  
 صبح نے ایک بار سر اٹھا کر اسے دیکھا جو چہرے پر سنجیدگی سجائے محبت بھری نگاہوں سے اسے ہی  
 تک رہا تھا



وہ میں نے بس ایسے ہی  
آہستہ آواز میں بولتے دانت نکالے

ڈوووول

خود میں بھینچتے بولا

آہہ

اس سے دور ہوتے گال سہلایا  
ابھی کے لیے اتنا کافی ہے باقی کا حساب میں آکر پورا کرتا ہوں  
کمر کے گرد حصار باندھتے سینے سے لگایا

آپ کہیں جارہے ہیں

ہاں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں جلدی آنے کی کوشش کروں گا  
آپ پھر سے مجھے اکیلا چھوڑ کر جارہے ہیں

آنکھوں میں نمی اتری

نہیں میری جان میں چھوڑ کر نہیں جا رہا بس ایک کام ہے وہ ختم کر کے آجاؤں گا

اس کا سر سینے سے لگایا

پریشان نہیں ہونا ورنہ تمہارے ساتھ رہے گی میں جلدی آجاؤں گا اور ڈرنے کی ضرورت بالکل نہیں  
ہے

اپنے ساتھ لگائے چینجنگ روم سے باہر نکلا

اپنا خیال رکھیے گا اور پلیز جلدی آنا  
زور سے گلے لگایا

اوکے جو حکم میری جان بس تم یہ کپڑے بدل لینا میری نیت ابھی سے خراب ہو رہی ہے  
پیشانی پر لب رکھتے باہر نکل گیا صبح نے خود آئینے میں دیکھتے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا لیا



یہی وہ بلڈنگ ہے  
اس نے گردن ٹیڑھی کر کے پیچھے عمر کو دیکھا وہ دونوں ایک عالیشان عمارت کے باہر کھڑے تھے  
انتظار کس بات کا چلو  
اسے اشارہ کرتے آگے بڑھ گیا عمر نے بھی اس کی پیروی کرتے اندر داخل ہوا پورا حال خالی تھا  
تم اوپر دیکھو میں نیچے دیکھتا ہوں  
دائیں طرف کمروں کی جانب بڑھا سارے کمرے ایک ایک کر کے دیکھے لیکن پاشا کا کہیں نام و نشان  
تک نہیں تھا

بھائی وہ اوپر نہیں ہے میں نے سارے کمرے دیکھ لیے  
عمر نے سیڑھیاں اتر رہا تھا

کیا تم یقین سے کہہ سکتے ہو وہ انفارمیشن ٹھیک تھی  
جی۔ جی بھائی بالکل ٹھیک تھی کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ یہاں سے نکل گیا ہو

نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا اگر اس نے اب تک اپنی جگہ نہیں بدلی تو اب کیوں بدلے گا وہ یہیں کہیں ہو گا دھیان سے دیکھو چپہ چپہ چھان مارو

غصے سے چلاتے اس نے ایک پینٹنگ کو مکا مارا ضرب لگے کسی انجن کے کھلنے جیسی آواز آئی اور پینٹنگ ایک طرف ہٹی چلی گئی اس کے پیچھے سیڑھیاں بنی ہوئی تھی ایک نظر اپنے پیچھے کھڑے عمر کو دیکھتے اس نے قدم آگے بڑھائے سڑھیاں مکمل اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی

دھیان سے آواز نہ پیدا ہونے پائے  
عمر کو کہتے اس کی قدموں کی رفتار بڑھائی  
نیچے بیسمنٹ کی طرح کھلی جگہ تھی

بھائی اب تو مجھے بھی لگ رہا ہے وہ یہاں سے چلا گیا ہے  
عمر نے سرگوشی کے انداز میں کہا  
نہیں وہ یہیں کہیں ہو گا اس طرف چلو

ایک طرف دروازہ نظر آرہا تھا دروازہ کھولتے ساتھ وہ سامنے نظر آیا  
کون ہو تم۔۔؟ میں پوچھتا ہوں کون ہو تم اور یہاں کیسے پہنچے۔۔۔؟

وہ جو آرام سے بیٹھا تھا ایک دم ہڑبراہٹ میں اٹھتے ان کی طرف بڑھا کمرے میں اندھیرا ہونے کی وجہ سے ان کے چہرے نظر نہیں آرہے تھے  
تمہاری موت کاشف پاشا

ہاں میں الیکس ہی ہوں

د۔۔ دیکھو م۔۔ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں دو۔۔ وہیں رک جاؤ

اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ اس نے قدم پیچھے لیے

میں بھی اب تمہیں نہیں چھوڑوں گا خود تمہیں تمہاری موت سے ملوا کر آؤں گا  
مم۔۔ میں تمہیں مار دوں گا

کوٹ سے گن نکالتے اس پر تانی

بابا بابا پاشا تمہیں لگتا ہے تم اس کھلونے سے مجھے ڈرا سکتے ہو  
قبیحہ گونجا

میں شش۔۔ شوٹ کر دوں گا تمہیں سچ بول رہا ہوں

کرو شوٹ قدم اس کی طرف بڑھائے پاشا نے ٹرگر دباتے فائر کیا گولی اس کے کندھے سے آر پار ہو گئی الیکس نے ایک نظر اپنے بازو کو دیکھا اور دوسری نظر اسے اس سے پہلے وہ اس تک پہنچتا عمر نے ایک ہی جست میں گن چھینتے اس پر تانی تمہیں کیا لگا الیکس کو نقصان پہنچا سکتے ہو وہ بھی عمر کے ہوتے



اس کی پشت کو زمین کے ساتھ لگاتے غرایا

دو۔۔ دیکھو چھوڑ دو مجھے

ایسے کیسے چھوڑ دیں تمہیں بہت ذلیل کیا ہے تم نے تمہاری وجہ سے میری زندگی برباد ہوئی ہزاروں لڑکیوں نے اپنی جان کی بازی ہار دی ناجانے کتنی لڑکیاں بے آبرو ہوئی تجھ جیسے گھٹیا انسان کو جینے کا کوئی حق نہیں

اس کے ماتھے کے بیچ و بیچ گن رکھے لہو ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا  
عمر اسے چھوڑ دو

اس سے پہلے وہ ٹرگر دباتا پیچھے سے الیکس کی آواز نے ہاتھ روک دیے  
بھائی لیکن۔۔۔

اسے میں خود سزا دوں گا

کندھے سے ہاتھ ہٹاتے وہ پاشا کے پاس پہنچا

تمہیں میں کیسے چھوڑ دوں تم نے مجھے خود سے بلایا پھر بھگوڑے بن کر وہاں سے بھاگ گئے اس کی معافی ہو سکتی ہے میں تمہیں چھوڑ دیتا اس کے لیے لیکن۔۔۔۔

اس کے منہ پر بیچ مارتے گردن کو گرفت میں لیا

لیکن تم نے میری کمزوری، میری ڈول کو نشانہ بنایا مجھ سے میرا سکون چھیننا چاہا

ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتے وہ جنونیت کی حدوں کو چھوتا اس نے پے در پے اس کے منہ پر مکے مارتے ادھ مرا کر دیا

اس کو چھوڑتے پیچھے ہٹ کر عمر سے گن پکڑتے اس کی دونوں ٹانگوں میں گولیاں ماری پاشا کی چنجیں گونج رہی تھی بیسمنٹ میں لیکن اسے رحم نہیں آ رہا تھا اس کے ہاتھ میں پکڑی گن سے گولیاں نکل کر پاشا کے جسم میں پیوست ہو رہی تھی وہ الیکس تھا اسے خود کی کبھی پرواہ نہیں تھی لیکن اب بات اس کی ڈول کی تھی اس کی جان کی جسے پاشا نے تکلیف پہنچانی چاہی اور الیکس اس چیز کی کبھی معافی نہیں دے سکتا اس کے مردہ وجود کو دیکھتے اس کے چہرے پر وہ ہی مخصوص سائنڈ سائل نمودار ہوئی اسے دفن ہونے کا بھی کوئی حق نہیں ہے

سرد لہجے میں گردن ہلکی سی موڑے اس نے عمر کو دیکھا پھر باہر نکل گیا عمر نے جیب سے ایک چھوٹی سے بوتل نکال کر اس نے موجود مائع پاشا کے مردہ وجود پر چھڑکتے لائٹر جلا کر پھینک دیا

عمر راستے میں کسی کلینک کے سامنے گاڑی روکنا  
نظریں سامنے روڈ پر جمی ہوئی تھی  
جی بھائی

ایک پرائیویٹ کلینک سے بینڈج کروا کر اس نے گاڑی میں موجود عمر کی جیکٹ پہن لی تاکہ وہ اس سے اپنا زخم چھپا سکے

بھائی ایک بات پوچھوں

تم گاڑی تھوڑی تیز چلاؤ گے وہ پریشان ہو رہی ہوگی

کیا آپ بھابھی سے ڈرتے ہیں

الیکس نے دائیں طرف موجود ڈرائیونگ کرتے شخص کو دیکھا جو۔ سربیا کے ڈان سے یہ پوچھ رہا تھا کیا وہ اپنی بیوی سے ڈرتا ہے

ہمممم۔۔ ڈرتا ہوں میں ، اسے کھو دینے سے ، اس کے دور چلے جانے محبت میں ڈرنا ہونا تو محبت ، محبت نہیں ہوتی

اب تم جلدی گھر پہنچاؤ مجھے

لیس باس

تقریباً دس منٹ بعد وہ الیکس ہاؤس میں داخل ہوئے

عمر وردا کو لے کر اپنے گھر روانہ ہو گیا جب کہ الیکس نے اپنے کمرے کا رخ کیا اس کے داخل ہوتے بھاگ کر گلے لگ گئی

ڈول کیا ہوا۔۔ ادھر دیکھو میں ہوں

آپ نے آنے میں اتنی لیٹ کر دی پتہ کتنا ڈر گئی تھی

آنکھوں میں نمی اتر آئی

ڈول میں بول کر گیا تھا نا ٹینشن نہیں لینا اور وردا آپ کے پاس تھی ناں  
وہ وردا ہے ایقان نہیں ہے اور مجھے آپ کی ضرورت تھی  
ہم مطلب آپ نے مجھے مس کیا  
خود میں بھینچتے کان میں سرگوشی کی کندھے میں اٹھنے والی ٹھیس سے اس کی سسکی نکلی  
کیا ہوا۔؟

آنکھوں میں تعجب لیے سر اٹھائے اسے دیکھ رہی تھی  
کچھ نہیں۔۔ کچھ بھی تو نہیں ہوا آپ سر ادھر رکھیں  
سر کو سینے سے لگاتے دھیان بھٹکانا چاہا  
آپ ادھر آکر بیٹھیں میں آج آپ کے لیے خود کھانا لے کر آتی ہوں  
اسی بازو سے پکڑے صوفے کی جانب بڑھی  
اب ایقان کے لیے درد برداشت کرنا مشکل ہو گیا تھا اس نے اسی جگہ سے تھاما ہوا تھا  
کیا ہوا آپ چہرے سے پریشان لگ رہے ہیں  
ایقان نے بامشکل مسکراتے سر نفی میں ہلاہلا  
آپ جھوٹ بول رہے ہیں  
میں آپ سے جھوٹ بول سکتا ہوں کیا۔۔؟  
سوال کیا

نہیں۔۔۔۔۔ لیکن آپ کچھ چھپا رہے ہیں آپ نے یہ عمر بھائی کی جیکٹ کیوں پہنی ہوئی ہے



بس ویسے ہی اچھی نہیں لگ رہی ہے کیا  
نہیں اتار دیں

جیکٹ کر کندھوں سے ہٹاتے اس کی نظر خون کے دھبوں پر گئی

ای۔۔۔ایق۔۔۔ایقان آپ کو سچ۔۔۔چوٹ لگی ہے

نہیں ڈول بس بلٹ چھو کر گزر گئی تھی

روانی میں بولتے وہ اسے سچ بتا گیا

آپ کو بلٹ لگی ہے اور آپ بول رہے تھے کچھ نہیں ہوا

اس کو گلے لگائے وہ رونے لگی

ڈول ریلیکس یارر ٹھیک ہوں میں زندہ ہوں یارر آنسو میرے مرنے کے لیے بچا کر رکھ لو

مجھے آپ سے بات نہیں کرنی میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی

اس سے جدا ہوتے رخ دوسری طرف موڑ لیا

ڈول ادھر دیکھیں میری طرف

نہیں دیکھوں گی مجھے آپ سے بات نہیں کرنی

یار درد ہو رہا ہے ادھر دیکھو

صبح نے فوراً رخ اس کی جانب کرتے زخم پر ہاتھ رکھا

ادھر درد ہو رہا ہے

نہیں ادھر

ہاتھ پکڑتے دل پر رکھا  
ایقان آپ نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا  
کیونکہ میں آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا  
اچھا کتنے دن چھپا لیتے آپ یہ  
اب وہ نارمل ہو چکی تھی  
جتنے دن آپ بے وقوف بن جاتی  
لب دانتوں تلے دبایا  
آپ مجھے بے وقوف بول رہے ہیں  
نہیں آپ بالکل بے وقوف نہیں ہیں ہوتی تو آپ کو ناپتہ چلتا  
کیا آپ نے مجھ سے ڈر کر جھوٹ بولا  
جی میں نے آپ سے ڈرتے جھوٹ بولا میں ڈرتا ہوں آپ کے ناراض ہو جانے سے آپ کو کھو دینے  
سے ، آپ کی محبت نے میرے اندر ڈر پیدا کر دیا ہے آپ میری سانسوں میں بس چکی ہیں مجھ میں  
روح کی طرح شامل ہیں میں آپ کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا  
اسے خود کے ساتھ لگاتے نظریں غیر مرئی نقطے پر مرکوز تھی  
آئی لو یو ایقان عالم  
ایک میٹھی سی سرگوشی اس کے کانوں نے سنی

میں یہ نہیں کہوں گا کیونکہ میرے خیال سے محبت بہت چھوٹا لفظ ہے آپ انت الحیات بن چکی ہیں  
میری آپ کے بغیر زندگی کا کوئی وجود نہیں میری جان  
میں آپ کی ڈول ہوں جان نہیں  
ڈول تو آپ میری بچپن سے ہیں پر اب میری جان بن چکی ہیں  
اچھا

جی جیسے آپ اب مجھے ایتقان بولتی ہیں ویسے ہیں میں نے جان بولا  
ایتقان تو میں آپ کو شروع سے بولتی ہوں  
ہاں لیکن تب ہم دوست تھے اور ہم۔۔  
دانستہ طور پر بات ادھوری چھوڑ دی  
اب ہم میاں بیوی کے روپ میں محرم بن چکے ہیں  
آنکھوں میں اس کا عکس نمایاں تھا اور لہجے میں سکون  
ڈول مجھے نا لگتا ہے مجھے اب سچ میں دعا کرنی چاہیے  
کس لیے

اس کے سینے پر انگلی پھیر رہی تھی  
بے بی کے لیے اور کس لیے  
سچی  
خوشی سے چہکتے اس کو دیکھا

ہاں جی لیکن اس کی کچھ شرائط ہیں

مجھے منظور ہیں سب

ہیلے سن تو لیں

ہاں بولیں

آپ مجھ سے دور نہیں جائیں ہمیشہ میرے قریب رہیں گی

اور

صبح نے اس کا ہاتھ تھاما

اور مجھ سے پیار کریں گی ڈھیر سارا

اوکے

چلیں پھر کس کریں مجھے

کک۔۔ کیا کرنا ہے

یہ کرنا ہے

اس کے ہونٹوں کو نرمی سے اپنے ہونٹوں سے چھوتے پیچھے ہٹا

میں یہ نہیں کروں گی

کوئی بات نہیں میں خود کر لیتا ہوں

ایک بار پھر سے جھکا لیکن صبح پیچھے ہٹ گئی

پیچھے ہٹیں



آپ نے کیا تھا آپ مجھ سے دور نہیں جائیں گی  
اسے بانہوں میں بھرتے بیڈ کی جانب بڑھا  
آپ کو چوٹ لگی ہے درد ہو گا  
تو چن لو میرے سارے درد اپنی محبت کا سکون میرے اندر اتار کر مجھے میرا سکون قلب دے دو  
بیڈ پر لیٹاتے اس پر سایہ کرتے روشنی بند کر دی

☆☆

چار سال بعد----

احد بیٹا رک جائیں  
چھوٹا سا ڈھائی سالہ احد لاؤنچ میں بھاگ رہا تھا جبکہ ایقان اس کو پکڑنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا  
بابا میں دول تو بتاؤں دا آپ نے احد تو بالا  
صوفوں کے درمیان سے گزرتے کچن کی دوڑ لگائی جہاں وہ ملازمہ کو ناشتے کے متعلق انسٹرکشن دے  
رہی تھی  
دول (ڈول)

ہائے مین صدقے میرا بے بی ادھر کیوں آیا بابا آپ کے پاس تھے ناں

بابا دندے (گندے) ہیں احد کو بالا ہے  
کیا ایقان آپ کو شرم نہیں آتی ڈھائی سال کے بچے کو مارتے ہوئے  
نہیں بلکل بھی نہیں  
اس نے ڈھٹائی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کیا

ایقان

تنبیہ کیا

یار مجھے غصہ کرتی ہو اسے کچھ نہیں سمجھاتی جب سے آیا ہے مجھے تمہارے پاس آنے ہی نہیں دیتا اور  
تو اور میری ڈول کو اپنی ڈول بولتا ہے  
صبح سر پیچھے ڈھلکائے ہنستی چلی گئی  
آپ ایک بچے سے جیس ہو گئے  
میری جان میں تو خود سے بھی جیس ہو جانے والا انسان ہوں ا  
سے کھینچ کر خود کے قرب کرتے احد کی چیخیں بلند ہوئی  
سالے پیار کر رہا ہوں تیری ماں کو  
صبح نے اس کے پیٹ میں کہنی مارتے سر سینے سے ٹکا دیا  
وہ تینوں ایک مکمل تصویر لگ رہے تھے ہنسی خوشی مکمل فیملی۔۔۔

★★★★★★★★

ختم شد ----